ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

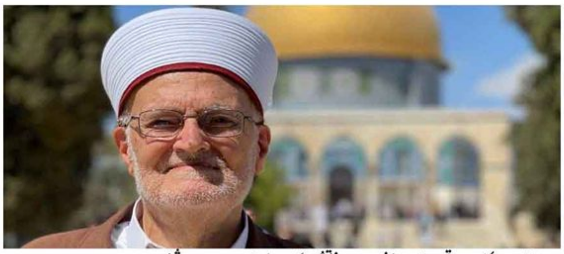

قابض اسرائیل مسجد اقصی کے تاریخی اور قانونی تشخص کو بدلنے کے درپے ہے: شیخ صبری ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.04, Issue No.18, Friday, 24 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر(۴)، شمارہ نمبر(۱۸)، بروز جمعہ، ۲۴ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۹ صفر المظفر، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

امریکی B-1 بمبار کے ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے مراکز پر حملے

واشنگٹن: امریکی حکام نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی فوج نے منگل کے روز بی-1 (B-1) طویل فاصلے تک مار کرنے والے اسٹریٹجک بمبار طیارے کے ذریعے ایرانی پاسدارانِ انقلاب کے ٹھکانوں پر حملے کیے۔

ایران کے ساتھ 12 روز قبل دوبارہ شروع ہونے والی جھڑپوں کے بعد یہ اپنی نوعیت کی پہلی کارروائی ہے۔

بی-1 بمبار طیارے کا استعمال امریکی فوجی مہم میں نمایاں شدت اور توسیع کی علامت سمجھا جا رہا ہے۔ یہ طیارہ دو ہزار پاؤنڈ وزنی 24 بم یا درجنوں کروز میزائل لے جانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ کم بلندی پر آواز کی رفتار سے زیادہ تیزی سے پرواز کرسکتا ہے اور امریکی فضائیہ کے بمبار طیاروں میں سب سے زیادہ جنگی ہتھیار لے جانے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے، جب امریکی فوج خطے میں اپنی عسکری موجودگی مزید مضبوط کر رہی ہے، جبکہ صدر ڈونلڈ ٹرمپ ایران کے خلاف بڑے پیمانے پر فوجی کارروائیاں دوبارہ شروع کرنے پر غور کر رہے ہیں۔ امریکی اور اسرائیلی حکام کا کہنا ہے کہ آئندہ چند روز میں اس حوالے سے اہم پیش رفت متوقع ہوسکتی ہے۔

برطانیہ میں موجود امریکی فضائی اڈے سے: امریکی خبر رساں ویب سائٹ ایکسیوس (Axios) کے مطابق بی-1 (B-1) اسٹریٹجک بمبار طیارہ برطانیہ میں قائم ایک امریکی فضائی اڈے سے روانہ ہوا۔

طیارے کی پرواز کو فضائی آمدورفت پر نظر رکھنے والی ویب سائٹس پر بھی ٹریک کیا گیا، تاہم امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹکام) نے منگل کو کیے گئے حملوں سے متعلق اپنے سرکاری بیان میں اس طیارے کے استعمال کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

سینٹکام نے اپنے بیان میں کہا کہ امریکی افواج نے ایران کے فوجی آپریشن مراکز، بحری صلاحیتوں، طیاروں کے ہینگرز، ڈرون ذخیرہ کرنے کی تنصیبات اور فوجی لاجسٹک انفراسٹرکچر کو نشانہ بنایا، تاکہ آبنائے ہرمز میں تجارتی جہاز رانی کے لیے خطرہ بننے کی ایران کی صلاحیت کو کمزور کیا جاسکے۔

تاہم ابھی یہ واضح نہیں ہوسکا کہ بی-1 بمبار طیارے نے کن مخصوص اہداف کو نشانہ بنایا، یا اس کی کارروائی حالیہ دنوں میں کیے گئے دیگر امریکی حملوں کے مقابلے میں زیادہ مؤثر ثابت ہوئی یا نہیں۔

انتہائی سخت حملے: امریکہ اس سے قبل بھی اس نوعیت کے بمبار طیاروں کو "ایپک فیوری (Epic Fury)" آپریشن کے دوران استعمال کر چکا ہے، جس میں ایران کے اندر میزائل اڈوں، کمانڈ مراکز، ہتھیاروں کے گوداموں اور فضائی دفاعی نظاموں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے بدھ کی شام ریاست جارجیا میں ایک خطاب کے دوران کہا: انہیں بہت سخت حملوں کا سامنا ہے اور وہ ایک معاہدہ کرنا چاہتے ہیں، لیکن میرا خیال ہے کہ وہ ابھی تیار نہیں ہیں، کیونکہ جب بھی وہ کوئی معاہدہ کرتے ہیں تو اسے تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ اس وقت تیار نہیں ہیں، لیکن بہت جلد تیار ہوجائیں گے۔

ایران کے تحفظ کی ضمانت نہ رہی تو پھر کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا: قالیباف

تہران: ایرانی پارلیمنٹ کے سپیکر اور امریکہ کے ساتھ حالیہ دنوں میں ہونے والے مذاکراتی ٹیم کے سربراہ محمد باقر قالیباف نے خبردار کیا ہے کہ ایران محفوظ رہا تو ہی کوئی دوسرا ملک بھی محفوظ رہ سکے گا۔ ان کے الفاظ تھے اگر ایرانی تحفظ کی کوئی ضمانت نہ ہوئی تو پھر کوئی بھی محفوظ نہ رہے گا۔

بدھ کے روز انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم □ 'ایکس' پر لکھا 'اگر ایرانی تیل فروخت نہیں ہوسکتا تو پھر کسی کا بھی تیل فروخت نہیں ہوسکے گا۔' ان کا مزید کہنا تھا 'اس جنگ کی مساوی بڑی واضح ہے۔ □ یا تو سب رہیں گے ورنہ کوئی نہیں رہے گا۔'

محمد باقر قالیباف نے □ 'ایکس' پر لکھا 'اگر ہماری سلامتی یقینی نہیں ہے تو پھر کسی اور کا انفراسٹرکچر بھی محفوظ نہیں رہے گا۔' اس لیے واضح رہنا چاہیے۔ 'آبنائے ہرمز کی سلامتی امریکی فوج کی عدم موجودگی سے مشروط ہے۔'

مزید کہا 'ہم پہلے بھی کئی بار کہہ چکے ہیں کہ آبنائے ہرمز کی صورت حال اب جنگ سے پہلے والی نہیں رہے گی۔

نام نہاد ہیکل کی بربادی کی یاد میں 3228 یہودی آبادکاروں کا مسجد اقصیٰ پر دھاوا

غزہ: جمعرات کے روز سینکڑوں یہودی آبادکاروں نے قابض اسرائیلی فورسز کی سخت سکیورٹی حصار میں انتہا پسند وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر کی قیادت میں مسجد اقصیٰ کے مبارک صحنوں میں دراندازی کی، جو نام نہاد ہیکل کی تباہی کی یاد منانے کے موقعے پر کی گئی اشتعال انگیز کارروائی ہے۔ اس دوران انہوں نے اس کے صحنوں میں اشتعال انگیز چکر لگائے اور تلمودی رسومات ادا کیں۔

القدس گورنری نے اطلاع دی ہے کہ بیان جاری ہونے کے لمحے تک 3228 یہودی آباد کاروں نے نام نہاد ہیکل کی تباہی کی یاد منانے کے موقع پر مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں دراندازی کی جو کہ یہودی آباد کاروں کے گروپوں کی مسلسل آمد کے سائے میں ہوئی، اس کے بعد کہ قابض پولیس نے دراندازی کے دوران ایک گروپ کے افراد کی تعداد بڑھا کر تقریباً 150 یہودی آباد کار کرنے کی اجازت دے دی۔ قابض فورسز نے اس موقع پر مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کے داخلے پر سخت ترین اقدامات نافذ کیے، جو ہیکل نامی انتہا پسند گروپوں کی طرف سے اس مناسبت کے دوران مسجد پر دھاووں کو تیز کرنے کے لیے دی گئی اپیلوں کے ساتھ بیک وقت سامنے آئے۔ گورنری نے اس بات کی تصدیق کی کہ قابض فورسز نے مسجد اقصیٰ کے دروازوں پر اور قدیم شہر کے گرد و نواح میں سخت اقدامات کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے اور نمازیوں کو مسجد میں داخل ہونے سے روک رہی ہیں، اور اشارہ کیا کہ فجر کی نماز کے دوران بہت ہی محدود تعداد میں نمازی مسجد تک پہنچنے اور نماز ادا کرنے میں کامیاب ہوسکے، اس سے پہلے کہ قابض فورسز نے متعدد شہریوں اور نمازیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے مسجد اقصیٰ کے مختلف صحنوں میں قابض فورسز کی بھرپور تعیناتی کی طرف اشارہ کیا۔

گورنری نے واضح کیا کہ یہودی آبادکار اپنی دراندازی کے دوران تلمودی رسومات ادا کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں، جن میں 'تفلین' کے پٹکے پہننا اور مسجد اقصیٰ کے مشرقی حصے میں نام نہاد 'مہاکاوی سجدہ' ادا کرنا شامل ہے، اس کے علاوہ بلند آواز میں ترانے اور دعائیں پڑھنا بھی شامل ہے، جبکہ ہیکل نامی انتہا پسند گروپ اپنے حامیوں کو جمع کرنے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں تاکہ آج کے دھاووں کے دوران پانچ ہزار یہودی آباد کاروں تک پہنچنے کا ہدف حاصل کیا جاسکے۔

القدس گورنری نے اس سے قبل نام نہاد ہیکل کی تباہی کی یاد کے دوران مسجد اقصیٰ پر سب سے بڑا اجتماعی دھاوا بولنے کے لیے ہیکل نامی انتہا پسند تنظیموں کی طرف سے کی جانے والی سازشوں میں شدت آنے کے بارے میں خبردار کیا تھا۔

گورنری نے اس بات پر زور دیا کہ مسجد اقصیٰ اپنے کل 144 دونم رقبے کے ساتھ خالصتاً اسلامی ہے، اور اس کی شناخت، تشخص یا اس کی تاریخی اور قانونی حیثیت کو تبدیل کرنے کے مقصد سے کیے جانے والے تمام اسرائیلی اقدامات باطل اور کالعدم ہیں۔

یورپی یونین نے روس کے خلاف پابندیوں کے 21ویں پیکج کی توثیق کردی

برسلز: یورپی یونین نے روس کے خلاف پابندیوں کے ایک نئے پیکج کی منظوری دی ہے۔ یہ 2022 میں یوکرین پر ماسکو کی جانب سے مکمل چڑھائی کے بعد پابندیوں کا 21 واں پیکج ہے۔ یورپی یونین کے ایک سفارت کار نے بتایا کہ تنظیم کے سفیروں نے آج جمعرات کے روز ان نئے اقدامات کی توثیق کردی ہے، جنہیں 27 رکن ممالک کی جانب سے باضابطہ منظوری کی ضرورت باقی ہے۔ جرمن خبر رساں ایجنسی (ڈی پی اے) کے مطابق اس پیکج میں روس کے مالیاتی اور توانائی کے شعبوں کو ہدف بنایا گیا ہے۔ سفارت کار نے مزید کہا کہ نئے اقدامات کے تحت روسی فوسل فیول کی آمدنی کو محدود کرنے کی کوشش میں روسی تیل کی برآمدات کے لیے بین الاقوامی قیمت کی حد کی خودکار ترمیم کو بارہ ماہ کے لیے معطل کردیا جائے گا۔ تیل کی قیمت کی حد کا اطلاق اس روسی تیل پر ہوتا ہے جو یورپی یونین کے غیر رکن ممالک جیسے بھارت، چین اور ترکیہ کو فروخت کیا جاتا ہے۔ خبر رساں ادارے "روئٹرز" کے مطابق یورپی کمیشن کی صدر ارسولا وان ڈیر لان نے آج جمعرات کے روز کہا کہ روسی تیل کی قیمت کی حد کی ترمیم کو ایک سال کے لیے منجمد کرنا - جو کہ یورپی یونین کے 21 ویں پابندیوں کے پیکج کا حصہ ہے جس کی آج منظوری دی گئی - اس بات کو یقینی بنائے گا کہ "روسی جنگی مشین مارکیٹ کے جھٹکوں سے فائدہ نہ اٹھا سکے"۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس پیکج میں یورپی یونین کی لین دین کی پابندی کی فہرست میں 32 روسی بینکوں، کرپٹو کرنسی کمپنی اور تیل کی تجارت کے پلیٹ فارمز کا اضافہ بھی شامل ہے۔ یہ روس کے "شیڈو فلیٹ" کو تعاون فراہم کرنے والے جہازوں کو نشانہ بناتا ہے، نیز یورپی یونین میں روسی جنگجوؤں کے داخلے پر باضابطہ پابندی کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔

امریکی ایوان نمائندگان سے 1.15 ٹریلین ڈالر کا دفاعی بل منظور

واشنگٹن: امریکی ایوانِ نمائندگان نے 15.1 ٹریلین ڈالر کے دفاعی بجٹ کی منظوری دے دی۔ تفصیلات کے مطابق یہ بل 212 کے مقابلے میں 216 ووٹوں سے منظور ہوا۔ بجٹ میں اسرائیل کے ساتھ دفاعی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کی شق بھی شامل کی گئی ہے۔

بل کی حمایت ریپبلکن اراکین کی اکثریت اور 6 ڈیموکریٹس نے کی۔ اس کے تحت امریکی وزیر دفاع پینٹاگون کے ایگزیکٹو ایجنٹ کی نامزدگی کریں گے۔

دوسری جانب کانگریس کے رکن تھامس میسی نے بل پر تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امریکی فوجی ٹیکنالوجی اور سپلائی چین کو اسرائیل کے ساتھ ضم نہیں کیا جانا چاہیے۔

یاد رہے کہ گزشتہ روز ٹرمپ انتظامیہ نے ایران کے ساتھ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر کانگریس سے تقریباً 87 ارب ڈالر کے اضافی فنڈز کی درخواست کی تھی۔

امریکی وزیر دفاع پیٹ ہیگسیتھ نے سینیٹ کی فنڈز مختص کرنے والی کمیٹی کے اجلاس میں بتایا کہ ایران کے ساتھ جاری جنگ پر اب تک 5.37 ارب ڈالر خرچ ہوچکے ہیں، جس میں 30 ستمبر تک کے متوقع اخراجات بھی شامل ہیں۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات میں امریکی فوج پر سرمایہ کاری ناگزیر ہے، دفاعی بجٹ میں کمی ملکی سلامتی کے لیے سنگین خطرہ ثابت ہوسکتی ہے، جبکہ عالمی چیلنجز سے مؤثر انداز میں نمٹنے کے لیے پینٹاگون کو مکمل فنڈنگ کی ضرورت ہے۔

سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان پُرامن جوہری توانائی میں تعاون کا معاہدہ طے

ریاض: سعودی عرب اور امریکہ نے دونوں ممالک کے درمیان پُرامن مقاصد کے لیے جوہری توانائی کے استعمال کے شعبے میں تعاون کے معاہدے پر دستخط کردیے۔

یہ معاہدہ دونوں ممالک کے درمیان قائم اسٹریٹجک شراکت داری کے تحت طے پایا ہے اور نومبر گزشتہ سال ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان کے دورۂ امریکہ کے دوران کیے گئے اس اعلان کا تسلسل ہے، جس میں دونوں ممالک کے درمیان پُرامن جوہری تعاون سے متعلق مذاکرات کی تکمیل کی تصدیق کی گئی تھی۔ اس معاہدے کا مقصد توانائی اور جدید ٹیکنالوجی کے شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو مزید فروغ دینا اس معاہدے پر سعودی وزیرِ توانائی اور وزیرِ صنعت و معدنی وسائل شہزادہ عبدالعزیز بن سلمان اور امریکی وزیرِ توانائی کرس رائٹ نے دستخط کیے۔

معاہدے کا مقصد پُرامن جوہری توانائی کے شعبے میں دوطرفہ تعاون کو مضبوط بنانا، مہارت، معلومات اور جدید ٹیکنالوجی کا تبادلہ بڑھانا ہے، تاکہ بین الاقوامی معیار کے مطابق جوہری سلامتی، تحفظ اور جوہری ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی روک تھام کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مشترکہ تعاون کو فروغ دیا جاسکے۔

یہ معاہدہ توانائی اور مستقبل کی جدید ٹیکنالوجیز میں تعاون کے فروغ اور پائیدار ترقی کے حوالے سے دونوں ممالک کے مشترکہ وژن کی بھی عکاسی کرتا ہے۔ یہ معاہدہ توانائی کے شعبے میں سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان پہلے سے موجود تعاون کا تسلسل ہے، جس کا مقصد توانائی کے ذرائع میں تنوع پیدا کرنا، جدید ٹیکنالوجیز کو فروغ دینا اور سرمایہ کاری و باہمی تعاون کے مزید مواقع پیدا کرکے دونوں دوست ممالک کے مشترکہ مفادات کو آگے بڑھانا ہے۔

امریکی وزارتِ توانائی کے مطابق یہ اقدام جوہری توانائی کے شعبے میں سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان طویل المدتی اسٹریٹجک شراکت داری کی بنیاد رکھے گا۔

وزارت نے بتایا کہ یہ معاہدہ ایک دوطرفہ ضمانتی معاہدے کے ساتھ مل کر دونوں ممالک کے درمیان جوہری تعاون کے لیے قانونی فریم ورک فراہم کرتا ہے، جس کے نتیجے میں آئندہ کئی دہائیوں تک پُرامن جوہری شعبے میں تعاون کو مزید وسعت دینے کی راہ ہموار ہوگی۔

وزارتِ توانائی نے مزید کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ جوہری شراکت داری کے اس معاہدے کو قانونی تقاضوں کے مطابق نظرثانی کے لیے امریکی کانگریس میں پیش کیا جائے گا، جس کے بعد ہی یہ باضابطہ طور پر نافذ العمل ہوگا۔ امریکی وزارتِ توانائی کے مطابق یہ معاہدہ امریکی جوہری ٹیکنالوجی کی برآمدات بڑھانے میں مدد دے گا، جس سے واشنگٹن اور ریاض کے درمیان اقتصادی اور تکنیکی تعاون مزید مضبوط ہوگا، جبکہ سعودی عرب میں پُرامن جوہری توانائی کے منصوبوں میں امریکی کمپنیوں کی شمولیت کو بھی فروغ ملے گا۔ وزارت نے واضح کیا کہ یہ دونوں معاہدے جوہری توانائی کے شعبے میں سعودی عرب اور امریکہ کے درمیان طویل المدتی اسٹریٹجک شراکت داری کے لیے مضبوط قانونی بنیاد فراہم کرتے ہیں، جس میں پُرامن جوہری توانائی کے استعمال کے اعلیٰ ترین بین الاقوامی معیارات کی مکمل پاسداری کو یقینی بنایا جائے گا۔

قابض اسرائیل مسجد اقصیٰ کے تاریخی اور قانونی تشخص کو بدلنے کے درپے ہے: شیخ صبری

غزہ (ایجنسیاں): مسجد اقصیٰ کے خطیب وامام شیخ عکرمہ صبری نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیلی پولیس کی سرپرستی اور حکومتی عہدیداروں کی شرکت سے یہودی آبادکاروں کے مسلسل دھاوے اس مجرمانہ عزائم کا حصہ ہیں جن کا مقصد مسجد کے اندر نئی صورتحال مسلط کرنا اور وہاں کے دیرینہ تاریخی و قانونی تشخص کو پامال کرنا ہے۔ انہوں نے ان غاصبانہ اقدامات کو فوری طور پر رکوانے کے لیے فلسطینیوں کے ساتھ ساتھ عرب اور مسلم دنیا کو بھی عملی میدان میں اترنے کی اپیل ہے۔

شیخ صبری نے بیان دیا کہ یہودی آباد کاروں کی یہ غنڈہ گردی بالخصوص ان کے مذہبی تہواروں اور نام نہاد 'ہیکل کی بربادی کی یادگار' جیسے ایام میں شدت اختیار کر جاتی ہے۔ قابض انتظامیہ ان مواقع کا ناپاک استعمال کرتی ہوئی اسرائیلی پولیس کے حصار میں مسجد اقصیٰ کے تقدس کو پامال کرنے کے درپے ہے۔

الجزیرہ کو دیے گئے انٹرویو میں انہوں نے مزید بتایا کہ ماضی میں پولیس یہودی آباد کاروں کو مسجد کے احاطے میں مذہبی اور تلمودی رسومات ادا کرنے سے سختی سے روکتی تھی، مگر اب وہی پولیس ان کی پشت پناہی کرتی ہے اور اس گھناؤنے ناٹک میں خود شریک ہوتی ہے۔ اس کے برعکس جو بے گناہ فلسطینی ان یورشوں پر آواز اٹھاتے ہیں، انہیں قابض درندے یا تو سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیتے ہیں یا انہیں ان کے گھروں سے بے گھر کر دیتے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ اب یہ شیطانی کھیل صرف انتہا پسند گروہوں تک محدود نہیں رہا بلکہ یہ قابض حکومت کی سرکار پالیسی بن چکا ہے جس میں وزراء اور نام نہاد پارلیمنٹ (کیسٹ) کے ارکان بھی دندناتے پھرتے ہیں۔

شیخ صبری کے مطابق قابض اسرائیل کی نام نہاد قومی سلامتی کے وزیر اِستمار بن غفیر کی ان یورشوں میں براہِ راست شرکت اپنے اندر کئی گندے پیغامات رکھتی ہے؛ جن میں سب سے نمایاں یہودی آبادکاروں کی حوصلہ افزائی کرنا، مسجد پر قابض غاصبوں کی حاکمیت کا ڈھونگ رچانا، اور دنیا بھر کے یہود کو مقبوضہ دیس میں بسنے کی دعوت دینا شامل ہے۔

انہوں نے اس بات پر بھی توجہ دلائی کہ غاصبوں کی سب سے خطرناک چال یہ ہے کہ وہ مسجد اقصیٰ کے تقدس کو روندتے ہوئے ان تلمودی رسومات کو ایک عام اور روزمرہ کا معمول بنانا چاہتے ہیں۔ اب یہودی آباد کار مسجد کو محض زیارت کی جگہ نہیں سمجھتے بلکہ اس پر باطل حق جتاتے ہیں، حالانکہ ان کی یہ سفاکانہ چالیں کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو جائیں، انہیں اس مقدس سرزمین پر ایک ذرے کا بھی حق نہیں دلا سکتیں۔

انہوں نے مظلوم فلسطینی عوام کو پرزور دعوت دی کہ وہ اپنے قدم مسجد اقصیٰ کی جانب جمائے رکھیں اور اس کے ساتھ اپنے خون اور ایمان کا رشتہ مزید مضبوط کریں۔ اس کے علاوہ انہوں نے عرب اور اسلامی حکومتوں اور عوام سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی سفارتی، سیاسی اور معاشی طاقت کا استعمال کرتے ہوئے قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ مسجد کے تقدس کو پامال کرنے سے باز رہے، کیونکہ اقصیٰ صرف فلسطینیوں کی امانت نہیں بلکہ پوری امتِ مسلمہ کا ایمانی مسئلہ ہے۔

محکمہ اسلامی اوقاف کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے شیخ صبری نے بتایا کہ یہودی آباد کار جان بوجھ کر اپنی اس جارحیت اور تلمودی ناچ رنگ کی تصاویر دنیا کو دکھانے کے لیے فخر سے شائع کرتے ہیں، جبکہ اوقاف کے نڈر اور بے باک محافظ تمام تر سکیورٹی پابندیوں اور قابض دشمن کے مظالم کے باوجود مسجد کی حفاظت اور اس کے نظام کو سنبھالنے کے لیے سینہ سپر ہیں۔

گذشتہ کئی برسوں کا سب سے ہولناک طوفان: صبح کے اولین لمحوں سے ہی قابض یہودی کے دھاوے جاری رہے، جن میں اِستمار بن غفیر کے ساتھ ساتھ نام نہاد پارلیمنٹ کے رکن عمیطا الیٹی بھی پیش پیش تھا جس نے مسجد کے صحن میں اسرائیلی پرچم لہراتے ہوئے انتہائی بدتمیزی اور اشتعال انگیز رقص کیا۔ اس دوران کئی شرپسندوں نے اپنے ہاتھ میں پتھر اٹھا رکھے تھے جو اس بات کا غماز تھے کہ وہ اس مقدس مقام کو مسمار کر کے نام نہاد 'ہیکل' بنانا چاہتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ تاریخ میں پہلی بار مسجد کے احاطے میں شوبازوں کے لیے چھتریاں بھی نصب کی گئیں تاکہ غاصبوں کو دھوپ سے بچایا جا سکے۔

جمعرات کو دوپہر کے وقت تک دھاوا بولنے والے یہودی آبادکاروں کی تعداد بڑھ کر تقریباً 3228 تک پہنچ گئی، جن کی قیادت قابض وزیر اِستمار بن گویر اور لیکود پارٹی کا رکن عمیطا الیٹی کر رہے تھے۔

قابض فوج کے آہنی حصار میں ہونے والی یہ یورش گذشتہ کئی برسوں کے مقابلے میں سب سے بڑی اور خطرناک یورش ہے، جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ ہیکل کے غنڈہ گروہ اس تعداد کو بڑھا کر پانچ ہزار تک لے جانا چاہتے ہیں، جبکہ گذشتہ سال یہ تعداد چار ہزار کے قریب تھی اور اس سے پہلے کے برسوں میں یہ تعداد 2300 سے 3000 کے درمیان رہتی تھی۔

چاقو حملے کے جھوٹے دعوے پر صہیونی درندوں نے فلسطینی نوجوان شہید کر دیے، جسد خاکی بھی چھین لیے

غزہ (ایجنسیاں): مقبوضہ مغربی کنارے میں قابض صہیونی فوج نے ریاستی دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو فلسطینی نوجوانوں کو گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ فلسطینی اتھارٹی کی جنرل

اتھارٹی برائے سول امور نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ مقبوضہ نابلس کے مشرق میں واقع قصبے بیت فوریک میں قابض اسرائیلی فوج کی طرف سے فائرنگ کے نتیجے میں دو نوجوان محمود حسین نصر اللہ حنفی اور محمد سامر ملیطات جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں۔ ادارے نے اپنے ایک بیان میں بتایا گیا کہ قابض حکام نے دونوں شہداء کے جسدِ خاکی قبضے میں لے لیے ہیں۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے قصبے بیت فوریک کے قریب دونوں نوجوانوں پر براہِ راست فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے اور موقع پر ہی شہید ہو گئے، جبکہ قابض فوج نے فلسطینی ایمبولینس عملے کو ان تک پہنچنے سے روک دیا اور دونوں لاشیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئیں۔ یہ پیش رفت قابض اسرائیلی میڈیا کی طرف سے اس اعلان کے بعد سامنے آئی ہے کہ نابلس کے مشرق میں قصبے بیت فوریک کے قریب قابض فوج کے اہلکاروں کو نشانہ بنا کر چاقو سے حملہ کرنے کی مبینہ کوشش کرنے والے دو نوجوانوں پر گولیاں برسائی گئیں، جہاں موقع پر موجود فورسز نے شک اور حملے کی کوشش کے بہانے ان پر اندھا دھند فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں وہ موقع پر ہی شہید ہو گئے اور قابض فوج کی طرف سے ایسے واقعات میں مسلط کردہ سکیورٹی ضابطوں کے تحت ان کے جسد خاکی اغوا کر لیے گئے۔

غزہ کی پٹی کے مختلف علاقوں میں قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت کے نتیجے میں 3 فلسطینی شہید

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوجیں مسلسل 287 ویں دن بھی غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی پامالی کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اس دوران فضائی حملوں، توپ خانے کی گولہ باری، فائرنگ اور گھروں و سول تنصیبات کو دھماکوں سے اڑانے کی کارروائیوں کو شدید تر کر دیا گیا ہے، جبکہ نام نہاد 'یلو لائن' کے دائرہ کار کو پھیلانے کا مکروہ عمل بھی جاری ہے جس پر شدید خطرات کا اظہار کرتے ہوئے فوری عالمی مداخلت کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

شمالی غزہ کی پٹی میں واقع یمن السعید ہسپتال کے اطراف میں ایک قابض ڈرون کے حملے کے نتیجے میں دو فلسطینی شہید اور متعدد شہری زخمی ہو گئے۔ ہمارے نامہ نگار نے اطلاع دی کہ جنوبی غزہ کی پٹی میں واقع شہر خان یونس کے مغرب میں 'اہل الخیر کیمپ 2' کے اندر قابض صہیونی ڈرون کے ایک اور حملے میں ایک فلسطینی شہید اور کئی افراد زخمی ہو گئے۔

قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے جنوب مشرق میں واقع کرم ابو سالم گذرگاہ کے اندر سے متعدد ٹرک ڈرائیوروں کو حراست میں لے لیا ہے۔

جمعرات کی صبح قابض افواج کی جنگی مشینری اور گاڑیوں کی جارحانہ فائرنگ کے نتیجے میں دو فلسطینی شہری زخمی ہو گئے، جنہوں نے جنوبی غزہ کی پٹی کے شہر خان یونس کے مواصی علاقے میں واقع البریج کیمپ میں بے گھر افراد کے آباد خیموں کو نشانہ بنایا۔

شمالی غزہ کی پٹی میں جبالیہ کیمپ کے مغرب میں واقع علاقے الفالوجا میں گذشتہ روز قابض اسرائیلی حملے کے نتیجے میں شدید زخمی ہونے والے نوجوان محمد ابو شکیان جامِ شہادت نوش کر گئے۔

جمعرات کے روز قابض فوج کے توپ خانے نے غزہ سٹی کے مشرقی علاقوں پر گولہ باری کی، جبکہ قابض فورسز کی گاڑیوں نے الزیتون کالونی کے مشرق میں اندھا دھند فائرنگ کی اور شہر کے مشرقی حصے میں تباہ کن انہدامی کارروائیوں کو انجام دیا۔

قابض فوج کا توپ خانہ شہر غزہ کے جنوب مشرق میں واقع حی الزیتون کو مسلسل نشانہ بناتا رہا، اور شہر کے شمال مشرق میں حی التفاح کے اندر مفترق السنافور کے اطراف میں بھی گولہ باری کی گئی، اسی دوران قابض بحریہ کے جنگی جہازوں نے غزہ شہر کے ساحل کی جانب بھی فائرنگ کی۔

وسطی غزہ کی پٹی میں واقع شہر دیر البلح کے مشرقی علاقوں پر بھی قابض فوج کے توپ خانے نے گولے برسائے۔

قابض گاڑیوں نے غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع شہر خان یونس کے مشرق میں فائرنگ کی، جبکہ شہر کے جنوبی حصے میں شدید اور مسلسل فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا، اس دوران خان یونس کے جنوب میں پوزیشن سنبھالے بیٹھی قابض فوج کی جنگی گاڑیوں کی فائرنگ سے شہر کے جنوب مغرب میں واقع 'الکنیس' کے علاقے میں بے گھر افراد کے خیمے بھی گولوں کی زد میں آ گئے۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ شہید ہونے والے تین شہریوں میں عبداللہ حسان جو چند روز قبل الغفری چوک پر ہونے والے حملے میں زخمی ہونے کے بعد شہداء کے قافلے میں شامل ہو گئے، اس کے علاوہ شہید صائب احمد ابو معطا جو النصیرات کے شمال مغرب میں واقع تبہ النویری میں شہید ہوئے۔ شہری مفید عبد الحمید ابو العینین جو خان یونس کے مواصی علاقے میں بئر 19 کے مقام پر قابض گاڑیوں کی فائرنگ سے شہید ہوئے۔

قابض اسرائیلی فوجیں فضائی اور زمینی بمباری کے ذریعے بے گھر افراد کے علاقوں کو نشانہ بنا کر نام نہاد یلو لائن کے اندر تباہی پھیلا کر اور سامان، امداد نیز سفر کی نقل و حرکت پر سخت پابندیاں عائد کر کے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی دھجیاں اڑاتی چلی آ رہی ہیں۔

فلسطینی وزارتِ صحت کے جاری کردہ اعداد و شمار سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ گذشتہ سال 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک شہید ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 1180 تک پہنچ چکی ہے، جبکہ 3810 افراد زخمی ہوئے ہیں اور 802 لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی پر جاری قابض اسرائیل کے اس ہولناک وحشیانہ حملے کی کل تعداد اب تک 73 ہزار 305 شہداء اور ایک لاکھ 73 ہزار 918 زخمیوں تک جا پہنچی ہے، جو اس مسلسل سفاکانہ جنگ کی انتہائی بھیانک انسانی قیمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

الزیتون کالونی: غاصب اسرائیل کی شعلہ باری یورش اور جبری ہجرتِ مسلسل کا دل سوز کرب

غزہ (ایجنسیاں): غزہ شہر کے سینے میں بسنے والے الزیتون کالونی کے مکینوں کے لیے اب یہ سوال باقی نہیں رہا کہ نسل کشی کا یہ سیاہ طوفان کب تھمے گا، بلکہ ان کے دلوں کو چیر دینے والا اصل غم یہ ہے کہ اگر انہیں ایک بار پھر دیس نکالا دینے کا حکم سنا دیا گیا تو وہ کس اجڑے ہوئے دیار کا رخ کریں گے۔

سرزمین کے اطراف میں منڈلاتے غاصب قابض اسرائیل کے سفاک لشکر کی پیش قدمی کے ساتھ ہی وہاں بقیہ رہ جانے والے بے بس انسان خوف اور اندیشوں کی سولی پر لٹکے ہوئے ہیں۔ دوسری طرف ان یتیم صفت خاندانوں کا دردِ فراق اور بھی بڑھ گیا ہے جنہیں کسی بھی محفوظ جائے پناہ یا سر چھپانے کی مسکن کی ناپیدگی کے عالم میں، لاچار ہو کر اپنے پیارے گھروندے چھوڑنا پڑے۔

دکھی دلوں کے ماخذ اور مقامی ذرائع نے اشک بار آنکھوں سے بتایا کہ قابض درندوں نے بدھ کے روز الزیتون کے جنوب مشرق میں واقع السکہ روڈ پر خونریز یورش کی، جبکہ فضاؤں میں منڈلاتے مرگ بار جنگی طیاروں اور اندھا دھند آتش و بارود کی آڑ میں غاصبوں کے آہنی ٹینک شہر غزہ کے مشرقی دولہ چوک کے مکینوں پر قہر بن کر ٹوٹ پڑے۔

قابض لشکر نے غزہ کے مشرق میں بستیوں کو خاکستر کرنے کے بڑے بڑے بھیانک ہتھکنڈے آزمائے، جبکہ شہر کے جنوب مشرق کی فضاؤں میں ایک گونجتا ہوا صوتی بم مظلوموں کے کلیجے دہلا گیا۔

بستی کے درد کے مارے مکین سسکتے ہوئے بتاتے ہیں کہ گذشتہ چند دنوں کے دوران زمین کے اس خطے پر مرگ و حیات کے ایسے ہولناک کھیل کھیلے ہیں کہ اب اس بستی کے کسی بھی کونے میں سانس لینا موت کو گلے لگانے کے مترادف ہو چکا ہے۔ سر پر ناچتے ڈرون طیاروں کی گھن گرج اور برستے گولوں کے درمیان بے کسوں کو اپنے گھروں سے دربدر ہونا پڑا، تو کہیں کچھ بے کس خاندان ایسے بھی تھے جن کے پاس پناہ کی کوئی منزل نہ تھی، سو انہوں نے موت کے منہ میں رہتے ہوئے بھی اپنے اجڑے ہوئیں دہلیزوں کو نہیں چھوڑا۔

جو پیچھے رہ گئے……وہ موت کے سائے میں سسک رہے ہیں

دردِ دل رکھنے والے بستی کے نامور فرزند میسرہ عرفات آہ بھر کر بتاتے ہیں کہ نقل مکانی کا یہ سیلاب اپنے ساتھ سب کو نہیں بہا لے گیا، کیونکہ سخت ترین اور جاں گزا حالات کے باوجود کچھ خاندان اب بھی صلاح الدین روڈ کے کناروں اور مغربی بستیوں کے ملبے میں اپنے وجود کی آخری شمع جلائے بیٹھے ہیں۔

وہ اس کرب ناک حقیقت کو اجاگر کرتے ہیں کہ غاصب فوجیوں کی اس غنڈہ گردی اور یورش کے دوران ایسے دل دہلا دینے والے مناظر بھی دیکھے گئے جنہوں نے سہمے ہوئے مکینوں کے دلوں پر خوف کی مہر ثبت کر دی۔ جن میں معصوم شہریوں کو بے گناہ قید کر لینا اور بعد میں اذیتوں میں جکڑ کر چھوڑ دینا شامل ہے۔ اس ظلم عظیم نے ان خاندانوں کو بھی گھر چھوڑنے پر مجبور کر دیا جو اب تک کسی کونے میں چھپے بیٹھے تھے، اب وہ بھی قابضوں کی گولی اور غصے کا نشانہ بننے کے ڈر سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے۔

وہ روح فرسا لہجے میں مزید کہتے ہیں کہ اب تو زندگی کا ہر لمحہ بس ایک پل کے عارضی سکوت کا محتاج ہو چکا ہے۔ کب کون سی گولی سینے کو چیر جائے، کوئی نہیں جانتا! بس یہی خوف مکینوں کو تباہ حال دیواروں کے سائے میں یا بے رحم خیموں کے ٹکڑوں کے نیچے سسکنے پر مجبور کیے رکھتا ہے اور یہی اس کربناک حقیقت کا ننگا سچ ہے جس میں وہ گھٹ گھٹ کر جی رہے ہیں۔

زندگی کی سانسیں بحال رکھنے کی بکھری ہوئی کوششیں

تمام تر قیامت خیز خطرات کے باوجود کالونی کی مٹی میں زندگی کی رمق کو زندہ رکھنے کی کوششیں آج بھی دم توڑتی سانسوں کے ساتھ جاری ہیں۔ چند غریب دکاندار پیٹ کی آگ بجھانے والی دو وقت کی روٹی اور بنیادی ضرورت کا سامان بیچنے کے لیے اپنی چھوٹی چھوٹی ریڑھیاں سجائے بیٹھے ہیں، تو کوئی دل جلا مسکین ان اجڑے ہوئے خاندانوں کا بوجھ ہلکا کرنے کی خاطر لکڑیوں کے چند ٹکڑے اور دو نوالے چھننے میں خون کے آنسو بہا رہا ہے۔

یہ سسکتی ہوئی سرگرمیاں کسی امن یا سکون کا پتہ نہیں دیتیں بلکہ یہ ان غریبوں کی اس آخری ضد کا نام ہیں جو اس جہنم نما ماحول میں بھی سانس لینے اور اپنے بچوں کو زندہ رکھنے کے لیے ہر ستم سے لڑ رہے ہیں۔

ہجرت……ایک نئے لامتناہی عذاب کا نقطۂ آغاز

اپنے پیارے گھروندوں کو الوداع کہنے کے بعد ان مظلوموں کے دکھوں کا مداوا نہیں ہوتا، بلکہ یہیں سے ایک نئے، دردناک اور پگھلا دینے والے سفر کا آغاز ہوتا ہے جہاں سر چھپانے کے لیے کوئی چھت میسر نہیں۔

ساٹھ برس کی عمر رسیدہ اور سفید بالوں والے محمد البلعاوی اپنے دل کا پھوڑا پھوڑتے ہوئے کہتے ہیں کہ جب جنگی طیاروں نے آگ برسانی شروع کی تو انہوں نے یہ سوچ کر گھر چھوڑا کہ شاید دنیا میں کہیں تو ان کے لیے بھی دو گز زمین ہوگی، مگر وہ یہ دیکھ کر پتھر کے ہو گئے کہ سر چھپانے کو ایک انچ جگہ نایاب ہے اور کرایوں کے نرخ آسمان کو چھو رہے ہیں جو غریب کے خون کا آخری قطرہ نچوڑ لینے کے مترادف ہیں۔

وہ روتی ہوئی آواز میں ہمارے نامہ نگار کو بتاتے ہیں کہ وہ اپنی شریکِ حیات اور تین معصوم بیٹیوں کا ہاتھ تھامے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، انہیں نہیں معلوم کہ رات کہاں کٹے گی کیونکہ انہیں مجبوراً اپنا گھریلو سامان اپنے غریب پڑوسیوں کے ویران گھروں میں امانت کے طور پر چھوڑنا پڑا۔

پناہ کے دو گز ٹکڑوں پر قیامت خیز دباؤ

ہجرت کے اس عذاب سے گذرنے والے یہ بے کس خاندان جب غزہ کے مغربی کوچوں کا رخ کرتے ہیں، تو وہاں بھی سسکتے ہوئے انسانوں کا ایسا سمندر امڈ رہا ہوتا ہے جہاں تل دھرنے کو جگہ نہیں ملتی۔ خیمے لگانے کے لیے زمین کا ایک ٹکڑا یا نئے مسافروں کو گلے لگانے کا حوصلہ اب ان اجڑے ہوئے محلوں کے پاس بھی باقی نہیں رہا۔

انسانیت کا درد رکھنے والے دردمند مبصرین خون کے آنسو روتے ہوئے خبردار کرتے ہیں کہ ہجرت کا یہ خونی سلسلہ اگر یوں ہی جاری رہا تو روٹی، پانی اور دواؤں کی راہیں بھی مسدود ہو جائیں گی اور پہلے سے سسکتے ہوئے پناہ گزین کیمپ اس بوجھ تلے ہمیشہ کے لیے دفن ہو جائیں گے۔

کٹھن اندھیروں میں موت اور زندگی کے فیصلے

دانشور اور مبصرین اس المیے کا نوحہ لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ الزیتون کا یہ ماتم صرف میدانِ جنگ کی خونریزی تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہ ان دکھی اور معصوم انسانوں کی روح پر لگا وہ ناسور ہے جو روزانہ ہزاروں موتیں مرتے ہیں۔ گھر چھوڑیں تو سر چھپانے کو چھت نہیں، اور وہیں رکے رہیں تو غاصب کا بم ان کا مقصدر بن جاتا ہے۔

اس ظلمت کدے میں بھی حی کے یہ باسی ٹوٹے ہوئے حوصلوں کے ساتھ حالات کے اس عذاب کو سہہ رہے ہیں۔ وہ خدا کی زمین پر بس ایک ایسی پناہ گاہ کی تلاش میں ہیں جو انہیں اس نہ ختم ہونے والے کرب اور ہجرت کے عذاب سے بچا سکے، جبکہ مظلومیت کا یہ دل سوز منظر نامہ ہر گزرتے لمحے کے ساتھ اور بھی زیادہ تاریک ہوتا جا رہا ہے۔

غرب اردن میں بہادرانہ چاقو حملہ اس بات کا ثبوت ہے کہ مزاحمت ہمیشہ زندہ رہے گی: حماس

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' نے کہا ہے کہ مقبوضہ نابلس کے مشرق میں پیش آنے والا چاقو کا حملہ، جس کے نتیجے میں ایک یہودی آبادکار زخمی ہو گیا، پورے فلسطین پر قابض دشمن کی جاری جارحیت کے خلاف غم و غصے کی لہر اور اس کے ردعمل کے فریم ورک کے تحت سامنے آیا ہے۔ 'حماس' نے اپنے ایک پریس بیان میں کہا کہ یہ بہادرانہ کارروائی جو مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی اور نابلس کے مشرق میں یہودی آبادکاروں کے حملوں کے بعد سامنے آئی ہے، اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ فلسطینی عوام اس جارحیت پر خاموش نہیں رہیں گے اور دشمن کو معاف نہیں کریں گے جب تک قابض دشمن ارضِ مقدس پر موجود ہے مزاحمت زندہ رہے گی اور اس میں مزید تیزی آئے گی۔ 'حماس' نے فلسطینی مزاحمت کو خراج تحسین پیش کیا جو اب بھی قابض دشمن کے لیے دردِ سر بنی ہوئی ہے، فلسطینیوں کے خون اور قربانیوں کا بدلہ لے رہی ہے اور مقبوضہ مغربی کنارے میں روزانہ کے دھاووں اور یہودی آبادکاروں کے مسلح جتھوں کے بڑھتے ہوئے حملوں کا پوری قوت اور جرات کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔ 'حماس' نے مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں اپنے غیور فلسطینی عوام کو دعوت دی کہ وہ تمام شکلوں میں مزاحمت کو تیز کریں اور قابض دشمن کے جرائم کا ایسی دردناک کارروائیوں سے جواب دیں جو اس کے حسابات کو بگاڑ کر رکھ دیں اور اس کے ناپاک منصوبوں کو خاک میں ملا دیں۔ بیت فوریک میں قابض اسرائیل کے اس دعوے کے بعد دو فلسطینی نوجوان شہید ہو گئے کہ ایک چاقو کے حملے کے نتیجے میں ایک یہودی آبادکار زخمی ہو گیا ہے۔ قابض اسرائیلی فوج نے اپنے ایک بیان میں ذکر کیا کہ نابلس کے نزدیک واقع قصبے بیت فوریک میں ایک چاقو کے حملے کے نتیجے میں ایک اسرائیلی کے زخمی ہونے کے بعد اس قصبے کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ قابض اسرائیلی فوج نے کہا کہ بیت فوریک کے علاقے میں تلاشی کا عمل ابھی تک جاری ہے اور چاقو کے اس واقعے کی تحقیقات کی جا رہی ہیں، جبکہ قابض فوج نے مقبوضہ نابلس کے مشرق میں واقع قصبے بیت فوریک کے الضباط میں پیادہ فوج بھی روانہ کر دی ہے۔

غزہ میں شہداء کی تعداد 73,311 ہو گئی ہے قابض دشمن کی طرف سے فائر بندی کی خلاف ورزیاں جاری

غزہ (ایجنسیاں): فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ غزہ میں فائر بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 1185 ہو چکی ہے، اس کے علاوہ قابض اسرائیلی عسکری جارحیت کے تسلسل کے نتیجے میں 3816 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ وزارت صحت نے ایک پریس بیان میں بتایا کہ غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں نے گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 6 شہداء کے جسدِ خاکی وصول کیے ہیں، جن میں 3 نئے شہداء، زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرنے والے 2 شہداء، اور ملبے سے نکالا جانے والا 1 شہید شامل ہے، اس کے علاوہ 6 زخمی بھی لائے گئے۔ وزارت صحت نے اس بات کی تصدیق کی کہ متعدد شہداء اور متاثرین اب بھی ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر پڑے ہیں، کیونکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ ان تک پہنچنے سے قاصر ہے، اور اشارہ کیا کہ لاشیں نکالنے کے کل واقعات کی تعداد 803 تک پہنچ چکی ہے۔ وزارت نے واضح کیا کہ غزہ پر سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری اسرائیلی جارحیت کے مجموعی اعداد و شمار بڑھ کر 311,73 شہداء اور 924,173 زخمیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ قابض اسرائیلی فورسز سات اکتوبر سنہ 2025ء کو مصری شہر شرم الشیخ میں عرب اور امریکی ثالثی کے تحت طے پانے والے فائر بندی اور امن معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 287 ویں روز بھی قطاع غزہ میں جنگ بندی معاہدے کی پامالیاں جاری رکھے ہوئے ہیں۔

رواں برس یہودی آبادکاروں کے حملوں میں 20 فلسطینی شہید ہوئے: رپورٹ

غزہ (ایجنسیاں): فلسطین میں یہودی بستیوں اور نسلی تعصب پر قائم کردہ دیوار فاصل پر نظر رکھنے والے کمیشن نے تصدیق کی ہے کہ رواں برس کے آغاز سے لے کر اب تک یہودی بلوئیوں

کے سفاکانہ حملوں کے نتیجے میں 20 فلسطینی جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔ کمیشن نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ان مجرمانہ حملوں کی رفتار گذشتہ دو برسوں کے مقابلے میں بے پناہ اور غیر معمولی حد تک بڑھ چکی ہے۔ کمیشن نے اپنے ایک بیان میں بتایا کہ رواں برس کے آغاز سے اب تک شہید ہونے والوں کی یہ تعداد سنہ 2024ء کے کل 11 شہداء اور سنہ 2025ء کے کل 14 شہداء کے اعداد و شمار سے کہیں زیادہ ہے۔ کمیشن نے مزید وضاحت کی کہ اموات میں یہ ہولناک اضافہ ان علاقوں میں حملوں کی شدت کو ظاہر کرتا ہے جو نام نہاد چرواہا کالونیوں اور غاصبانہ سڑکوں سے متصل ہیں۔ یہی علاقے یہودی آبادکاروں کی ان درندگیوں کے لیے سب سے بڑی پشت پناہی فراہم کرتے ہیں۔ بیان میں بتایا گیا کہ رام اللہ اور البیرہ گورنری میں سب سے زیادہ یعنی 12 شہداء ریکارڈ کیے گئے جو کہ کل متاثرین کا 56 فیصد بنتے ہیں، اس کے بعد نابلس گورنری میں 3 شہداء، جبکہ الخلیل اور القدس گورنری میں دو دو فلسطینی شہید ہوئے۔ ایک فلسطینی سلفیت گورنری میں شہید کیا گیا۔ کمیشن نے اس بات کی نشاندہی کی کہ بے گناہوں کے قتل عام میں گولیوں کا استعمال سب سے بڑا ذریعہ رہا ہے، کیونکہ 16 فلسطینی یہودی آبادکاروں کی گولیاں لگنے سے شہید ہوئے، جبکہ دو افراد تشدد اور تعاقب کرنے کے نتیجے میں جامِ شہادت نوش کر گئے، ایک فلسطینی آنسو گیس کے زہریلے دھوئیں کے باعث دم توڑ گیا اور ایک اور مظلوم یہودی آبادکاروں کے حملے کے دوران دل کا دورہ پڑنے سے خالقِ حقیقی سے جا ملا، جو اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ مظلوموں پر ظلم کے ہتھکنڈے کتنے متنوع اور وسیع ہو چکے ہیں۔ مقبوضہ مغربی کنارے میں یہودی آبادکاروں اور قابض فوج کی جانب سے فلسطینی زرعی اراضی پر حملوں میں مسلسل طوفانی تیزی آ رہی ہے، جن میں فصلوں کو نذرِ آتش کرنا، زمینوں کو بلڈوز کرنا اور کسانوں کو ان کی اپنی زمینوں تک جانے سے روکنا شامل ہے، بالخصوص ان علاقوں میں جو غیر قانونی بستیوں کے نزدیک واقع ہیں۔ سرکاری فلسطینی اعداد و شمار کے مطابق آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے مقبوضہ مغربی کنارے میں جاری قابض اسرائیل کے اس خونریز طوفان نے اب تک 1178 فلسطینیوں کو شہید اور 12 ہزار 666 کو زخمی کر ڈالا ہے، جبکہ تقریباً 23 ہزار افراد کو قید اور 33 ہزار کو ان کے گھروں سے بے دخل کر کے دربدر کیا جا چکا ہے۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

ڈاکٹر شجاعت حسین

دل کو بس نام سکینہ سلام اللہ علیہا سے تسلی آئے

جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کی مظلومیت اور مصائب تاریخ اسلام کا وہ دردناک باب ہے، جس نے رہتی دنیا تک صبر و استقامت کی لازوال مثالیں قائم کیں۔ کسی خطیب کی زبان اور اہل قلم میں وہ قوت کہاں جو سکینہ سلام اللہ علیہا کے مصائب اور مظلومیت کی انتہا کو بیان یا تحریر کر سکے:

زنداں میں تڑپ کر یہ سکینہ نے کہا تھا
آجاؤ کہ اب شام کے ستم سہہ نہ سکوں گی
بابا کے کٹے سر کو جو سینے سے لگایا
اک شور بپا ہو گیا، اک کہرام مچا تھا

حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی ولادت باسعادت 20 رجب المرجب 57 ہجری مدینہ میں ہوئی۔ آپ کا چہرہ انتہائی خوبصورت اور آفتاب کی مانند روشن تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے آپ کا نام رقیہ رکھا لیکن آپ نے انتہائی محبت والفت کی بنا پر انہیں "سکینہ" کہنے لگے سکینہ کے معنی سکون، راحت، آرام، دل کا چین اور آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کی ولادت کے سلسلہ میں ایک بات مشہور ہے کہ امام حسین ع اپنی نماز شب میں دعا کیا کرتے تھے کہ "خدایا! مجھ کو ایک ایسی بیٹی عطا فرما دے جو نہ میرے بغیر رہ سکے اور نہ میں اس کے بغیر رہ سکوں اور جو میرے دل کے لیے راحت اور سکون کا باعث ہو۔"

دل بس نام سکینہ (س) سے تسلی آئی
اس محبت میں کمی اب نہ الٰہی آئی

امام حسین علیہ السلام جب کبھی باہر سے آتے سب سے پہلے اپنی لاڈلی بیٹی سکینہ سلام اللہ علیہا کے گہوارے کے قریب جاتے اور آپ کو گود میں لیتے۔ گھنٹوں آپ کے ساتھ محو رہتے۔ آپ کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر بوسہ دیتے۔ یہ اہم بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ میں امام ع کی اپنی والدہ گرامی کا عکس نظر آتا تھا۔ جیسے جیسے وہ بڑی ہو رہی تھیں ان کے چہرے کے نقوش، چلنے کا انداز، گفتگو کا طریقہ و سلیقہ، گویا سب کچھ امام ع کو اپنی والدہ ماجدہ حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا مولا حسین ع کے لیے اور بھی زیادہ باعث کشش ہو گئیں۔

اس بات سے محسوس کرو کیا ہے سکینہ (س)
عباس کے ہونٹوں کا قصیدہ ہے سکینہ

راقم الحروف کی قلبی خواہش تحریر ہے کہ تسکین حسین ع، عمو کی لاڈلی، مکہ کی حالات زندگی، سفر کربلا، دشت نینوا، العطش کی صدائیں، شب عاشور، ہنگام عاشور، شبیہ رسول خاک وخوں میں، شکستہ و چھدا مشک، ننھا معصوم شہید حیوانیت کے نشانے پر، علم آیا مگر عمو نہ آئے، الوداع بابا، شہادت امام مظلوم حسین، وفادار اسپ باوفا، شام غریباں، سر کٹے بابا کی لاش پر، کانوں سے بالیاں چھنی، ننھے ننھے کانوں سے ٹپکتے لہو، سفر کربلا، اونٹ سے گر جانا، سفر کوفہ، بازار کوفہ، ابن زیاد اور یزید ملعون کا دربار، سفر شام، سکینہ سلام اللہ علیہا غبار میں آتے ہوئے چھپی ہوئی، رسیوں میں جکڑی ہوئی، جگہ جگہ جسم مبارک سے خون ٹپکنا، پاؤں میں چھالے، بے ردا بازار و دربار میں، آپ (س) کے اعلیٰ فکری خطبے، زندان اور پھر پرواز روح وغیرہ ایک مقالہ میں تحریر کرنا ناممکن اور رنج، غم اور دل شگافتہ و ہولناک مناظر کسی انسان اور صاحب اولاد کے لیے پیش کرنا ممکن ہی نہیں۔

سب سے پہلے سکینہ سلام اللہ علیہا کے خطبے کو بغور جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ بہت مختصر میں پیش کیا گیا ہے:

اے اللہ ! میرا سن بہت چھوٹا ہے اور میرے دادا کے مناقب بہت عظیم ہیں میں اس پر ان کی تعریف کرتی ہوں اے اللہ تو جانتا ہے میرے دادا نے ہمیشہ تیری توحید اور تیرے رسول کی حفاظت کی اور آپ کو دنیا سے کوئی غرض نہ تھی آپ نے تیری راہ میں جہاد کیا اور تو نے ان کو چن لیا اور اپنی صراط مستقیم قرار دیا۔

> سکینہ سلام اللہ علیہا بچپن میں ہی علم، عمل، کمال و فضائل سے مزین تھیں۔ کردار سکینہ اور محبت بابا ورحمت دختر کا حال یہ تھا کہ امام علیہ السلام جب بھی گھر واپس آتے تو سکینہ سلام اللہ علیہا کیلئے کچھ نہ کچھ ضرور لے کر آتے۔ سکینہ س بھی بابا کا بہت خیال رکھتیں۔ جیسے ہی وہ گھر آتے سب سے پہلے پانی لے کر جاتیں۔ بابا کے ساتھ پیار سے باتیں کرتیں۔ امام حسین ع کو جب تک سکینہ نظر نہ آتیں انھیں سکون نہ ملتا تھا۔ سکینہ س وہ ذریعہ سکون قلب تھیں جس کے لیے ہمارے پیارے امام ع راتوں کو اپنے پروردگار سے ہاتھ بلند کر دعائیں کیا کرتے تھے۔

اے کوفیوں ! اے مکر و فریب اور دھوکہ دینے والو! اللہ نے ہم اہل بیت کے ذریعے تمہارا امتحان لیا اور تم کو ہمارے ذریعے آزمایا اور ہماری آزمائش کو حسن قرار دیا۔

اللہ نے اپنا علم ہمیں ودیعت فرمایا، ہم اس کے علم کے امانتدار ہیں اور ہم ہی اللہ کی حکمت کے مخزن ہیں اور ہم ہی آسمان وزمین پر اللہ کی حجت ہیں اللہ نے ہمیں اپنی کرامت سے شرف بخشا اور ہمیں ہمارے جد محمد کے ذریعے اپنی ساری مخلوق پر فضیلت بخشی۔

سکینہ سلام اللہ علیہا بچپن میں ہی علم، عمل، کمال و فضائل سے مزین تھیں۔ کردار سکینہ اور محبت بابا ورحمت دختر کا حال یہ تھا کہ امام ع جب بھی گھر واپس آتے تو سکینہ س کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لے کر آتے۔ سکینہ س بھی بابا کا بہت خیال رکھتیں۔ جیسے ہی وہ گھر آتے سب سے پہلے پانی لے کر جاتیں۔ بابا کے ساتھ پیار سے باتیں کرتیں۔ امام حسین ع کو جب تک سکینہ نظر نہ آتیں انھیں سکون نہ ملتا تھا۔ سکینہ س وہ ذریعہ سکون قلب تھیں جس کے لیے ہمارے پیارے امام ع راتوں کو اپنے پروردگار سے ہاتھ بلند کر دعائیں کیا کرتے تھے۔

جناب سکینہ میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا عکس۔ سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام جناب سکینہ (س) کے بارے میں فرماتے ہیں۔ یہ ایک رحیم بچی ہے۔ بالکل اپنی دادی کی طرح۔ میری والدہ کو بھی سب کا خیال ہوتا بالکل سکینہ میری والدہ کی طرح سب سے لیے فکرمند ہوتی ہیں۔

انسان ہوں یا بے زبان جانور سب کی ہمدرد۔ اسی وجہ سے میں ان کو اپنی والدہ کی تصویر کہتا ہوں۔ جناب سکینہ اپنے عمو کی پیاری، لاڈلی اور چہیتی تھیں۔ اس کے علاوہ آپ کو حضرت زینب وام کلثوم، حضرت علی ابن الحسین وشبیہ رسول اکرم حضرت اکبر ع، ام لیلیٰ س ورباب س ولبابہ چچی، فاطمہ بنت حسن (زوجہ امام زین العابدین ع)، ان کلثوم بنت علی ع (والدہ امام باقر ع)، فاطمہ بنت حسین ع، فضہ بی بی، رقیہ بنت علی ابن طالب ع کو بھی بہت پیاری تھیں۔

*اخلاق و ہمدردی کا مظاہرہ *سفر کربلا کے دوران جناب سکینہ سلام اللہ علیہا کی عمر تین برس تھی اور ہر بچے کی ہر ضرورت پوری کرنے کے لیے تیار رہتی تھیں۔ ایک ایسی بچی سو کہ ہر ایک کا خیال رکھتی، سب کو پانی پلاتی اور اگر کوئی بچہ کسی بھی مشکل میں مبتلا ہوتا تو وہ فوراً ہماری بی بی سکینہ (مشکل کشا و شیر خدا کی پوری) سے رجوع کرتا اور شہزادی حسین ع فوراً مشکل کشائی کرتیں اور ایک لمحے میں مشکل حل ہو جاتا۔ وہ واقعی میں سالارہ طفلان کربلا تھیں اور وہ سبھی بچوں کے لیے معاون و مددگار بن چکی تھیں۔ ہر کوئی معصومہ س کا گرویدہ ہو گیا تھا۔ حتیٰ کے بڑوں بالخصوص خواتین کو بھی کسی قسم کی ضرورت ہوتی تو وہ سکینہ سلام اللہ علیہا سے ہی درخواست کرتے کیونکہ انھیں معلوم تھا کہ ان کا کام ضرور اور فوراً ہوگا۔

جب قافلہ دشت نینوا بروز جمعرات، 2 محرم الحرام، 61 ہجری کو پہنچا اور خیمہ زن ہوا تو حضرت سکینہ نے بابا جان سے فرمایا "یہاں کوئی درخت نہیں اور شدت کی گرمی ہے اور سورج بھی بہت نزدیک ہے اور سوال کیا، بابا جان ہم ادھر کیوں آئے ہیں۔ حسین علیہ السلام نے کہا، بیٹی امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لیے یعنی اچھائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کے لیے اور یہ بھی بتایا میری بیٹی صبر کرنا۔ یہی آپ کا جہاد ہوگا۔

9 محرم کو بچوں کے خیموں سے آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں۔ پیاس کی شدت بے انتہا غالب آگئی۔ العطش العطش کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔

جب عاشور سورج غروب ہو چکا تھا، گڑھ پر سرخی ابھی رفتہ رفتہ سسکیاں لیتے ہوئے ختم ہو رہی تھیں۔ فضا سوگوار تھی۔ امام علیہ السلام کے خیموں میں مکمل خاموشی تھی۔ قیامت کبریٰ 10 محرم کی صبح اور پھر علی کا ہنگام، یک بعد دیگر رفقاء اور عزیز اسلام وانسانیت کیلئے شہادت نوش فرماتے رہے۔ چچا عباس بھی مشکیزہ لیکر پانی لانے گئے۔ علم آیا لیکن عمو نہ آئے۔ اکبر، اصغر و بابا شہید ہوئے۔

ان تمام مناظر کو بی بی سکینہ کبھی خیمہ سے اور کبھی باہر سے آکر دیکھتیں۔ روتیں، بلکتیں اور کبھی بے قرار ہوتیں۔ کبھی زینب س کے گلے لگتیں کبھی ماں کے پاس جاتیں۔

شام غریباں، پامال لاشیں، بازار کوفہ، آگے آگے نیزے پر کٹا سر، بے ردا سیدانیاں، دربار ابن زیاد ملعون، سفر سام، نبی کریم کی بیٹیوں کو مجرموں کی حیثیت سے باغیوں کے سرغنہ معاویہ کی اولاد یزید لعنت اللہ کے پیش ہونا۔ تمام مصائب میں صبر کیا۔

زندان شام تنگ و تاریک جہاں سکینہ سلام اللہ علیہا صرف تین سوال کبھی ماں اور کبھی پھوپھی سے پوچھتی تھیں جن کو سن کر امام زین العابدین ع خون کے آنسو بہاتے تھے۔ کیا ہم اب بھی ان کی روشنی دیکھ سکیں گے؟ کیا کبھی باہر سے ہوا اندر آئے گی؟ ہم اپنے گھر مدینہ کا جائیں گے؟

زندان میں سکینہ بہت تکلیف میں تھیں، اس میں تاریکی۔ وہ بار بار کہتیں۔ بابا جان بہت اندھیرا ہے۔ اور باقی سب آنسو بہاتے، گریہ کرتے۔ سکینہ سلام اللہ علیہا کربلا سے شام تک کے علم کو شکایت آمیز انداز میں اپنی دادی ماں کو سناتی ہیں۔۔ مجھے طمانچے مارے، گوشوارے چھینے، کانٹوں پر چلایا اور مجھ کو ناقہ سے گرایا۔ ایک وقت ایسا آیا، آپ نیند سے بیدار ہوئیں، بہت گریہ کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں بابا آئے ہیں۔ کہرام برپا ہوا۔ یزید تک آواز پہنچی، بابا کا سر اقدس آیا۔ منھ پر منھ رکھ کر روئیں۔ اور روح پرواز کر گئی۔

امام زین العابدین علیہ السلام نے قید خانے میں ہی قبر کھودی کیونکہ یزید نے باہر جانے کی اجازت نہ دی تھی اور وہیں ننھی، نرم و نازک حسین کی لاڈلی دختر مجروح کو دفن کر دیا۔ آج بھی سکینہ س کی قبر چیخ چیخ کر ظالم کے ظلم کی داستان بتا رہی ہے کہ کہیں چار سال کی معصومہ پر اتنا ظلم، قید خانہ میں شہید کیا جاتا ہے؟

اک ننھی سی بچی کا وہ ویران سا گوشہ
جس میں نہ کوئی چاند تھا، تاروں کی کمی تھی

اے تسکین و سکون امام حسین! اے وہ معصومہ جس کے چہرے کی رنگت کربلا سے شام تک بدلتی رہی۔ عزاداروں کا سلام ہو آپ سلام اللہ علیہا پر۔

□□□

روزنامہ صحافت

لاجواب سوالات

نیشنل اہلیت کم داخلہ ٹیسٹ (NEETUG) پیپر لیک پر بڑے پیمانے پر احتجاج کے درمیان، وزیر اعظم نریندر مودی نے اعلان کیا ہے کہ تمام پیپر لیک کیسوں کی سماعت میں تیزی لانے کے لیے فاسٹ ٹریک عدالتیں قائم کی جائیں گی، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ قصورواروں کو جلد از جلد سزا دی جائے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک پوسٹ میں انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کے مستقبل کو خطرے میں ڈالنے والے کسی کو بھی نہیں بخشا جائے گا۔ وزیر اعظم کا پوسٹ ایسے وقت میں آیا ہے جب داخلہ امتحان کے نظام میں اصلاحات اور احتساب کو یقینی بنانے کا معاملہ سڑکوں سے پارلیمنٹ تک پہنچا ہے۔ دہلی کے جنتر منتر پر نوجوانوں کا احتجاج جاری ہے، اور اپوزیشن اس معاملے کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں زوردار طریقے سے اٹھا رہی ہے۔ پارلیمنٹ مارچ کے دوران مظاہرین کے خلاف طاقت کے استعمال پر بھی سوالات اٹھ رہے ہیں۔ ہندوستان کا آئین ہر شہری کو حکومت، انتظامیہ یا کسی بھی ادارے کی پالیسیوں اور فیصلوں کے بارے میں پرامن طریقے سے عدم اطمینان کا اظہار کرنے اور مطالبات اٹھانے کا حق دیتا ہے۔ ایسے میں کیا حکومت کی ذمہ داری نہیں کہ وہ احتجاج کرنے والے نوجوانوں کے مطالبات پر غور کرے اور کوئی حل نکالے؟ پھر آخر ان کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے کے بجائے آخری حربے کے طور پر ان کے خلاف طاقت کا استعمال کیوں ہوا؟ NEET میں بے ضابطگیوں کو لے کر CJP کئی دنوں سے جنتر منتر پر احتجاج کر رہے ہیں۔ مظاہرین مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کے استعفیٰ اور داخلہ امتحان کے نظام میں جامع اصلاحات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ یہ معاملہ اس وقت بڑھ گیا جب پولیس نے سماجی کارکن سونم وانگچک کو زبردستی ہٹا کر اسپتال میں داخل کرایا، جو 20 دنوں سے بھوک ہڑتال پر تھے۔ اسے واضح طور پر نوجوانوں کی تحریک کی آواز کو دبانے کی کوشش کے طور پر دیکھا گیا۔ اس کے بعد، مظاہرین کے پارلیمنٹ کی طرف مارچ کے دوران سیکورٹی فورسز کی جانب سے طاقت کے استعمال سے صورتحال مزید خراب ہوگئی، جس کے نتیجے میں کئی مقامات پر دونوں فریقوں کے درمیان پرتشدد جھڑپیں ہوئیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ صورت حال کیوں پیدا ہونے دی گئی؟ حکومت نے احتجاج کرنے والے نوجوانوں کو بروقت اعتماد میں کیوں نہیں لیا؟ تاہم مظاہرین جنتر منتر پر موجود ہیں اور اپنے مطالبات پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ سیکورٹی وجوہات کا حوالہ دیتے ہوئے، دہلی میٹرو کارپوریشن نے بڑے ہجوم کو روکنے کے لیے سولہ میٹرو اسٹیشنوں پر آپریشن معطل کر دیا ہے۔ تاہم اس سے وہ لوگ بھی متاثر ہو رہے ہیں جو اپنی روزمرہ کی ضروریات کے لیے میٹرو سے سفر کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنی منزلوں تک پہنچنے سے پہلے راستے بدلنے پر مجبور ہیں اور بہت سے کئی کلومیٹر سڑک کے ذریعے واپس جانے پر مجبور ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایسے ہتھکنڈوں سے نوجوانوں کو احتجاج سے دور رکھنے اور ان کے مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔ دوسری جانب اپوزیشن جماعتیں بھی احتجاج کرنے والے نوجوانوں کی حمایت میں سامنے آگئی ہیں۔ اپوزیشن کی جانب سے پارلیمنٹ میں اس معاملے کو اٹھانے اور ہنگامہ آرائی کی وجہ سے دونوں ایوانوں میں کام میں خلل پڑ رہا ہے۔ پارلیمنٹ کے قیمتی وقت کے ضیاع کا ذمہ دار کون؟ ظاہر ہے کہ حکمراں جماعت اور اپوزیشن کی ترجیح یہ ہونی چاہیے کہ وہ نوجوانوں کے مطالبات پر سنجیدگی سے غور کریں اور بات چیت کے ذریعے مسئلے کا حل نکالیں۔

جنتر منتر کا احتجاج اور میڈیا کا بحرانِ اعتماد

مولانا قاری اسحاق گورا

دہلی کے جنتر منتر پر جاری نیٹ (NEET) پیپر لیک کے خلاف احتجاج محض ایک امتحانی بے ضابطگی کے خلاف آواز نہیں، بلکہ یہ ہمارے تعلیمی نظام، جمہوری اقدار، نوجوانوں کی نفسیات اور میڈیا کی ساکھ سے متعلق ایک ایسا سوال بن چکا ہے جسے نظر انداز کرنا آسان نہیں۔ یہ احتجاج ابھی ختم نہیں ہوا، بلکہ مسلسل جاری ہے، اور ہر گزرتا دن اس کے معنی کو مزید گہرا کر رہا ہے۔ یہ محض چند طلبہ کا اجتماع نہیں، بلکہ ان لاکھوں نوجوانوں کے احساسات کی ترجمانی ہے جنہوں نے برسوں کی محنت، والدین کی امیدوں اور اپنے مستقبل کو ایک امتحان سے وابستہ کیا تھا۔ جب اسی امتحان کی شفافیت پر سوال اٹھے، تو صرف نتائج مشکوک نہیں ہوتے، بلکہ پورا نظام سوالوں کے گھیرے میں آجاتا ہے۔

جنتر منتر کا منظر اس اعتبار سے بھی غیر معمولی تھا کہ وہاں مختلف مذاہب، مختلف ریاستوں، مختلف زبانوں اور مختلف سماجی طبقات سے تعلق رکھنے والے نوجوان ایک ہی صف میں کھڑے دکھائی دیے۔ نہ کسی نے مذہب کا نعرہ بلند کیا، نہ ذات پات کی بات کی، نہ علاقائیت کا پرچم اٹھایا۔ وہاں اگر کوئی شناخت غالب تھی تو صرف "طالب علم" کی تھی۔ یہی وہ منظر ہے جو ہندوستان کی اصل روح کی یاد دلاتا ہے۔ تعلیم انسان کو تقسیم نہیں کرتی، بلکہ جوڑتی ہے۔ جب مستقبل خطرے میں محسوس ہو تو اختلافات پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور مقصد ایک ہو جاتا ہے۔ لیکن اس احتجاج نے ایک اور حقیقت کو بھی بے نقاب کیا، اور وہ ہے میڈیا اور نوجوانوں کے درمیان بڑھتا ہوا فاصلہ۔

احتجاج کے دوران کئی میڈیا چینلوں کے نمائندے جب وہاں پہنچے تو ان کے خلاف "گودی میڈیا" ہائے ہائے کے نعرے بلند ہوئے۔ بعض مقامات پر احتجاج کرنے والوں نے انہیں رپورٹنگ کرنے سے بھی روکنے کی کوشش کی۔ یہ صرف ایک لمحاتی ردعمل نہیں تھا، بلکہ برسوں سے جمع ہونے والی بے اعتمادی کا اظہار معلوم ہوتا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوا؟ وہ نوجوان جو کبھی ہر خبر جاننے کے لیے ٹیلی ویژن کی طرف دیکھتا تھا، آج اسی میڈیا پر سوال کیوں اٹھا رہا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ ملک کا ایک بڑا تعلیم یافتہ طبقہ میڈیا کے بعض حصوں کو غیر جانبدار ماننے کے لیے تیار نہیں؟

یہ سوال کسی ایک چینل یا ایک صحافی تک محدود نہیں، بلکہ پورے صحافتی ماحول سے متعلق ہے۔ صحافت کا بنیادی مقصد عوام کو خبر دینا، سچ تک پہنچانا اور اقتدار سے سوال کرنا ہے۔ لیکن جب عوام کو محسوس ہونے لگے کہ سوالوں کا رخ بدل گیا ہے، ترجیحات تبدیل ہو گئی ہیں اور کچھ اہم مسائل پس منظر میں چلے گئے ہیں، تو اعتماد میں دراڑ آنا ایک فطری عمل بن جاتا ہے۔ اعتماد خریدنے کی چیز نہیں، کمانے کی چیز ہے۔ اور جب اعتماد مجروح ہوتا ہے تو اس کی بازگشت نعروں کی صورت میں سنائی دیتی ہے۔ یہ کہنا بھی درست نہیں ہوگا کہ پورا میڈیا ایک جیسا ہے۔ آج بھی ایسے بے شمار صحافی موجود ہیں جو شدید گرمی، بارش، خطرات اور دباؤ کے باوجود میدان میں کھڑے ہو کر حقائق سامنے لانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بہت سے صحافی اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر رپورٹنگ کرتے ہیں۔ ان کی دیانت اور محنت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ چند طاقتور اداروں یا چند معروف چہروں کی پالیسیوں کا اثر پورے میڈیا پر پڑتا ہے۔ عوام اکثر فرد اور ادارے میں فرق نہیں کر پاتے، اور نتیجتاً پورا شعبہ تنقید کی زد میں آجاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج میڈیا کو سب سے پہلے اپنا محاسبہ خود کرنا ہوگا۔ صحافت کی سب سے بڑی طاقت اس کا کیمرہ نہیں، اس کی ساکھ ہے۔ اگر ساکھ کمزور ہو جائے تو سب سے جدید ٹیکنالوجی بھی عوام کے دلوں تک رسائی نہیں دلا سکتی۔

یہ بھی غور طلب بات ہے کہ آج کا نوجوان پہلے جیسا نہیں رہا۔ وہ صرف ٹیلی ویژن نہیں دیکھتا، بلکہ درجنوں ذرائع سے معلومات حاصل کرتا ہے۔ وہ تقابل کرتا ہے، سوال کرتا ہے، تحقیق کرتا ہے، اختلاف کرتا ہے اور اپنی رائے بھی قائم کرتا ہے۔ اس نسل کو خاموش رکھنا آسان نہیں۔ یہ نسل جواب چاہتی ہے، وضاحت چاہتی ہے اور شفافیت چاہتی ہے۔ اسی لیے جنتر منتر کا احتجاج صرف نیٹ امتحان کے بارے میں نہیں، بلکہ پورے نظام اعتماد کے بارے میں بھی ہے۔ یہ احتجاج ایک خاموش اعلان ہے کہ نوجوان صرف نوکری نہیں چاہتے، انصاف بھی چاہتے ہیں۔ وہ صرف امتحان نہیں، اعتبار بھی چاہتے ہیں۔ وہ صرف کامیابی نہیں، شفافیت بھی چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس احتجاج میں شریک نوجوانوں کے چہروں پر غصہ کم اور اضطراب زیادہ دکھائی دیتا ہے۔ وہ چیخ نہیں رہے، بلکہ اپنے مستقبل کی دستک سنا رہے ہیں۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اختلاف ہر جمہوری معاشرے کا حسن ہوتا ہے، لیکن اختلاف کا طریقہ بھی اتنا ہی اہم ہے۔ اگر کسی میڈیا ادارے سے شکایت ہے تو اس کا اظہار دلیل، تہذیب اور آئینی حدود میں رہ کر ہونا چاہیے۔ کسی صحافی کی ذاتی تذلیل یا تشدد کی فضا کسی بھی مہذب معاشرے کے لیے مناسب نہیں۔ اسی طرح میڈیا پر بھی لازم ہے کہ وہ عوام کی تنقید کو محض مخالفت سمجھ کر رد نہ کرے، بلکہ اسے اپنی اصلاح کا موقع سمجھے۔ تنقید اگر انصاف کے ساتھ ہو تو آئینہ بن جاتی ہے۔ اور آئینہ توڑ دینے سے چہرہ خوبصورت نہیں ہو جاتا۔ آج میڈیا کے لیے سب سے بڑا امتحان یہی ہے کہ وہ عوام کا اعتماد دوبارہ کیسے حاصل کرے۔ یہ اعتماد صرف بلند آواز مباحثوں، سنسنی خیز سرخیوں یا اشتہارات سے واپس نہیں آئے گا۔ یہ اعتماد اس وقت واپس آئے گا جب عوام محسوس کریں گے کہ ان کے دکھ، ان کے سوالات، ان کے خواب اور ان کی جدوجہد واقعی خبر کی اہمیت رکھتے ہیں۔

صحافت اگر اقتدار کے دروازوں سے زیادہ عوام کے دروازوں پر دستک دے گی تو شاید فاصلے کم ہونے لگیں۔ جنتر منتر کے اس احتجاج نے ایک اور اہم سبق بھی دیا ہے۔ وہ یہ کہ ہندوستان کا نوجوان اب مذہبی یا سیاسی شناخت سے پہلے اپنے مستقبل کے بارے میں فکرمند ہے۔ اسے اپنی محنت کی قدر چاہیے۔ اسے اپنے خوابوں کی حفاظت چاہیے۔ اسے یقین چاہیے کہ اس کی برسوں کی محنت کسی بدعنوانی یا بے ضابطگی کی نذر نہیں ہوگی۔ یہ احساس کسی ایک طبقے کا نہیں، پورے ملک کے نوجوانوں کا ہے۔ اسی لیے اس احتجاج میں مختلف مذاہب اور مختلف علاقوں کے نوجوان ایک ساتھ کھڑے دکھائی دیے۔ یہ منظر اس بات کی علامت ہے کہ جب مسئلہ تعلیم اور مستقبل کا ہو تو ہندوستان کی وحدت اپنی پوری طاقت کے ساتھ سامنے آتی ہے۔

آج ضرورت اس بات کی نہیں کہ صرف یہ پوچھا جائے کہ نوجوان میڈیا سے ناراض کیوں ہیں۔ ضرورت اس بات کی بھی ہے کہ میڈیا خود سے یہ سوال کرے کہ عوام اس سے دور کیوں ہو رہے ہیں۔ کیا کہیں ترجیحات بدل گئی ہیں؟ کیا کہیں سوالوں کا رخ بدل گیا ہے؟ کیا کہیں شور نے خبر کو اور بحث نے تحقیق کو پیچھے چھوڑ دیا ہے؟ اگر ان سوالوں کا جواب دیانت داری سے تلاش کیا جائے تو شاید اصلاح کا راستہ بھی نکل آئے۔ اسی طرح نوجوانوں پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنی آواز کو دلیل، وقار اور آئینی حدود کے ساتھ بلند کریں، کیونکہ مضبوط دلیل ہمیشہ بلند نعرے سے زیادہ دیر تک زندہ رہتی ہے۔

آج جنتر منتر پر جاری یہ احتجاج صرف حکومت، عدالت یا تعلیمی اداروں کے لیے امتحان نہیں، بلکہ میڈیا کے لیے بھی ایک خاموش امتحان ہے۔ یہ احتجاج ہمیں یہ یاد دلا رہا ہے کہ جمہوریت صرف ووٹ سے نہیں چلتی، بلکہ اعتماد سے بھی چلتی ہے۔ اور اعتماد صرف دعووں سے نہیں، کردار سے پیدا ہوتا ہے۔ شاید وقت آ گیا ہے کہ ہر فریق — حکومت، تعلیمی ادارے، میڈیا، عدلیہ اور خود عوام — اپنا اپنا احتساب کریں۔ کیونکہ جب قوم کا نوجوان مایوس ہونے لگے تو مسئلہ صرف ایک امتحان کا نہیں رہتا، بلکہ آنے والے کل کا بن جاتا ہے۔ جنتر منتر کی سڑکوں پر بیٹھے یہ نوجوان شاید آج اپنے حق کے لیے آواز بلند کر رہے ہیں، لیکن درحقیقت وہ پورے معاشرے سے ایک سوال پوچھ رہے ہیں:

"کیا ہماری محنت محفوظ ہے؟ کیا ہمارا مستقبل محفوظ ہے؟ اور کیا ہماری آواز واقعی سنی جا رہی ہے؟"

اگر ان سوالوں کا جواب اخلاص، دیانت اور انصاف کے ساتھ تلاش کر لیا گیا تو یہ احتجاج صرف ایک واقعہ نہیں رہے گا، بلکہ اصلاح کی ابتدا بن سکتا ہے اور اگر ان سوالوں کو بھی دوسرے بہت سے سوالوں کی طرح وقت کی گرد میں دفن کر دیا گیا، تو شاید آنے والے دنوں میں صرف احتجاج ہی نہیں بڑھے گا، بلکہ اعتماد کی وہ دیوار بھی مزید کمزور ہوتی جائے گی جس پر ہر جمہوری معاشرہ کھڑا ہوتا ہے۔

آج جنتر منتر پر بیٹھا نوجوان دراصل حکومت، میڈیا، اداروں اور پورے معاشرے سے یہ نہیں کہہ رہا کہ "ہماری بات مان لو"، بلکہ وہ صرف اتنا کہہ رہا ہے:

"ہماری بات سن لو۔"

اور تاریخ گواہ ہے کہ جن معاشروں نے اپنے نوجوانوں کی آواز سن لی، وہ آگے بڑھے؛ اور جنہوں نے ان کی آواز کو شور سمجھ کر نظر انداز کیا، وہاں خاموشیاں بھی ایک دن احتجاج بن گئیں۔

○○○

غزل

ڈاکٹر محمد شفیع سیتاپوری

ضرور اک روز ہم ہی خانہ خراب لیں گے
ستم گرو سے ستم گری کا حساب لیں گے

تمہارے ہاتھوں میں خون ناحق لگا ہوا ہے
تمہارے ہاتھوں سے ہم نہ ہرگز گلاب لیں گے

تو جن سوالوں میں اج الجھا رہا ہے ہم کو
ہم ان سوالوں کا تجھ سے ہی کل جواب لیں گے

تم اپنے بچوں کے واسطے چاہے کچھ خریدو
ہم اپنی نسلوں کے واسطے انقلاب لیں گے

ہمیں نہ خاموش کر سکو گے دکھا کے جگنو
ہماری مانگ افتاب ہے آفتاب لیں گے

ہمارے حق سے تو ہم کو محروم کر چکے ہیں
بچی ہے جاں کیا اسی بھی عالی جناب لیں گے

سمندروں پہ ہے پہلا حق جن گداگروں کا
کوئی بتائے بھلا وہ کیسے سراب لیں گے

ستم تو دیکھو ہمارا سب کچھ جو لے چکے ہیں
وہ اب بضد ہیں ہماری انکھوں کے خواب لیں گے

یہ مت سمجھنا کہ بھول جائیں گے مار کھا کر
ہمارے بچے ستم کا بدلہ شتاب لیں گے

شفیع جس میں نہ تذکرے ہوں شہید حق کے
سفر میں پڑھنے کو بھی نہ ہم وہ کتاب لیں گے

پولیس مظالم کی جملہ بازی سے پردہ پوشی؟

سراج نقوی

وزیر اعظم نے دلّی میں جاری طلباء کے احتجاج کو کچلنے کی پولیس و انتظامیہ کی پالیسی پر اٹھ رہے سوالوں کا راست جواب دینے سے گریز کرتے ہوئے اس معاملے میں ایکس پر اپنی پوسٹ میں ایک بیان جاری کیا ہے۔ جمعرات کے روز جاری اس بیان میں کہا گیا ہے کہ "ملک کے نوجوانوں کا مفاد اور ان کا مستقبل ہماری اولین ترجیح ہے۔" وزیر اعظم نے اس تعلق سے فاسٹ ٹریک عدالتوں کے قیام کے حکومت کے مبینہ فیصلے کا ذکر بھی کیا۔ جس حکومت میں جملے باز وزراء کا ہی جلوہ ہو اس حکومت کے وزیر اعظم سے اس طرح کا بیان سن کر تعجب نہیں ہوتا۔ گزشتہ بارہ سال سے زیادہ عرصے سے اس طرح کے جملے سننے کی عادت ہو گئی ہے۔ لیکن مودی کے مذکورہ بیان پر حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی نے اور کاکروچ جنتا پارٹی (سی جے پی) نے جو ردعمل ظاہر کیا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اپوزیشن پارٹیاں وزیر اعظم کے بیانات کو سنجیدگی سے نہیں لیتیں۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ مودی اور ان کی حکومت پر سے اپوزیشن پارٹیوں کا بھروسہ پوری طرح اٹھ گیا ہے۔ اس کا خاص سبب یہ ہے کہ مودی حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے بعد سے آج تک بے شمار اہم اور عوامی مفادات کے سوالوں کے جواب پارلیمنٹ میں دینے سے گریز کیا ہے۔ یعنی خود مودی اور ان کے وزراء ملک کے عوام کی نمائندگی کرنے والے سب سے بڑے پلیٹ فارم یعنی لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں ملک کے اہم مسائل پر اپنی جواب دہی سے دامن بچاتے رہے۔ خود مودی جس طرح میڈیا اور پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں اہم مسائل پر لب کشائی سے گریزاں رہے ہیں اس سے اب ملک کے عوام ہی نہیں بلکہ پوری دنیا واقف ہو چکی ہے۔ جواب دہی سے اس فرار کی وجہ کوئی نفسیاتی خوف ہے یا کچھ اور یہ کہنا تو مشکل ہے، لیکن سچ بہر حال یہی ہے کہ مودی جواب دہی سے بچنے کی اپنی غیر اعلانیہ پالیسی پر اب تک اس حد تک عمل پیرا ہیں کہ غیر ممالک میں بھی اس کے سبب انھیں غیر ملکی میڈیا کی سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ لیکن کیا مجال مودی پر ان سب باتوں کا کوئی اثر آج تک ہوا ہو۔

جنتر منتر پر شروع ہوئی کاکروچ جنتا پارٹی کی تحریک، اس پر حکومت کی خاموشی، اور اس خاموشی کے دوران ہی امت شاہ کی پولیس، دیگر سلامتی دستوں اور وردی سے عاری غنڈہ عناصر کا پولیس کے ساتھ مل کر مظاہرین پر لاٹھیاں برسانے کا عمل کیا ثابت کرتا ہے؟ یہی کہ حکمراں عوامی مسائل کے تئیں لاپروائی نہیں بلکہ بے حسی کے شکار بھی ہیں اور اس تعلق سے جواب دہی سے بچنے کی بزدلانہ پالیسی پر بھی عمل پیرا ہیں۔ وزیر اعظم کا سوشل میڈیا 'ایکس' پر جاری بیان بھی اسی پالیسی یا خوف کی نفسیات کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعظم کی ذمہ داری تھی کہ ایکس پر پوسٹ کیے گئے بیان سے قبل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے معزز ممبران کے سامنے اس معاملے پر حکومت کا موقف رکھتے اور اپوزیشن پارٹیوں کو بھی مطمئن کرتے۔ اس لیے کہ یہ ممبران بھی عوام کے منتخب نمائندے ہی ہیں، اور ان کے توسط سے عوام تک اپنا موقف پہنچانا حکومت کا آئینی فریضہ ہے لیکن مودی نے پارلیمنٹ میں اس تعلق سے کوئی بیان دینے کی بجائے ایکس پر اپنا بیان دینے کو ترجیح دی۔ اس طرح انھوں نے ملک کے عوام کے سامنے کسی اہم موضوع پر جواب دینے کی آئینی ذمہ داری سے فرار کی کوشش ہی نہیں کی بلکہ ایک اہم مسئلے پر مظاہرہ کرنے والوں کو بھی مایوس کیا۔ اس مایوسی نے جب نوجوان مظاہرین میں غصہ اور اشتعال پیدا کیا تو مظاہرین نے پارلیمنٹ تک مارچ کرنے کا اعلان کر دیا، لیکن وزیر اعظم کا حوصلہ دیکھیے کہ انھوں نے اس موقع پر پارلیمنٹ ہاؤس میں ٹھہرنا بھی گوارہ نہیں کیا، اور محاورے کی زبان میں کہیں تو "تنگ گلی سے نکل گئے"۔ (جاری)

مراسلہ

آہ! عالم چچا

مکرمی! یہ میری نوجوانی (1980) کی بات ہے جب میرے والد بزرگوار پروفیسر خان محمد عاطف نے عالم بدیع اعظمی صاحب سے میری ملاقات "مسلم مجلس" کے دفتر گولہ گنج لکھنؤ میں کروائی تھی۔ اس وقت "مجلس" کے ڈاکٹر قمر کاظمی اور الیاس اعظمی صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ عالم بدیع اعظمی (عام بدیع) کے نام سے مشہور تھے لیکن میں انہیں "عالم چچا" کہتا تھا اس لئے کہ وہ میرے والد خان محمد عاطف (سابق ایم ایل اے) کے بہت ہی قریب تھے۔ مجھے آج بھی یاد ہے 1989ء سے لے کر 1995ء تک عالم چچا جب بھی اعظم گڑھ سے لکھنؤ آتے تھے تو وہ "چارباغ" بس اسٹیشن سے رکشے پر سوار ہو کر میرے غریب خانے 22/3 نمبر اسٹیشن روڈ پر تشریف لاتے اور تھوڑی دیر استراحت کرتے میرے والد صاحب سے سیاسی و سماجی گفتگو کرتے اور میرے ہاتھ کی بنی ایک پیالی چائے پیتے اس کے بعد ٹیمپو پر سوار ہو کر اپنے کام کے لئے روانہ ہو جاتے تھے۔ عالم بدیع صاحب پیشے سے انجینئر تھے ان کے پاس الیکٹریکل، میکینکل انجینئرنگ کی ڈگری تھی 2003ء میں عالم چچا "جامعہ نگر" دہلی کے "کمیونٹی سنٹر" میں میرے نکاح میں ہمارے خاص مہمانوں میں شامل تھے۔ میری آخری ملاقات ان سے 2004ء میں لکھنؤ میں ہوئی تھی جب میں دبئی آ رہا تھا تو ہم نے انہیں بتایا تھا کہ ہم وہاں کام کے سلسلے میں جا رہے ہیں تو انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ تم دبئی کیوں جا رہے ہو وہاں تو "انگوٹھا ٹیک" جاتے ہیں۔ آج 23 جولائی کو صبح جب لکھنؤ سے میرے چھوٹے بھائی واصف خاں نے ان کے انتقال کی خبر واٹس اپ کی تو میں ملول ہو گیا اور یہ چند سطور لکھنے کے لئے میں نے قلم اٹھا لیا۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ پانچ بار کے ممبر اسمبلی جناب انجینئر عالم بدیع صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے اہل خانہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ڈاکٹر خان محمد عامر (دبئی)
متحدہ عرب امارات

حکومت مزدوروں کی فلاح و بہبود کیلئے پابند عہد: وزیر اعلیٰ

وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اتراکھنڈ بلڈنگ اینڈ کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ کی کئی اسکیموں کا آغاز کیا

دہرہ دون: جمعرات کو وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے اتراکھنڈ بلڈنگ اینڈ کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ میں رجسٹرڈ تعمیراتی مزدوروں کے لیے کئی نئی فلاحی اسکیموں کا آغاز کیا۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے کارکنوں اور ان کے اہل خانہ کے لیے وزیر اعلیٰ صحت سکیم کے تحت دو میڈیکل موبائل وین کو بھی جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ وزیر اعلیٰ کے کیمپ آفس میں واقع چیف سرونٹ ہاؤس میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ حکومت کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لیے پابند عہد ہے۔ اس سلسلے میں آج شروع کی جانے والی فلاحی اسکیمیں مزدوروں اور ان کے اہل خانہ کی زندگیوں میں بہتری لانے میں بھی سنگ میل ثابت ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ جہاں "چیف منسٹر نیوٹریشن اسکیم" مزدوروں کے خاندانوں کو غذائی امداد فراہم کرے گی، وہیں "چیف منسٹر ایجوکیشن میٹریل اسکیم" مزدوروں کے بچوں کو تعلیمی مواد فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے سوچھتا ابھیان سے متاثر ہوکر "وزیر اعلیٰ صفائی کے مواد کی تقسیم پروگرام" کے ذریعے مزدور خاندانوں میں حفظان صحت کی کٹس تقسیم کی جائیں گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ یوگا اور تندرستی آروگیہ یوجنا کے تحت، جو مزدور خاندانوں کے بچوں کو ہنر سکھانے کے لیے شروع کی جا رہی ہے، اہل طلباء کو یوگا اور تندرستی کی مفت تربیت فراہم کی جائے گی۔ اسکیم کے تحت ہر سال 210 بچوں کو رہائشی تربیت فراہم کی جائے گی۔ اس سکیم کے تحت فنی تربیت حاصل کرنے والے 70 نوجوانوں کو تربیت مکمل کرنے کے بعد روزگار سے منسلک کرنے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بورڈ شفاف طریقے سے کام کر رہا ہے اور اس بات کو یقینی بنا رہا ہے کہ اس کے فوائد حقیقی مزدوروں تک پہنچیں۔ اس سلسلے میں کئی اسکیموں پر عمل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "چیف منسٹر لیبر ہیلتھ چیک اپ سکیم" کے تحت صحت کی خصوصی ٹیمیں موبائل میڈیکل وین کے ذریعے دور دراز علاقوں تک پہنچیں گی اور مزدوروں کو ان کے کام کی جگہوں اور رہائش گاہوں پر صحت کی بہتر سہولیات فراہم کریں گی۔ یہ موبائل میڈیکل وین 44 اقسام کے ٹیسٹ بشمول ایکسرے اور ای سی جی بالکل مفت فراہم کرے گی۔ ماہر ڈاکٹر ٹیلی کنسلٹیشن کے ذریعے مشورہ بھی دیں گے اور معائنے کے بعد تین ماہ تک صحت کی باقاعدہ نگرانی کی جائے گی۔ یہ پہل پوڑی گڑھوال اور چمپاوت اضلاع سے شروع ہو رہی ہے اور مرحلہ وار طریقے سے پوری ریاست میں پھیلائی جائے گی۔ اس موقع پر ایم ایل اے شری اومیش شرما کاؤ، محترمہ سویتا کپور، شری درگیشور لال، ریاستی مشاورتی کنٹریکٹ بورڈ کے چیئرمین شری کیلاش پنت، ویجیلنس کمیٹی کی چیئرپرسن شریمتی سنگھ۔ گیتا راوت، وائس چیئرپرسن محترمہ۔ موہنی پوکھریا، میڈیا ایڈوائزری کمیٹی کے چیئرمین پروفیسر گووند سنگھ، سکریٹری شرید ہر بابو آدیانکی، لیبر کمشنر شری پی سی ڈمکا موجود تھے۔

حکومت "شرمیو جیتے" کے منتر پر عمل کرتی ہے

وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے کارکنوں کے وقار کو بڑھانے کے لیے 2014 میں "شرمیو جیتے" کا منتر دیا۔ اس کے ساتھ ہی، ریاستی حکومت بھی "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس، اور سب کا پریاس" کے بنیادی منتر کو اپنا رہی ہے اور ریاست کے آخری فرد تک ترقی کی روشنی پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت کارکنوں کو صرف ورک فورس نہیں بلکہ اتراکھنڈ کی ترقی کی طاقت سمجھتی ہے۔ حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے پرعزم ہے کہ ریاست کی ترقی کی تعمیر کرنے والے ہاتھ اپنے اہل خانہ کے ساتھ محفوظ، صحت مند اور خوشحال زندگی گزاریں۔ اس وژن کے مطابق ریاستی حکومت مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لیے مالی مدد فراہم کر رہی ہے۔ یہ خواتین کارکنوں اور ان کے خاندانوں کو زچگی کے دوران بہتر دیکھ بھال اور غذائیت کے لیے مالی امداد بھی فراہم کر رہا ہے۔ مزدوروں کے خاندانوں کی بیٹیوں کی شادی کے لیے بھی مالی امداد فراہم کی جا رہی ہے۔

ورکرز بورڈ کے ساتھ اپنی رجسٹریشن کی تجدید کرتے رہیں

وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے کہا کہ ریاستی حکومت مزدوروں کو ان کے کام کے لیے ضروری اوزار، سائیکلیں اور سلائی مشینیں فراہم کر کے روزی روٹی کے معاملے میں بااختیار بنانے کی کوشش کر رہی ہے۔ مزید برآں، رجسٹرڈ تعمیراتی کارکنوں کو اپنے گھر بنانے یا خریدنے کے لیے مالی مدد فراہم کی جا رہی ہے۔ مزید برآں، ہماری حکومت معمر تعمیراتی مزدوروں کو ماہانہ پنشن دے کر انہیں مالی تحفظ اور عزت بھی فراہم کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے زور دیا کہ تمام اہل مزدوروں کو چاہیے کہ وہ وقتاً فوقتاً اتراکھنڈ بلڈنگ اینڈ کنسٹرکشن ورکرز ویلفیئر بورڈ کے ساتھ اپنے رجسٹریشن کی تجدید کرائیں، تاکہ وہ حکومت کی طرف سے چلائی جانے والی تمام فلاحی اسکیموں کا فائدہ اٹھا سکیں۔

دیہات میں سائنسی کچرا انتظامی نظام نافذ کیا جائیگا

پوری، (یو این آئی): اتراکھنڈ میں یکم اپریل 2026 سے نافذ ہونے والے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ رولز 2026- پر مؤثر عمل درآمد کے لیے کل وکاس بھون آڈیٹوریم میں گرام پنچایت ترقیاتی افسران کے لیے ایک روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا گیا۔ تربیت کے دوران گرام پنچایتوں کے کردار، کچرے کی علیحدگی، جمع آوری، نقل و حمل، سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگانے اور نئے قواعد کے عملی نفاذ سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس موقع پر چیف ڈیولپمنٹ آفیسر (سی ڈی او) اشوک جوشی نے کہا کہ صاف ستھرے اور صحت مند دیہات کی تعمیر کے لیے گاؤں کی سطح پر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ نظام کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے تمام گرام پنچایت ترقیاتی افسران کو ہدایت دی کہ ہر گرام پنچایت میں وسیع پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائی جائے تاکہ دیہی عوام کو گھروں سے ہی کچرے کی علیحدگی کے لیے ترغیب دی جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی شمولیت کے بغیر صفائی مہم کو پائیدار کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ سی ڈی او نے بتایا کہ ہر گاؤں کے قریب چار مختلف رنگوں کے ڈسٹ بن نصب کیے جائیں گے، جن میں الگ الگ اقسام کا کچرا جمع کیا جائے گا۔ اس کے بعد گاڑیوں کے ذریعے کچرے کو جمع آوری اور پروسیسنگ مراکز تک پہنچا کر سائنسی طریقے سے ٹھکانے لگایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ دیہات کے چھوٹے بازاروں میں بھی سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کا نظام قائم کیا جائے گا اور دکانداروں و تجارتی اداروں کو قواعد پر عمل درآمد کے لیے بیدار کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ہی گرام پنچایتوں کو مقامی سطح پر کمپوسٹنگ، ری سائیکلنگ اور صفائی کے نظام کو مضبوط بنانے کی ہدایات بھی دی گئی ہیں۔

تربیت کے دوران ایڈیشنل ڈسٹرکٹ پنچایتی راج آفیسر (اے ڈی پی آر او) پردیپ سندریال نے بتایا کہ ماحولیاتی تحفظ ایکٹ کے تحت نافذ کیے گئے سالڈ ویسٹ مینجمنٹ رولز 2026- کا مقصد سائنسی، منظم اور ٹیکنالوجی پر مبنی کچرا انتظامی نظام قائم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئے قواعد کے تحت گھروں، دکانوں، اداروں اور تجارتی مراکز میں کچرے کو چار زمروں میں الگ کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کے تحت سبز ڈبے میں گیلا اور نامیاتی کچرا، نیلے ڈبے میں خشک اور قابل ری سائیکل کچرا، سرخ ڈبے میں سینیٹری اور گھریلو مضر صحت کچرا، جبکہ کالے ڈبے میں خصوصی نوعیت کا فضلہ جمع کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قواعد پر مؤثر عمل درآمد اور نگرانی کے لیے محکمہ ایک موبائل ایپ بھی تیار کر رہا ہے۔ تربیت کے دوران گرام پنچایت ترقیاتی افسران کو گھر گھر سے کچرا جمع کرنے کے نظام، عوامی مقامات کی صفائی، فضلے کو سائنسی انداز میں ٹھکانے لگانے، بڑی مقدار میں کچرا پیدا کرنے والے اداروں (بلک ویسٹ جنریٹرز) کی ذمہ داریوں اور گرام پنچایتوں کے کردار سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔

عدالت کی ہدایت پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی اہمیت پر چیف سکریٹری کا زور

دہرہ دون: سڑک حادثے کے متاثرین کو فوری اور مؤثر صدمے کی دیکھ بھال فراہم کرنے کے لیے چیف سکریٹری آنند بردھن نے تمام ریاستوں کو سپریم کورٹ کے احکامات کی تعمیل کرتے ہوئے، ایک مربوط، موثر، اور بروقت ہنگامی ردعمل کا نظام قائم کرنے کے لیے متعلقہ محکموں کے ساتھ کوآرڈینیشن میٹنگ کی۔ میٹنگ کے دوران چیف سکریٹری نے عدالت کی ہدایات پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ چیف سکریٹری آنند بردھن نے ہدایت کی کہ تمام ایمرجنسی ہیلپ لائن خدمات کو تکنیکی اور آپریشنل طور پر متحد ایمرجنسی ہیلپ لائن 112 کے ساتھ مربوط کیا جائے۔ انہوں نے سپریم کورٹ کی طرف سے مقرر کردہ ٹائم فریم کے اندر تمام ضروری کارروائیوں کو یقینی بنانے اور سروس کو عام کرنے پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ تمام ایمرجنسی ہیلپ لائنز کے مربوط ہونے کے بعد، ہنگامی خدمات جیسے کہ پولیس، فائر، اور طبی خدمات فوری طور پر 112 پر دستیاب ہوں گی۔ انہوں نے بغیر کسی انسانی مداخلت کے ایک خودکار میکانزم کی ضرورت پر بھی زور دیا، تاکہ جو بھی 112 پر طبی، فائر، یا پولیس مدد کے لیے کال کرے اسے فوری طور پر مطلوبہ امداد فراہم کی جا سکے۔

چیف سکریٹری نے کہا کہ گڈ سمیریٹن شکایات کے ازالے کے طریقہ کار کے لیے ماہانہ میٹنگیں کی جانی چاہئیں، جس میں صحت کے ڈائریکٹر جنرل کو ریاستی سطح پر نوڈل افسر اور ضلعی سطح پر سی ایم او کو نامزد کیا جانا چاہیے، اور میٹنگوں کے منٹس پورٹل پر اپ لوڈ کیے جائیں۔ انہوں نے ہدایت کی کہ تمام سرکاری اور نجی ایمبولینسز AIS-125 معیارات کی تعمیل کریں اور VLTD/GPS آلات سے لیس ہوں۔ انہوں نے کہا کہ موثر نگرانی کے لیے 112 ہیلپ لائن کے ساتھ ریئل ٹائم انضمام کو لاگو کیا جانا چاہیے۔ چیف سکریٹری نے بتایا کہ ٹراما رجسٹری کا نوڈل محکمہ ٹرانسپورٹ محکمہ ہوگا۔ انہوں نے محکمہ ٹرانسپورٹ کو ریاستی سطح پر ٹراما رجسٹری قائم کرنے اور تمام طبی اداروں کو اس کے ساتھ مربوط کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے اسے نیشنل ٹراما رجسٹری سے منسلک کرنے کی بھی ہدایت کی۔ انہوں نے RAHAT-PM اسکیم کے 100% نفاذ کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر سکریٹری ڈاکٹر پنکج کمار پانڈے، ایڈیشنل سکریٹری مسٹر ونیت کمار، مسٹر روہت مینا، مسز ترپتی بھٹ اور جوائنٹ ٹرانسپورٹ کمشنر مسٹر سنت کمار سنگھ کے ساتھ دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

روسا فارم میں غیر قانونی کچی شراب پر ایکسائز ڈیپارٹمنٹ کا چھاپہ، ایک خاتون گرفتار

رشی کیش، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے رشی کیش میں غیر قانونی کچی شراب کی تیاری اور فروخت پر مؤثر روک تھام کے لیے محکمہ ایکسائز نے بدھ کے روز روسا فارم کے علاقے میں تلاشی لی۔ اس مہم کے دوران ایک خاتون کو غیر قانونی کچی شراب فروخت کرتے ہوئے گرفتار کیا گیا۔ اس کے قبضے سے تقریباً 25 لیٹر غیر قانونی کچی شراب برآمد ہوئی ہے۔ ایکسائز انسپکٹر پریرنا بشت کی قیادت میں چلائی گئی اس مہم کے دوران ٹیم نے روسا فارم کی رہائشی مہیندر کور زوجہ گورکھ سنگھ کو غیر قانونی کچی شراب فروخت کرتے ہوئے پکڑ لیا۔ تلاشی کے دوران اس کے قبضے سے کچی شراب کے 17 پاؤچ برآمد ہوئے۔ ہر پاؤچ میں تقریباً 1.5 لیٹر شراب تھی۔ مجموعی طور پر تقریباً 25 لیٹر غیر قانونی کچی شراب ضبط کی گئی۔ محکمہ ایکسائز نے برآمد شدہ شراب کو قبضے میں لے کر کے ملزم خاتون کے خلاف اتراکھنڈ ایکسائز ایکٹ کی دفعہ 60 کے تحت مقدمہ درج کرلیا ہے۔ محکمہ کے حکام نے بتایا کہ ضلع میں غیر قانونی شراب کی تیاری، اسمگلنگ اور فروخت کے خلاف مہم مسلسل جاری رہے گی اور ایسے کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

کیدارناتھ پیدل راستے پر ملبہ آنے سے راستہ عارضی طور پر بند، بحالی کا کام جنگی بنیادوں پر جاری

رودرپریاگ، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے ضلع رودرپریاگ میں شری کیدارناتھ دھام جانے والا پیدل یاترا راستہ بدھ کی صبح پہاڑوں سے پتھر اور ملبہ گرنے کے باعث ایک بار پھر عارضی طور پر بند ہو گیا۔ ضلع ڈیزاسٹر آپریشن سینٹر کے انچارج نندن سنگھ رجوار نے بتایا کہ صبح 6 بج کر ایک منٹ پر اطلاع موصول ہوئی کہ گوری کنڈ سے تقریباً ایک کلومیٹر آگے چھوڑی کے قریب کیدارناتھ پیدل راستے پر پتھر اور ملبہ آنے کی وجہ سے راستہ عارضی طور پر بند ہو گیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اطلاع ملتے ہی ضلع ڈیزاسٹر آپریشن سینٹر نے فوری طور پر گوری کنڈ کے سیکٹر افسر کو ضروری کارروائی کی ہدایت دی۔ یاتریوں کی حفاظت کو اولین ترجیح دیتے ہوئے انہیں محفوظ مقامات پر روک دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ متعلقہ محکموں کی ٹیمیں موقع پر پہنچ چکی ہیں اور حفاظتی اقدامات کے ساتھ ساتھ راستے سے ملبہ ہٹانے اور آمد و رفت کو جلد از جلد بحال کرنے کے لیے جنگی بنیادوں پر کام کر رہی ہیں۔

کمشنر گڑھوال آنند سوروپ نے ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لیا، بروقت عمل درآمد کی ہدایت

پوری، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے گڑھوال ڈویژن کے کمشنر آنند سوروپ نے جمعرات کو منعقدہ ڈویژنل جائزہ اجلاس میں مختلف محکموں کی اسکیموں اور ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت کا جائزہ لیتے ہوئے متعلقہ افسران کو تمام منصوبوں کے مؤثر اور بروقت نفاذ کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ زیر التوا معاملات کو مقررہ مدت میں نمٹایا جائے اور ہر محکمہ اپنے طے شدہ اہداف کو سو فیصد مکمل کرنے کو یقینی بنائے۔ سماجی بہبود محکمہ کے جائزے کے دوران کمشنر نے ضعیف العمری، معذوری، بیوہ، مطلقہ اور کسان پنشن اسکیموں کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ کسان پنشن کے مستحقین کا دیگر پنشن اسکیموں سے تقابل کر کے دہری اندراجات ختم کرنے کے لیے خصوصی تصدیقی مہم چلائی جائے۔ ساتھ ہی آدھار سیڈنگ کے عمل میں تیزی لانے اور اس بات کو یقینی بنانے کی ہدایت دی کہ کوئی بھی مستحق شخص پنشن اسکیم کے فوائد سے محروم نہ رہے۔ مستحقین کی شناخت کے لیے آنگن واڑی کارکنوں اور خود امدادی گروپوں (سیلف ہیلپ گروپس) سے وابستہ خواتین کا تعاون لینے کی بھی ہدایت دی گئی۔ محکمہ صحت کے جائزے کے دوران کمشنر نے قومی پروگرام برائے صحت اطفال (آر بی ایس کے) کے

سالانہ ہدف کے مطابق ماہانہ اہداف مقرر کر کے ان کی باقاعدہ نگرانی کرنے اور تپ دق (ٹی بی) سے متاثرہ زیادہ خطرے والے دیہات میں سو فیصد ایکسرے جانچ کو یقینی بنانے کی ہدایت دی۔ اس مقصد کے لیے درکار وسائل کی فہرست فوری طور پر فراہم کرنے کو بھی کہا۔

محکمہ تعلیم کے جائزے کے دوران انہوں نے تمام اسکولوں کی عمارتوں اور بیت الخلاؤں کو صاف، محفوظ اور قابلِ استعمال رکھنے پر زور دیا۔ انہوں نے ہدایت دی کہ اگر مرمت یا دیگر بنیادی سہولیات کے لیے اضافی فنڈز درکار ہوں تو فوری طور پر تجاویز تیار کر کے بھیجی جائیں۔ چمولی، رودرپریاگ اور اترکاشی اضلاع میں زیر تعمیر راجیو گاندھی نوودیہ ودیالیہ کی سست رفتار تعمیر پر کمشنر نے ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے تعمیراتی اداروں بریڈکول اور اواستھاپنا سنچائی کھنڈ، اترکاشی کے افسران کو آئندہ جائزہ اجلاس میں لازمی طور پر حاضر ہونے کی ہدایت دی۔ اس کے علاوہ رودرپریاگ ضلع کے سُماری-بھردار میں زیر تعمیر اسکول کا تیسرے فریق (تھرڈ پارٹی) سے معائنہ کرا کر تعمیراتی معیار اور پیش رفت کا آزادانہ جائزہ لینے کی بھی ہدایت دی۔

دو سے زیادہ بچوں والے امیدواروں کے بلدیاتی انتخابات لڑنے پر پابندی کی شق کو ہائی کورٹ میں چیلنج

نینی تال، (یو این آئی): اتراکھنڈ میں بلدیاتی انتخابات کے لیے دو سے زیادہ بچوں والے امیدواروں پر انتخاب لڑنے کی پابندی سے متعلق قانونی شق کو ہائی کورٹ میں چیلنج کیا گیا ہے۔ یہ درخواست ضلع اُدھم سنگھ نگر کے کچھا کے رہائشی نعیم الحسن خان اور دیگر کی جانب سے دائر کی گئی ہے۔ چیف جسٹس منوج کمار گپتا اور جسٹس سبھاش اُپادھیائے پر مشتمل ڈویژن بنچ نے جمعرات کو سماعت کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو چار ہفتوں کے اندر جواب داخل کرنے کی ہدایت دی۔ بنچ نے ریاست کے ایڈووکیٹ جنرل کو بھی نوٹس جاری کیا ہے، جبکہ آئندہ سماعت چار ہفتے بعد مقرر کی گئی ہے۔ درخواست گزاروں نے اتراکھنڈ میونسپلٹی اور میونسپل کارپوریشن (ترمیمی) ایکٹ 2002 کی اس شق کو چیلنج کیا ہے، جس کے تحت مقررہ کٹ آف تاریخ کے بعد دو سے زیادہ بچوں والے افراد بلدیاتی انتخابات لڑنے کے لیے نااہل قرار دیے جاتے ہیں۔

درخواست میں کہا گیا ہے کہ پنچایت انتخابات میں دو سے زیادہ بچوں والے امیدواروں کی نااہلی سے متعلق قانون 27 ستمبر 2009 سے نافذ کیا گیا، جبکہ میونسپلٹیوں اور میونسپل کارپوریشنوں کے لیے یہی شرط 2002 سے نافذ ہے۔ درخواست گزاروں کے مطابق کئی ایسے دیہات، جو پہلے دیہی علاقوں میں شامل تھے، بعد میں حلقہ بندی کے دوران بلدیاتی حدود میں شامل کر دیے گئے۔ دیہی علاقوں میں رہتے ہوئے یہ افراد انتخابات لڑنے کے اہل تھے، لیکن شہری حدود میں شامل ہونے کے بعد دو سے زیادہ بچوں کی بنیاد پر انتخابات لڑنے کے لیے نااہل قرار دے دیے گئے۔ درخواست میں یہ بھی مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ بلدیاتی اداروں کی توسیع بھی گرام پنچایت علاقوں کے انضمام سے ہوتی ہے، اس لیے پنچایتوں اور بلدیاتی اداروں کے لیے الگ الگ کٹ آف تاریخیں مقرر کرنا یکساں حالات میں رہنے والے شہریوں کے ساتھ امتیازی سلوک ہے، جو آئین میں دیے گئے مساوی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ درخواست گزاروں نے ہائی کورٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ بلدیاتی اداروں میں دو سے زیادہ بچوں والے امیدواروں کی نااہلی کے لیے مقرر 2002 کی کٹ آف تاریخ کو تبدیل کر کے 27 ستمبر 2009 کیا جائے، تاکہ حد بندی کے بعد شہری علاقوں میں شامل ہونے والے ایسے افراد بھی بلدیاتی انتخابات لڑنے کے اہل ہو سکیں۔

وزیر اعظم کے فیصلے کا وزیر اعلیٰ نے کیا خیر مقدم

دہرہ دون: وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے وزیر اعظم نریندر مودی کے پیپر لیک کیس کے ذمہ داروں کے خلاف تیز اور سخت کارروائی کو یقینی بنانے کے لیے فاسٹ ٹریک کورٹ کے قیام کے فیصلے کا خیر مقدم کیا اور اسے ملک کے نوجوانوں کے مفادات کے تحفظ کی جانب ایک اہم قدم قرار دیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ یہ فیصلہ لاکھوں طلبہ کے محنت، ہنر اور مستقبل کے تحفظ کے لیے وزیر اعظم اور مرکزی حکومت کے پختہ عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ فاسٹ ٹریک عدالت کے قیام سے پیپر لیک کے مقدمات کے جلد حل، قصورواروں کو بروقت اور سخت سزائیں اور مستقبل میں ایسے جرائم کی موثر روک تھام کو یقینی بنایا جا سکے گا۔

چانکسیل بگیال میں آسمانی بجلی گرنے سے 150 سے زائد بھیڑ بکریاں ہلاک

اترکاشی، (یو این آئی): اتراکھنڈ میں اترکاشی ضلع کے موری وکاس کھنڈ کے تحت فتح پروت علاقے میں واقع چانکسیل بگیال میں منگل کی دیر رات آسمانی بجلی گرنے سے 150 سے زائد بھیڑ بکریوں کی موت ہو گئی۔ اس حادثے سے علاقے کے آٹھ سے دس خاندانوں کی روزی روٹی پر سنگین بحران پیدا ہو گیا ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی بدھ کی صبح محکمہ مال (ریونیو ڈیپارٹمنٹ) کی ٹیم نقصان کا اندازہ لگانے کے لیے جائے وقوعہ کی طرف روانہ کر دی گئی ہے۔ معلومات کے مطابق، کل دیر رات تقریباً 12 سے 1 بجے کے درمیان علاقے میں تیز بارش کے ساتھ گرج چمک ہوئی۔ اسی دوران چانکسیل بگیال میں آسمانی بجلی گرنے سے وہاں چرنے کے لیے رکھی گئی بڑی تعداد میں بھیڑ بکریاں اس کی زد میں آ گئیں۔ بدھ کی صبح جب چرواہے اپنے باڑوں تک پہنچے تو بڑی تعداد میں مویشی مردہ پائے گئے، جس سے پورے علاقے میں سوگ کا ماحول پیدا ہو گیا۔

مقامی رہائشی جگدیش سنگھ کنور نے بتایا کہ اس حادثے میں گرو دیو ولد میر سنگھ، گڈو سنگھ ولد ماتور سنگھ، تالی رام ولد فتح سنگھ، ویر بھدر ولد کشن سنگھ اور دیگر چرواہوں کی 150 سے زائد بھیڑ بکریوں کی موت ہوئی ہے۔ ابتدائی اندازے کے مطابق مردہ مویشیوں کی تعداد میں مزید اضافے کا خدشہ ہے۔ دیہاتیوں نے بتایا کہ ان دنوں فتح پروت علاقے کے چرواہے گرمیوں کے دوران اپنی بھیڑ بکریوں کو چرانے کے لیے چانکسیل بگیال لے جاتے ہیں۔ مویشی پالنا ہی ان خاندانوں کی آمدنی کا اہم ذریعہ ہے۔ ایسے میں ایک ہی واقعے میں اتنی بڑی تعداد میں مویشیوں کی موت سے متاثرہ خاندانوں کو بھاری مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ واقعے کے بعد متاثرہ چرواہوں نے حکومت اور انتظامیہ سے جلد از جلد نقصان کا جائزہ لے کر مناسب معاوضہ دیے جانے کا مطالبہ کیا ہے، تاکہ وہ اس قدرتی آفت سے ہونے والے نقصان کی تلافی کر کے اپنی زندگی کو دوبارہ پٹری پر لا سکیں۔ موری کے نائب تحصیلدار سردار سنگھ چوہان نے بتایا کہ چانکسیل علاقے میں آسمانی بجلی گرنے سے بڑی تعداد میں بھیڑ بکریوں کی موت کی اطلاع ملی ہے۔ محکمہ مال کی ٹیم کو موقع پر بھیج دیا گیا ہے۔ ٹیم نقصان کا تفصیلی سروے کر کے رپورٹ تیار کرے گی، جس کی بنیاد پر ضابطے کے مطابق اگلی کارروائی کی جائے گی۔

ریاست کے دو پہاڑی اضلاع میں آیورویدک میڈیکل کالج قائم کرنے کیلئے مزید کارروائی کی جائے

دہرہ دون: ریاست کے آیوش اور آیوش کے وزیر تعلیم مدن کوشک نے قانون ساز اسمبلی میں اپنے دفتر کے کمرے میں محکمہ کے افسران کے ساتھ ایک میٹنگ کی تاکہ مرکزی طور پر اسپانسر شدہ قومی آیوش مشن کا جائزہ لیا جا سکے اور متعلقہ عہدیداروں کو ضروری رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ وزیر نے کہا کہ قومی آیوش مشن کے تحت آیوشمان آروگیہ مندروں میں تعینات یوگا انسٹرکٹرز کو 250 روپے (دو سو پچاس) فی گھنٹہ کے حساب سے اعزازیہ دیا جا رہا ہے۔ اسے 500 فی گھنٹہ تک بڑھانے کے لیے جلد از جلد ایک تجویز تیار کی جانی چاہیے تاکہ اس تجویز کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کیا جا سکے۔ وزیر نے بتایا کہ ریاست کے ہریدوار کے ضلع روڑکی میں محکمہ ایلوپیتھک کے لیے ایک نئی عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ انہوں نے محکمہ آیوش کے افسران کو ہدایت دی کہ وہ روڑکی میں ایلوپیتھک ڈپارٹمنٹ کی پرانی عمارت کو محکمہ آیوش کے حوالے کرنے کے سلسلے میں خط و کتابت شروع کریں اور ضروری کارروائی کو یقینی بنائیں۔

وزیر نے کہا کہ ریاست کے ہریدوار شہر میں واقع رشی کل اور گروکل آیورویدک میڈیکل کالجوں کی اپ گریڈیشن کے لیے قومی آیوش مشن کے تحت فنڈز کی درخواست کرنے کے لیے ایک تجویز تیار کی جانی چاہیے۔ وزیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ ریاست کے دو پہاڑی اضلاع میں آیورویدک میڈیکل کالج قائم کرنے کے لیے مزید کارروائی کی جانی چاہیے۔ وزیر نے کہا کہ ہریدوار ضلع کے پیران کلیئر علاقے میں اسپتال کی عمارت کی تعمیر قومی شاہراہ کے اندر آنے والے یونی اسپتال کے لیے مختص زمین کی وجہ سے رکاوٹ بن رہی ہے۔ تاہم، علاقے کا ایک رہائشی مبینہ طور پر یونانی اسپتال کے لیے زمین عطیہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے محکمہ آیوش کے افسران پر زور دیا کہ وہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ یونانی اسپتال کے لیے زمین حاصل کی جائے اور اسپتال کی عمارت کی تعمیر کے لیے بجٹ تجویز بھی تیار کی جائے۔ قومی آیوش مشن کے تحت تعمیراتی کاموں کا جائزہ لینے کے دوران، وزیر نے حکام کو بتایا کہ مقامی باشندے جکھنیدھر میں 50 بستروں کے منہدم ہونے والے اسپتال کی تعمیر نو کے لیے نامکمل فنڈنگ کی شکایت کر رہے ہیں، اور محکمہ کے افسران کو ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دینی چاہیے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ برآمد شدہ فنڈز کو ایگزیکیوٹنگ ایجنسی سے وصول کیا جائے۔ وزیر نے بتایا کہ چپل کوٹی میں آیوشمان آروگیہ مندر کی عمارت خستہ حالت میں ہے۔ اس لیے محکمہ کے افسران کو چاہیے کہ وہ متعلقہ ضلع کے ضلع مجسٹریٹ سے مشورہ کریں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ چپل کوٹی میں آیوشمان آروگیہ مندر کے عملے کو دوسری عمارت میں منتقل کیا جائے۔

وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ ریاست میں آیوروید ایکسی لینس مراکز کی فہرست فراہم کریں تاکہ وقتاً فوقتاً ان کا معائنہ کیا جا سکے۔ آیوش وزیر نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ آئندہ ہفتہ کے اندر محکمہ آیوش میں پنچکرما اسسٹنٹ، فارمیسی آفیسر اور یوگا نیچروپیتھی اسسٹنٹ کے عہدوں پر تعینات اہلکاروں کو سرٹیفکیٹ تقسیم کریں۔ ہڑتالی یونین کے ارکان کے مطالبات پر عہدیداروں کو ہدایت دیتے ہوئے وزیر موصوف نے کہا کہ مثبت انداز اپناتے ہوئے یونین کے تقریباً تمام مطالبات پر مناسب کارروائی کی جانی چاہیے۔ اس موقع پر سکریٹری راجنا راج گرو، جوائنٹ سکریٹری مہاویر سنگھ، ڈائرکٹر آر کے سنگھ اور آیوش اور آیوش ایجوکیشن ڈپارٹمنٹ کے دیگر افسران موجود تھے۔

مہاراشٹر کے سابق گورنر اور اتراکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ پدم بھوشن شری بھگت سنگھ کوشیاری نے جمعرات کو لوک بھون میں گورنر لیفٹیننٹ جنرل گرومیت سنگھ (ریٹائرڈ) سے بشکریہ ملاقات کی۔

بارامتی میں ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ، صفائی مہم، جدید شہری سہولیات اور عوامی خدمت کے متعدد اقدامات

نائب وزیراعلیٰ سُنیترہ اجیت پوار کا عوامی مفاد اور معیاری ترقی پر زور

بارامتی: مہاراشٹر کی نائب وزیراعلیٰ اور ضلع پونے کی نگراں وزیر سُنیترہ اجیت پوار نے آج بارامتی میں مختلف ترقیاتی منصوبوں، عوامی سہولیات اور شہری خدمات سے متعلق متعدد پروگراموں میں شرکت کرتے ہوئے ترقیاتی کاموں کا تفصیلی جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ تمام عوامی ترقیاتی منصوبے اعلیٰ معیار، پائیداری اور مقررہ مدت کے اندر مکمل کیے جائیں تاکہ شہریوں کو بہتر بنیادی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ ترقیاتی منصوبوں کے معائنے کے دوران سُنیترہ پوار نے بابوجی نائک واڑا میں جاری کاموں پر اطمینان کا اظہار کیا اور متعلقہ افسران کو ہدایت دی کہ علاقے میں موجود کنوؤں کی حفاظت کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں، دریا کے کنارے جمع آبی پودوں کی صفائی کو یقینی بنایا جائے اور رُئی۔ جلوچی نالے کے حفاظتی منصوبے کو جلد مکمل کیا جائے۔ انہوں نے سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لیے چار نئے پلوں کی تعمیر شروع کرنے اور حفاظتی دیوار کے باقی ماندہ حصے کی تعمیر کے لیے فوری تجویز پیش کرنے کی بھی ہدایت دی۔ آنجہانی اجیت دادا پوار کی جینتی کے موقع پر سُنیترہ اجیت پوار نے بارامتی ایم آئی ڈی سی میں خصوصی صفائی مہم کا افتتاح بھی کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ آنجہانی اجیت دادا پوار کی عوامی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کرنے کا بہترین طریقہ یہی ہے کہ معاشرے کی بھلائی سے جڑے اقدامات کو فروغ دیا جائے۔ انہوں نے شہریوں، صنعتوں اور ملازمین سے اپیل کی کہ وہ صاف اور خوبصورت بارامتی کی تعمیر میں فعال کردار ادا کریں اور صفائی کو اپنی روزمرہ زندگی کا حصہ بنائیں۔ اس مہم کے تحت صنعتی علاقوں میں باقاعدہ صفائی، ماحولیاتی تحفظ اور عوامی بیداری کے پروگرام مسلسل چلائے جائیں گے۔

اسی موقع پر نائب وزیراعلیٰ نے سڑکوں کی حفاظت سے متعلق 'ورچوئل ریئلٹی روڈ سیفٹی ٹیب لیب' کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے اس جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے ٹریفک قوانین، محفوظ ڈرائیونگ اور حادثات سے بچاؤ کے حوالے سے فراہم کی جانے والی تربیت کا عملی مشاہدہ کیا اور کہا کہ اس طرح کے جدید اقدامات سڑک حادثات میں نمایاں کمی لانے اور شہریوں، خصوصاً نوجوانوں اور طلبہ میں ٹریفک قوانین کے بارے میں شعور پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے شہریوں سے ہیلمٹ اور سیٹ بیلٹ کے استعمال، رفتار کی پابندی اور ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون سے گریز کرنے کی بھی اپیل کی۔ بارامتی کی شہری صفائی کے نظام کو مزید مؤثر اور محفوظ بنانے کی سمت ایک اہم قدم اٹھاتے ہوئے سُنیترہ اجیت پوار نے بارامتی میونسپل کونسل کو فراہم کی گئی تقریباً ایک کروڑ روپے مالیت کی جدید 'کمبائنڈ سیور سکشن، جیٹنگ اور ڈی واٹرنگ مشین' کا افتتاح بھی کیا۔ انہوں نے کہا کہ صفائی کارکنوں کی حفاظت حکومت کی اولین ترجیح ہے اور جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے انہیں خطرات سے محفوظ کام کا ماحول فراہم کیا جارہا ہے۔ اس مشین کی مدد سے اب گہرے مین ہول، زیرزمین سیوریج لائنوں، سیپٹک ٹینکوں اور ہنگامی پانی نکاسی کا کام بغیر کسی انسانی جان کو خطرے میں ڈالے تیزی اور مؤثر انداز میں انجام دیا جاسکے گا۔ انہوں نے یقین دلایا کہ بارامتی کی ترقی اور شہری سہولیات کی فراہمی کے لیے حکومت ہر ممکن تعاون جاری رکھے گی۔ آنجہانی اجیت دادا پوار کی جینتی کے موقع پر بارامتی میں ان کے قدآور مجسمے کی نقاب کشائی بھی سُنیترہ اجیت پوار اور جے اجیت دادا پوار کی موجودگی میں کی گئی۔ اس موقع پر موجود معززین نے آنجہانی اجیت دادا پوار کی عوامی خدمات، ترقیاتی وژن اور سماجی کردار کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ یہ مجسمہ آنے والی نسلوں کے لیے ان کی خدمات اور عوامی زندگی سے وابستگی کی علامت ثابت ہوگا۔ دورے کے دوران انسان دوستی کی ایک مثال بھی سامنے آئی، جب ترقیاتی کاموں کے معائنے کے لیے جاتے ہوئے سُنیترہ اجیت پوار کی نظر ایک زخمی نوجوان خاتون پر پڑی، جو سڑک حادثے کا شکار ہوئی تھی۔ انہوں نے فوراً اپنا قافلہ رکوایا، زخمی خاتون کی خیریت دریافت کی اور متعلقہ افسران کو فوری طور پر اسے اسپتال منتقل کرنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے اپنے ذاتی عملے کو بھی اسپتال بھیج کر علاج کی مسلسل نگرانی کرنے کا حکم دیا۔ ان کے اس انسانی جذبے کو دیکھ کر شہریوں نے کہا کہ سُنیترہ اجیت پوار آنجہانی اجیت دادا پوار کی عوام دوست اور خدمت گزار طرزِ عمل کو پوری ذمہ داری کے ساتھ آگے بڑھا رہی ہیں۔

ریاض میں 5 اگست سے بین الاقوامی باز پرورش کنندگان کی نیلامی

سعودی عرب فالکنری کے عالمی مرکز کے طور پر اپنی حیثیت مزید مستحکم کرے گا

IFBA
المزاد الدولي لمزارع إنتاج الصقور
International Falcon Breeders Auction
المركز الوطني للصقور
NATIONAL CENTER FOR FALCONS

ریاض: سعودی عرب کے نیشنل سینٹر فار فالکنز نے اعلان کیا ہے کہ اس کے نئے ضوابط کے تحت پہلا بڑا پروگرام بین الاقوامی باز پرورش کنندگان کی نیلامی 5 سے 25 اگست تک ریاض کے شمال میں واقع ملہم میں مرکز کے ہیڈکوارٹر میں منعقد ہوگا۔ یہ نیلامی سعودی کابینہ کی جانب سے مرکز کے نئے ضوابط کی منظوری کے بعد منعقد ہونے والا پہلا پروگرام ہے، جس کا مقصد باز پروری (فالکنری) کے شعبے کو منظم اور فروغ دینا اور سعودی عرب کو اس فن کا عالمی مرکز بنانا ہے۔ منتظمین کے مطابق اس سال نیلامی میں سعودی عرب اور مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے باز فارموں کے اسٹالز، باز پروری سے متعلق آلات و سامان کی نمائش، ''فیوچر فالکنز'' کے نام سے خصوصی گوشہ، انٹرایکٹو پروگرام اور اعلیٰ نسل کے قید میں پرورش پانے والے بازوں کی براہِ راست نیلامی کا اہتمام کیا جائے گا۔

مرکز کا کہنا ہے کہ اس نیلامی میں دنیا بھر سے باز پالنے والے افراد شرکت کرتے ہیں۔ رواں سال دلچسپی میں مزید اضافے کی توقع ہے کیونکہ مرکز نے اعلان کیا ہے کہ اس کے تمام مقابلوں میں صرف انہی کم عمر بازوں کو شرکت کی اجازت ہوگی جو اس نیلامی سے خریدے گئے ہوں۔

گزشتہ سال منعقدہ نیلامی میں 23 ممالک کے 67 فارموں سے تعلق رکھنے والے 1,103 باز پیش کیے گئے تھے، جن کی فروخت ایک کروڑ 30 لاکھ سعودی ریال سے تجاوز کر گئی تھی، جبکہ اس تقریب میں 20 ہزار سے زائد افراد نے شرکت کی تھی۔

نیشنل سینٹر فار فالکنز نے 2026 کے دوران کئی دیگر اہم پروگراموں کا بھی اعلان کیا ہے، جن میں سعودی انٹرنیشنل فالکنز اینڈ ہنٹنگ ایگزیبیشن (یکم تا 10 اکتوبر)، ملواح فالکن ریسنگ مقابلہ (4 تا 9 اکتوبر)، نیشنل سینٹر فار فالکنز آکشن (یکم اکتوبر تا 30 نومبر)، شاہ عبدالعزیز فالکنری فیسٹیول (17 تا 30 نومبر) اور نیشنل سینٹر فار فالکنز کپ (21 تا 28 دسمبر) شامل ہیں۔

26 جولائی کے احتجاج سے قبل راج ٹھاکرے کی سخت وارننگ

''مظاہرے میں خلل ڈالنے والوں کو پیٹ دیں گے''

ممبئی: مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے نے 26 جولائی کو ممبئی میں ہونے والے مجوزہ احتجاجی مارچ سے قبل سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اگر کسی نے پرامن احتجاج میں خلل ڈالنے یا شرپسندی کی کوشش کی تو اسے بخوبی سبق سکھایا جائے گا''۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ جو بھی احتجاج کو خراب کرنے کی کوشش کرے گا، اسے ''پیٹ دیا جائے گا''۔ راج ٹھاکرے نے اپنے کارکنوں سے اپیل کی کہ احتجاج کو مکمل طور پر پرامن رکھا جائے، تاہم اگر کوئی جان بوجھ کر فساد یا اشتعال انگیزی کرے تو اس کے خلاف سخت رویہ اختیار کیا جائے گا۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت سامنے آیا ہے جب ممبئی پولیس نے شہر میں امن و امان برقرار رکھنے کے پیش نظر 23 جولائی سے امتناعی احکامات نافذ کر رکھے ہیں اور پانچ یا اس سے زیادہ افراد کے غیرقانونی اجتماع پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق 26 جولائی کو ہونے والا احتجاج مختلف اپوزیشن جماعتوں اور تنظیموں کی جانب سے منعقد کیا جارہا ہے، جس میں متعدد سیاسی رہنماؤں کی شرکت متوقع ہے۔ راج ٹھاکرے کی قیادت والی ایم این ایس بھی اس احتجاج کی حمایت کر رہی ہے۔ حالیہ دنوں میں ممبئی اور دہلی میں جاری احتجاجی سرگرمیوں کے باعث سیاسی ماحول پہلے ہی خاصا گرم ہے۔ راج ٹھاکرے کے اس بیان کے بعد سیاسی حلقوں میں نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ ایک جانب ان کے حامی اسے احتجاج کے تحفظ اور نظم و ضبط کو یقینی بنانے کی کوشش قرار دے رہے ہیں، جبکہ ناقدین کا کہنا ہے کہ ایسے بیانات سے سیاسی کشیدگی میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ دوسری طرف ممبئی پولیس نے واضح کیا ہے کہ قانون ہاتھ میں لینے کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی اور امن و امان میں خلل ڈالنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔

شیوسینا (یو بی ٹی) کا 24 جولائی کو شیواجی پارک میں ایک اور احتجاج کا اعلان، راج ٹھاکرے کی شرکت کا امکان

ممبئی: شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) نے 24 جولائی کو ممبئی کے شیواجی پارک میں ایک اور بڑے احتجاجی اجتماع کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ یہ احتجاج حالیہ عوامی مسائل اور طلبہ کی تحریک کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کے لیے منعقد کیا جارہا ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق شیوسینا (یو بی ٹی) سربراہ ادھو ٹھاکرے اس اجتماع کی قیادت کریں گے، جبکہ مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) کے سربراہ راج ٹھاکرے کی شرکت کا بھی امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ اگر دونوں رہنما ایک ہی اسٹیج پر نظر آتے ہیں تو اسے ریاست کی سیاست میں ایک اہم پیش رفت سمجھا جائے گا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنماؤں کا کہنا ہے کہ احتجاج کا مقصد مختلف عوامی مسائل اور حالیہ احتجاجی تحریکوں کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنا ہے۔ پارٹی نے کارکنوں اور شہریوں سے بڑی تعداد میں اجتماع میں شرکت کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ احتجاج پرامن اور جمہوری انداز میں منعقد کیا جائے گا۔ دوسری جانب ممبئی پولیس نے مجوزہ احتجاج کے پیش نظر سکیورٹی کے مناسب انتظامات شروع کردیے ہیں۔ حکام کے مطابق امن و امان برقرار رکھنے کے لیے اضافی پولیس نفری تعینات کی جائے گی اور ٹریفک کی روانی کو برقرار رکھنے کے لیے بھی خصوصی منصوبہ تیار کیا جارہا ہے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق شیواجی پارک میں ہونے والا یہ اجتماع ریاست کی موجودہ سیاسی صورتحال کے تناظر میں اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ حالیہ دنوں میں مختلف سیاسی جماعتیں عوامی اور طلبہ کے مسائل پر سرگرم نظر آرہی ہیں۔ اس احتجاج پر سیاسی حلقوں کی نظریں مرکوز ہیں اور اسے مہاراشٹر کی آئندہ سیاسی حکمت عملی کے تناظر میں بھی اہم سمجھا جارہا ہے۔

بغیر اجازت احتجاج: پانچ روز میں 13 مقدمات درج

400 سے زائد افراد کے خلاف کارروائی

ممبئی: ممبئی پولیس نے شہر میں گزشتہ پانچ روز کے دوران بغیر اجازت احتجاجی مظاہروں کے سلسلے میں 13 فرسٹ انفارمیشن رپورٹس (FIRs) درج کرتے ہوئے 400 سے زائد افراد کے خلاف مقدمات قائم کیے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ کارروائی عدالتی و انتظامی احکامات اور نافذ پابندیوں کی خلاف ورزی کے الزام میں کی گئی ہے۔ پولیس حکام کے مطابق حالیہ دنوں میں شہر کے مختلف علاقوں، خصوصاً شیواجی پارک، دادر، چیمبور، ماہم، ورلی، سیون، بھوئی واڑہ، کالاچوکی اور وڈالا میں احتجاجی اجتماعات منعقد ہوئے۔ حکام کا کہنا ہے کہ متعدد مقامات پر مظاہرے پولیس کی پیشگی اجازت کے بغیر کیے گئے، جس کے باعث متعلقہ تھانوں میں مقدمات درج کیے گئے ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ مقدمات میں غیرقانونی اجتماع، سرکاری احکامات کی خلاف ورزی اور امن و امان سے متعلق بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی متعلقہ دفعات شامل کی گئی ہیں۔ حکام کے مطابق تفتیش جاری ہے اور شواہد کی بنیاد پر آئندہ قانونی کارروائی کی جائے گی۔ دوسری جانب احتجاج میں شریک طلبہ، سماجی کارکنوں اور مختلف تنظیموں کا مؤقف ہے کہ ان کا احتجاج پرامن تھا اور وہ اپنے جمہوری حقِ اظہار کا استعمال کر رہے تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ احتجاج کا مقصد عوامی مسائل کو اجاگر کرنا تھا اور مقدمات درج کیے جانے سے اختلافِ رائے کی آواز کو دبایا نہیں جاسکتا۔ قانونی ماہرین کا کہنا ہے کہ ایسے معاملات میں عدالتیں اس بات کا جائزہ لیتی ہیں کہ آیا احتجاج پرامن تھا، کیا عوامی نظم میں خلل پڑا، اور کیا پولیس کی کارروائی قانون کے مطابق تھی۔ ادھر ممبئی پولیس نے واضح کیا ہے کہ شہریوں کو پرامن احتجاج کا حق حاصل ہے، تاہم اس کے لیے قانون کے مطابق پیشگی اجازت اور مقررہ ضوابط پر عمل کرنا ضروری ہے تاکہ امن و امان برقرار رکھا جاسکے۔

سی جے پی احتجاج پر سیاسی گرما گرمی، بی جے پی نے فنڈنگ کی تحقیقات کا مطالبہ کیا، اپوزیشن نے الزامات مسترد کیے

ممبئی: مہاراشٹر میں جاری سی جے پی سے وابستہ احتجاج کو مختلف سماجی تنظیموں اور اپوزیشن جماعتوں کی حمایت ملنے کے بعد سیاسی ماحول مزید گرم ہوگیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رہنماؤں نے احتجاج کے پس پردہ مالی وسائل اور مبینہ سرپرستی کی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ وقت آنے پر اس تحریک کے فنڈنگ ذرائع بے نقاب ہوجائیں گے۔ بی جے پی رہنماؤں کا کہنا ہے کہ احتجاج کو منظم انداز میں وسعت دی جارہی ہے اور اس میں استعمال ہونے والے مالی وسائل کی شفافیت ضروری ہے۔ ان کے مطابق اگر کسی بھی غیرقانونی یا غیرمجاز مالی معاونت کے شواہد ملتے ہیں تو متعلقہ اداروں کو مناسب کارروائی کرنی چاہیے۔ تاہم انہوں نے اپنے الزامات کے حق میں عوامی طور پر کوئی ثبوت پیش نہیں کیا۔ دوسری جانب احتجاج کی حمایت کرنے والی اپوزیشن جماعتوں اور سماجی کارکنوں نے ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک عوامی اور جمہوری تحریک ہے، جس کا مقصد عوامی مسائل کو اجاگر کرنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ احتجاج کو بدنام کرنے کے بجائے حکومت کو مظاہرین کے مطالبات پر توجہ دینی چاہیے۔ سیاسی مبصرین کے مطابق احتجاج کے معاملے پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان بیان بازی میں شدت آتی جارہی ہے، جبکہ مختلف سیاسی جماعتیں اس معاملے کو اپنے اپنے نقطۂ نظر سے پیش کر رہی ہیں۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر فنڈنگ سے متعلق الزامات کی تحقیقات کی جاتی ہیں تو انہیں شفاف، غیرجانبدار اور قانون کے مطابق ہونا چاہیے تاکہ کسی بھی نتیجے پر پہنچنے سے قبل حقائق واضح ہوسکیں ادھر احتجاجی تحریک سے وابستہ افراد نے اعلان کیا ہے کہ وہ اپنے پروگرام جاری رکھیں گے اور اپنے مطالبات سے پیچھے نہیں ہٹیں گے، جبکہ ریاستی حکومت نے امن و امان برقرار رکھنے کے لیے ضروری اقدامات جاری رکھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔

جوہو بیچ صفائی: بی ایم سی نے 26 فیصد کم بولی دینے والی کمپنی کو 2.43 کروڑ روپے کا ٹھیکہ دیا

اسٹینڈنگ کمیٹی کے رکن ضمیر قریشی نے نئی کمپنی کو ٹھیکہ دیے جانے، 26 فیصد کم بولی، کمپنی کے تجربے اور مالی اہلیت پر اعتراضات اٹھاتے ہوئے معاملے کی شفاف جانچ کا مطالبہ کیا

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے جوہو بیچ سے کچرا اٹھانے اور اسے دیونار ڈمپنگ گراؤنڈ تک پہنچانے کے لیے جے سی بی اور ڈمپر فراہم کرنے کا 18 ماہ کا ٹھیکہ ایم/ایس دیپک اینڈ سنز ٹرانسکون ایل ایل پی کو دے دیا ہے۔ کمپنی نے بی ایم سی کے تخمینے کے مقابلے میں 26.14 فیصد کم بولی پیش کی، جس کے باعث اسے ایل-1 (سب سے کم بولی دہندہ) قرار دیا گیا۔ دستاویزات کے مطابق اس منصوبے کی مجموعی تخمینی لاگت 3 کروڑ 28 لاکھ 55 ہزار 796 روپے تھی، جبکہ منتخب کمپنی نے 2 کروڑ 42 لاکھ 65 ہزار 669 روپے کی بولی دی۔ اس طرح بی ایم سی کو تقریباً 85.90 لاکھ روپے کی بچت ہونے کا اندازہ ظاہر کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جوہو بیچ کی صفائی کے بعد جمع ہونے والے کچرے کو جے سی بی کے ذریعے لوڈ کر کے ڈمپروں سے دیونار ڈمپنگ گراؤنڈ منتقل کیا جائے گا۔ معاہدے کے مطابق مجموعی طور پر 1,090 جے سی بی شفٹیں اور 3,876 ڈمپر ٹرپس مکمل کرنا ہوں گے۔ مانسون کے دوران روزانہ دو شفٹوں میں ایک ایک جے سی بی اور چار چار ڈمپر فی شفٹ تعینات کیے جائیں گے، جبکہ غیر مانسون مدت میں ہر شفٹ میں ایک جے سی بی اور تین ڈمپر فراہم کیے جائیں گے۔ ٹینڈر میں پانچ کمپنیوں نے حصہ لیا تھا، جن میں سے ایک کمپنی تکنیکی معیار پر پوری نہ اترنے کے باعث نااہل قرار دی گئی، جبکہ چار کمپنیوں کی مالی بولیوں میں دیپک اینڈ سنز ٹرانسکون ایل ایل پی سب سے کم بولی دہندہ رہی۔ بی ایم سی کے مطابق کمپنی نے کم نرخ کی وجہ مارکیٹ میں سخت مسابقت اور آئندہ سرکاری ٹینڈروں میں حصہ لینے کے لیے مطلوبہ سالانہ ٹرن اوور حاصل کرنے کی حکمت عملی بتائی، جسے انتظامیہ نے قابل قبول قرار دیتے ہوئے اس بولی کو بی ایم سی کے مفاد میں قرار دیا۔

تاہم اس فیصلے پر سوالات بھی اٹھائے جا رہے ہیں۔ دستیاب دستاویزات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ منتخب کمپنی دسمبر 2024 میں رجسٹر ہوئی، اس کا مالیاتی ریکارڈ محدود ہے اور اس نے تقریباً 15 لاکھ روپے کا بینک سالونسی سرٹیفکیٹ پیش کیا، جبکہ معاہدے کی مالیت 2.43 کروڑ روپے ہے۔ ناقدین نے سوال اٹھایا ہے کہ آیا اتنی کم بولی میں ایندھن، مزدوری، مشینوں کی دیکھ بھال، انشورنس اور دیگر اخراجات پورے کیے جاسکیں گے یا نہیں۔ البتہ ان اعتراضات پر بی ایم سی کا باضابطہ مؤقف سامنے نہیں آیا ہے۔

ری ڈیولپمنٹ سے بے گھر ووٹروں کے اندراج پر الیکشن کمیشن فیصلہ کرے گا: مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر

ممبئی: مہاراشٹر کے چیف الیکٹورل آفیسر (سی ای او) ایس۔ چندر شیکھر نے کہا ہے کہ شہری علاقوں میں ری ڈیولپمنٹ کے باعث عارضی طور پر اپنے گھروں سے منتقل ہونے والے ووٹروں کے اندراج اور خصوصی نظرثانی (SIR) کے دوران ان کی اہلیت سے متعلق حتمی فیصلہ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ECI) کرے گا۔ چیف الیکٹورل آفیسر نے کہا کہ ممبئی، تھانے، نوی ممبئی اور دیگر شہری علاقوں میں بڑی تعداد میں عمارتیں ری ڈیولپمنٹ کے مرحلے سے گزر رہی ہیں، جس کے باعث ہزاروں خاندان عارضی طور پر دوسرے مقامات پر منتقل ہوچکے ہیں۔ ایسے ووٹروں کے اندراج اور ان کے حقِ رائے دہی کے تحفظ کے حوالے سے مختلف سوالات سامنے آئے ہیں، جن پر الیکشن کمیشن سے رہنمائی طلب کی گئی ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ انتخابی عمل کا بنیادی مقصد ہر اہل شہری کو ووٹ ڈالنے کا موقع فراہم کرنا ہے، تاہم انتخابی فہرستوں کی تیاری اور نظرثانی کے دوران الیکشن کمیشن کے مقررہ ضوابط پر مکمل عمل کیا جائے گا۔ کمیشن کی ہدایات موصول ہونے کے بعد متعلقہ انتخابی حکام اسی کے مطابق کارروائی کریں گے۔ ریاست میں بلدیاتی انتخابات کی تیاریوں کے پیش نظر انتخابی فہرستوں کی درستگی پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ ری ڈیولپمنٹ کے باعث عارضی طور پر بے گھر ہونے والے شہریوں کا حقِ رائے دہی کسی صورت متاثر نہیں ہونا چاہیے اور ان کے اندراج کے لیے واضح رہنما اصول جاری کیے جائیں۔ انتخابی ماہرین کا کہنا ہے کہ ممبئی جیسے شہروں میں ری ڈیولپمنٹ کے منصوبوں کی بڑھتی تعداد کے پیش نظر اس مسئلے پر الیکشن کمیشن کا فیصلہ مستقبل کے انتخابی عمل کے لیے اہم نظیر ثابت ہوسکتا ہے، کیونکہ اس سے ہزاروں متاثرہ ووٹروں کے اندراج اور حقِ رائے دہی کے تحفظ کی سمت واضح ہوگی۔

شدید بارش سے ممبئی-گجرات ریلوے ٹریفک متاثر

متعدد ٹرینیں منسوخ، رخ تبدیل اور تاخیر کا شکار

ممبئی: مہاراشٹر اور جنوبی گجرات میں مسلسل موسلادھار بارش کے باعث ریلوے ٹریک پر پانی جمع ہونے سے ممبئی اور گجرات کے درمیان ریلوے خدمات بری طرح متاثر ہوگئی ہیں۔ ویسٹرن ریلوے نے مسافروں کی حفاظت کے پیش نظر متعدد طویل فاصلے کی ٹرینیں منسوخ، کچھ کا رخ تبدیل (ڈائیورٹ)، جبکہ کئی ٹرینوں کو جزوی طور پر چلانے یا تاخیر سے روانہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ریلوے حکام کے مطابق بارش کے باعث مہاراشٹر اور جنوبی گجرات کے مختلف حصوں میں ریلوے پٹریوں پر پانی بھر جانے سے ٹرینوں کی آمدورفت متاثر ہوئی۔ انجینئرنگ اور آپریشنل ٹیمیں مسلسل صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہیں اور پانی کی سطح کم ہونے کے بعد ہی معمول کی خدمات بحال کی جائیں گی۔ ویسٹرن ریلوے نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ وہ سفر پر روانہ ہونے سے قبل اپنی ٹرین کی موجودہ صورتحال کی تصدیق کرلیں۔ ریلوے اسٹیشنوں پر اضافی عملہ تعینات کیا گیا ہے تاکہ مسافروں کو بروقت معلومات فراہم کی جاسکیں اور ضرورت پڑنے پر متبادل انتظامات کیے جاسکیں۔ محکمہ موسمیات نے مہاراشٹر، کونکن اور گجرات کے مختلف علاقوں میں مزید شدید بارش کی پیش گوئی کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے اور ٹریفک متاثر ہونے کا خدشہ برقرار ہے۔ اسی وجہ سے ریلوے انتظامیہ حالات معمول پر آنے تک آپریشنز میں احتیاط برت رہی ہے۔ دوسری جانب ممبئی اور گجرات کے درمیان سفر کرنے والے ہزاروں مسافروں کو شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کئی افراد کو گھنٹوں اسٹیشنوں پر انتظار کرنا پڑا جبکہ بعض کو اپنا سفر ملتوی کرنا پڑا۔ ریلوے حکام نے یقین دلایا ہے کہ موسم بہتر ہوتے ہی مرحلہ وار تمام ٹرین خدمات معمول کے مطابق بحال کردی جائیں گی۔

مہاراشٹر میں میڈیکل سیٹیں بلاک کرنے والے طلبہ پر دوسالہ پابندی، ادارہ جاتی کوٹہ بھی ختم

ممبئی: مہاراشٹر حکومت نے میڈیکل داخلہ عمل کو زیادہ شفاف اور مؤثر بنانے کے لیے اہم فیصلہ کرتے ہوئے میڈیکل کالجوں میں داخلے کے دوران سیٹیں بلاک کرنے والے امیدواروں پر دوسال کی پابندی عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ریاست میں متنازع انسٹی ٹیوشنل کوٹہ راؤنڈ کو بھی ختم کردیا گیا ہے۔ ریاستی حکومت کی جانب سے جاری گزٹ نوٹیفکیشن کے مطابق اگر کسی امیدوار کو داخلہ کے آخری مرحلے میں میڈیکل کالج کی نشست الاٹ ہوجائے اور وہ مقررہ وقت میں رپورٹ نہ کرے یا داخلہ نہ لے، جس کے نتیجے میں وہ نشست ضائع ہوجائے، تو ایسے امیدوار کو آئندہ دو برس تک میڈیکل داخلہ عمل میں حصہ لینے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ حکام کے مطابق بعض امیدوار بہتر کالج یا دوسرے ادارے میں داخلہ حاصل کرنے کی امید میں مختلف نشستیں بلاک کرلیتے ہیں، لیکن آخرکار کسی بھی کالج میں داخلہ نہیں لیتے۔ اس عمل سے متعدد قیمتی میڈیکل نشستیں خالی رہ جاتی ہیں اور دیگر اہل طلبہ داخلے سے محروم ہوجاتے ہیں۔ نئی پالیسی کا مقصد اسی رجحان پر قابو پانا اور نشستوں کے ضیاع کو روکنا ہے۔ حکومت نے اس کے ساتھ ہی میڈیکل داخلوں میں ادارہ جاتی کوٹہ راؤنڈ کو بھی ختم کردیا ہے، جس کے بعد مہاراشٹر ایسا کرنے والی آخری ریاست بن گئی ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اس فیصلے سے داخلہ کا پورا عمل مزید شفاف ہوگا اور تمام امیدواروں کو مساوی مواقع میسر آئیں گے۔ تعلیمی ماہرین کا ماننا ہے کہ نئی پالیسی سے میڈیکل داخلہ کے عمل میں نظم و ضبط آئے گا، نشستوں کے ضیاع میں کمی ہوگی اور میرٹ پر منتخب ہونے والے طلبہ کو بروقت داخلہ حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔ تاہم بعض طلبہ تنظیموں نے دوسالہ پابندی کو سخت قرار دیتے ہوئے اس پر نظرثانی کا مطالبہ بھی کیا ہے۔

ایف ڈی اے کی بڑی کارروائی

بی ایم سی ہیڈکوارٹر کی کینٹین حفظانِ صحت کی سنگین خامیوں پر سیل

ممبئی: مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے خوراک کے معیار اور صفائی کے خلاف جاری مہم کے تحت ایک اہم کارروائی کرتے ہوئے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے ہیڈکوارٹر میں واقع کینٹین کو حفظانِ صحت کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزیوں کے الزام میں سیل کردیا۔ یہ کارروائی جمعرات کو اچانک معائنے کے دوران انجام دی گئی۔ ایف ڈی اے حکام کے مطابق کارروائی اس وقت عمل میں آئی جب کینٹین میں پیش کیے گئے دودھ کے ایک گلاس میں مکھی پائے جانے کی شکایت موصول ہوئی۔ شکایت کے بعد فوڈ سیفٹی افسران نے فوری طور پر کینٹین کا تفصیلی معائنہ کیا، جس کے دوران صفائی اور خوراک کی تیاری سے متعلق متعدد بے ضابطگیاں سامنے آئیں۔ ان خامیوں کی بنیاد پر کینٹین کو فوری طور پر سیل کردیا گیا۔ حکام نے بتایا کہ معائنے کے دوران خوراک کی تیاری، ذخیرہ کرنے کے طریقہ کار، صفائی کے انتظامات اور دیگر فوڈ سیفٹی معیارات کا جائزہ لیا گیا۔ ابتدائی جانچ میں متعدد اصولوں کی خلاف ورزی سامنے آنے کے بعد کینٹین کی سرگرمیاں فوری طور پر روک دی گئیں۔ ایف ڈی اے نے متعلقہ انتظامیہ کو ضروری اصلاحی اقدامات مکمل کرنے کی ہدایت بھی دی ہے۔ یہ کارروائی ریاست بھر میں ہوٹلوں، ریستورانوں اور عوامی مقامات پر واقع کینٹینوں میں خوراک کے معیار اور صفائی کو یقینی بنانے کے لیے جاری خصوصی مہم کا حصہ ہے۔ حالیہ دنوں میں ایف ڈی اے مختلف اداروں کے خلاف بھی حفظانِ صحت کی خلاف ورزیوں پر کارروائیاں کرچکا ہے۔ ایف ڈی اے حکام نے واضح کیا کہ عوام کو محفوظ اور معیاری خوراک کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ جہاں بھی فوڈ سیفٹی قوانین کی خلاف ورزی پائی جائے گی، وہاں بلاامتیاز سخت کارروائی کی جائے گی۔ کینٹین کو دوبارہ کھولنے کی اجازت صرف اس وقت دی جائے گی جب تمام خامیاں دور کرکے متعلقہ ضوابط پر مکمل عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔

یوگی نے گورکھپور میں کیا 4 پروجیکٹوں کا افتتاح

نئے اترپردیش میں ترقی کو ترجیح دی جارہی ہے: وزیراعلیٰ

گورکھپور: (پی این ایس) وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعرات کو گورکھپور کے اپنے دورے کے دوران مختلف ترقیاتی پروجیکٹوں کی نقاب کشائی کی۔ انہوں نے 813 کروڑ روپے کے چار پروجیکٹوں کا افتتاح کیا اور 181 کروڑ روپے کے 10 پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا۔ عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے اپوزیشن پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ کبھی عقیدے پر حملہ کرتے تھے وہ اب مومن ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریاستی حکومت کی ترقیاتی اور عوامی بہبود کی اسکیموں کا بھی ذکر کیا۔ وزیراعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ 2007 سے 2017 کے درمیان 10 سالوں میں سماج وادی پارٹی، بہوجن سماج پارٹی اور کانگریس کے اتحاد نے 29 شوگر ملیں بند کر دیں۔ چیف منسٹر نے الزام لگایا کہ سماج وادی پارٹی اور کانگریس نے نوجوانوں کے مستقبل کے خلاف ناانصافی اور استحصال کیا، یہ حقیقت ریاست کے عوام کو اچھی طرح معلوم ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج "نئے اتر پردیش" میں ترقی کو ترجیح دی جارہی ہے۔ ریاست میں سڑک کے رابطے میں پہلے کے مقابلے میں نمایاں بہتری آئی ہے، اور حکومت بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ جمعرات کو، ٹی پی نگر۔پیڈلینڈ مارگ پر 2.6 کلومیٹر طویل چھ لین فلائی اوور سمیت 813.52 کروڑ روپے کے چار پروجیکٹوں کا افتتاح کرنے اور 181.77 کروڑ روپے کے 10 ترقیاتی پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھنے کے بعد وزیراعلیٰ نے کہا کہ کانگریس اور سماجوادی پارٹی کی طرف سے عقیدے کا پرچار کرنا بے بنیاد ہے۔ ایس پی نے اپنے دور حکومت میں شری رام جنم بھومی مندر کی تحریک میں رکاوٹ ڈالی۔ اس نے رام بھکتوں پر گولی چلائی۔ کانگریس نے بھگوان شری رام کے وجود اور مندر تحریک کے خلاف سپریم کورٹ میں اپنا وکیل کھڑا کیا۔ ایسے لوگ آج ایمان کی بات کیسے کر سکتے ہیں؟ سی ایم یوگی نے کہا کہ کانگریس اور ایس پی نے اپنی حکومتوں کے دوران نہ صرف عقیدے کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی بلکہ نوجوانوں کو نوکریوں اور روزگار سے بھی محروم رکھا اور کسانوں کو ان کے حقوق سے بھی محروم رکھا۔ ان جماعتوں کی حکومتوں نے بہنوں، بیٹیوں اور تاجروں کی حفاظت کو خطرے میں ڈال دیا۔

انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے اتر پردیش میں فسادات روزانہ ہوتے تھے اور انارکی پھیلی ہوئی تھی۔ ہولی، درگا پوجا، وجے دشمی، رام نوامی اور کرشنا جنم اشٹمی جیسے تہواروں پر فسادات پھوٹ پڑے اور کنور یاترا کی اجازت نہیں دی گئی۔ اب یہی لوگ ایمان کے بارے میں مضحکہ خیز خطبے دے رہے ہیں۔ چیف منسٹر یوگی آدتیہ ناتھ نے 2017 سے پہلے انسیفلائٹس کے حوالے سے حکومت کی بے حسی اور سیکورٹی اور سرمایہ کاری کی خراب صورتحال پر کانگریس اور سماج وادی پارٹی پر بھی حملہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ 2017 سے پہلے مشرقی اتر پردیش میں انسیفلائٹس ایک عام واقعہ بن گیا تھا۔ اس سے ہزاروں بچے لقمہ اجل بن گئے، پھر بھی اس وقت کی حکومتیں غافل رہیں۔ وہ کانوں میں روئی ڈال کر سو گئے، لوگوں کی تکلیف کو محسوس نہ کر سکے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور سماج وادی پارٹی نے بچوں، نوعمروں اور نوجوانوں کی زندگیوں کے ساتھ جس حد تک استحصال اور مظالم ڈھائے ہیں، اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کی حکومت نے نوجوانوں کو بے روزگار کرنے کا گناہ کیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ایس پی کے دور حکومت میں نوکریاں ملتی تھیں، تو اکثر نوجوانوں کو اسی پارٹی کے ارکان نے دھوکہ دیا تھا۔ سیفائی سنڈیکیٹ اکثر ان ملازمتوں کو کنٹرول کرتی تھی۔ ایس پی نے نہ صرف نوجوانوں کی نوکریوں پر ڈاکہ ڈالا بلکہ ان کے حقوق سلب کر کے ان سے دھوکہ بھی کیا۔

حکومت نوجوانوں کے مسئلے پر سنجیدہ نہیں: اکھلیش

لکھنؤ: (پی این ایس) مرکزی وزیر جے پی نڈا نے پیپر لیک معاملے پر پریس کانفرنس کی، جس میں حکومت کا موقف پیش کیا اور اپوزیشن کو نشانہ بنایا۔ نڈا کی پریس کانفرنس کے بعد ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے ان پر حملہ بولا۔ اکھلیش یادو نے کہا کہ نوجوانوں کے احتجاج کے درمیان حکومت نے اچانک یہ پریس کانفرنس بلائی، لیکن محکمہ کسی اور وزیر کا ہے اور کوئی اور جواب دے رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت نوجوانوں کے اس سنگین مسئلہ پر سنجیدہ نہیں ہے۔ اکھلیش کے مطابق ملک کے طلباء نے اس بحث کو صفر نمبر دے کر یکسر مسترد کر دیا ہے۔ اس سے پہلے جے پی نڈا نے پریس کانفرنس کی اور پیپر لیک معاملے پر کانگریس اور پوری اپوزیشن کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے راہل گاندھی پر انتخابی سیاست کرنے کا الزام لگایا۔ نڈا نے پوچھا کہ راہل گاندھی نے یو پی اے اور این ڈی اے کی حکومتوں کے دوران جموں و کشمیر، ہماچل پردیش، جھارکھنڈ، تلنگانہ، تمل ناڈو، مغربی بنگال، پنجاب، کیرالہ اور کرناٹک جیسی ریاستوں میں پیش آنے والے

پیپر لیک کے معاملات پر توجہ کیوں نہیں دی۔ جے پی نڈا نے واضح کیا کہ مرکز کی مودی حکومت اس معاملے کو لے کر پوری طرح سنجیدہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بچے صرف ایک پارٹی کے نہیں پورے ملک کا مستقبل ہیں۔ حکومت اس معاملے پر پارلیمنٹ میں بحث کے لیے تیار ہے۔ اپوزیشن جس وقت بھی فیصلہ کرے، چاہے وہ 12 یا 18 گھنٹے کا ہو، حکومت ہر پہلو پر گہرائی سے بات کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت الزامات یا بحث کا نہیں ہے کہ کون سی حکومت ذمہ دار ہے۔ پیپر لیک ایک سنگین مسئلہ ہے اور اس کا حل مل کر تلاش کرنا چاہیے۔ نڈا نے الزام لگایا کہ راہل گاندھی کا مقصد تعلیمی نظام کو بہتر بنانا یا طلباء کو انصاف فراہم کرنا نہیں ہے بلکہ اس مسئلہ سے سیاسی فائدہ اٹھانا ہے۔ جے پی نڈا کے الزامات کے فوراً بعد اکھلیش یادو نے محاذ کھول دیا۔ انہوں نے اپنے ٹویٹ میں لکھا کہ عجلت میں بلائی گئی یہ پریس کانفرنس حکومت کی غیر سنجیدگی کو ظاہر کرتی ہے۔ جب متعلقہ محکمے کا وزیر جواب دینے کے لیے بھی سامنے نہیں آرہا تو یہ نوجوانوں کے ساتھ مذاق ہے۔ ملک کے طلباء نے حکومت کی اس کوشش کو یکسر مسترد کر دیا ہے۔

ہرجیت سنگھ گریوال نے قومی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین کا عہدہ سنبھالا

نئی دہلی: (پریس ریلیز) قومی اقلیتی کمیشن (این سی ایم)، حکومت ہند میں قیادت کی ایک اہم تبدیلی میں، مسٹر ہرجیت سنگھ گریوال نے قومی اقلیتی کمیشن کے چیئرپرسن کے طور پر چارج سنبھال لیا۔ مسز ایس مناواری بیگم نے کمیشن کی وائس چیئرپرسن کے طور پر چارج سنبھال لیا۔ تقریب میں سماجی، مذہبی، تعلیمی اور عوامی زندگی سے تعلق رکھنے والی کئی اہم شخصیات نے شرکت کی اور دونوں افسران کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ وہاں موجود معززین نے امید ظاہر کی کہ مسٹر ہرجیت سنگھ گریوال کی قیادت میں اور مسز ایس مناواری بیگم کے وسیع تجربے اور فعال کردار کے ساتھ، قومی کمیشن برائے اقلیت اقلیتی برادریوں سے متعلق مختلف اہم مسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے حل کرے گا۔ مزید برآں، کمیشن اقلیتی برادریوں کے آئینی حقوق کے تحفظ، تعلیم، سماجی اور اقتصادی ترقی، روزگار کے مواقع اور مساوی مواقع فراہم کرنے میں اپنے کردار کو مزید مضبوط کرے گا۔ تقریب میں مولانا سلیس صدیقی، مجاہد اختر، مولانا حارث عظیم، معین احمد محمد آصف، خان محمد عادل، اور متعدد سماجی کارکنان، ماہرین تعلیم، مذہبی اور کمیونٹی کے نمائندوں اور معززین نے شرکت کی اور نومنتخب چیئرپرسن اور وائس چیئرپرسن کو

مبارکباد دی۔ اس موقع پر، قومی کمیشن برائے اقلیتی کی نو مقرر کردہ وائس چیئرپرسن، مسز ایس مناواری بیگم نے کہا کہ اقلیتی برادریوں کی ہمہ جہت ترقی ان کی اولین ترجیح ہے۔ انہوں نے کہا کہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی، روزگار، خواتین کو بااختیار بنانے اور نوجوانوں کے انضمام کو فروغ دینے کے لیے موثر کوششیں کی جائیں گی، جس سے اقلیتی برادریوں کے بچوں اور نوجوانوں کے لیے ترقی کے زیادہ مواقع کو یقینی بنایا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت "سب کا ساتھ، سب کا وکاس، سب کا وشواس، سب کا پرایاس" کے جذبے کے ساتھ ملک کے تمام طبقات کی ترقی کے لیے کام کر رہی ہے۔ کمیشن کی ایک اہم ذمہ داری ہوگی کہ وہ تعلیم، ہنرمندی کی ترقی، خود روزگار اور سماجی بہبود کے شعبوں میں حکومتی اقدامات کے فوائد کو اقلیتی برادریوں تک پہنچانے اور ان کی ترقی کو تیز کرے۔ مسز ایس مناواری بیگم نے یہ بھی کہا کہ وہ کمیشن کے ذریعے اقلیتی برادریوں کے حقیقی مسائل کو سمجھنے، ان کے حل کے لیے متعلقہ محکموں کے ساتھ تال میل قائم کرنے اور ہر فرد تک تعلیمی اور ترقی کے مواقع کو یقینی بنانے کے لیے پوری عزم کے ساتھ کام کریں گی۔ تقریب میں موجود افراد نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ اپنی نئی قیادت میں، قومی کمیشن برائے اقلیت اقلیتی برادریوں کے حقوق اور مفادات کا تحفظ کرے گا اور ان کی تعلیمی، سماجی اور اقتصادی ترقی کے لیے نئے اقدامات کو فروغ دے گا۔

جنتر منتر احتجاج پر سیاست سے حالات خراب ہو رہے ہیں

بات چیت کے ذریعے مسئلے کا حل تلاش کریں: مایاوتی

لکھنؤ: (پی این ایس) بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے نئی دہلی کے جنتر منتر پر جاری طلبہ کے احتجاج اور اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی سیاسی افراتفری پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپر لیک ہونے اور NEET سمیت مسابقتی امتحانات میں دھاندلی کی وجہ سے لاکھوں نوجوانوں اور ان کے خاندانوں کا مستقبل داؤ پر لگا ہوا ہے۔ مایاوتی نے مطالبہ کیا کہ حکومت اور آئینی اداروں کو اس سنگین بحران کا فوری حل تلاش کرنا چاہیے۔ بی ایس پی صدر نے ایودھیا کے شری رام مندر میں چندا کی مبینہ چوری اور غبن کا معاملہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ چاہے یہ امتحان میں دھاندلی ہو یا مذہبی مقامات

پر بدعنوانی، یہ سب بگڑتے ہوئے نظام کا نتیجہ ہیں۔ ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کی آئینی اخلاقیات کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اخلاقی اقدار کے فقدان کی وجہ سے بدعنوانی ملک کو دیمک کی طرح ختم کر رہی ہے۔ مایاوتی نے سیاسی جماعتوں کے طلبہ تحریک کا غلط استعمال کرنے کے ارادوں پر سوال اٹھایا۔ انہوں نے واضح کیا کہ سڑکوں سے لے کر پارلیمنٹ تک تصادم یا تشدد کسی کے مفاد میں نہیں ہے۔ بی ایس پی سربراہ نے حکومت اور عدلیہ سے اپیل کی کہ وہ اس حساس معاملے میں مداخلت کریں اور مظاہرین کے ساتھ بات چیت کے ذریعے پرامن حل نکالیں، تاکہ طلبہ کے حقوق کا تحفظ ہو۔

شالیمار گیلنٹ اپارٹمنٹ سے گرکر چار مزدور زخمی، اسپتال پہنچایا گیا

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے مہانگر تھانہ علاقے کے شالیمار گیلنٹ اپارٹمنٹس میں ایک حادثہ پیش آیا۔ عمارت کی ساتویں منزل پر کام کرنے والے چار مزدور ٹوٹے ہوئے پائپ سے گر کر زخمی ہو گئے۔ اطلاع ملتے ہی مہانگر پولیس اور تحصیلدار جائے وقوعہ پر پہنچے اور زخمیوں کو اسپتال لے جایا گیا۔ تحصیلدار صدر جئے پرکاش نے بتایا کہ یہ واقعہ پائپ ٹوٹنے کی وجہ سے پیش آیا۔ اب تک چار افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے جنہیں اسپتال بھیجا گیا ہے۔ ملٹی ڈیزاسٹر ریسپانس وہیکل ریسکیو ٹیم بھی جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ ایف ایس او حضرت گنج رام کمار راوت نے اندر سے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور میڈیا کو بتایا کہ ساتویں منزل پر پلستر کرنے کا کام جاری ہے۔ اس واقعے میں چار کارکن زخمی ہوئے جنہیں نجی اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ کسی ہلاکت کی تصدیق نہیں ہوئی ہے۔

اب، راشن کی دکان پر صرف اناج نہیں بلکہ کرسیاں، پانی، گڑ اور پیٹھا بھی ملے گا

لکھنؤ: (پی این ایس) حکومت نے اتر پردیش میں سرکاری راشن حاصل کرنے والے لاکھوں کارڈ ہولڈروں کے لیے ایک نئی پہل شروع کی ہے۔ اب مناسب قیمت کی دکانیں نہ صرف راشن فراہم کریں گی بلکہ مستحقین کے وقار اور سہولت کو بھی یقینی بنائیں گی۔ حکومت نے راشن کی تقسیم کے دوران کرسیاں، پینے کا صاف پانی، اور گڑ یا پیٹھا جیسے خوش آئند انتظامات فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پورے انتظام کا خرچ راشن ڈیلر برداشت نہیں کریں گے۔ بلکہ حکومت اس کا احاطہ کرے گی۔ اتر پردیش میں تقریباً 36.5 ملین راشن کارڈ ہولڈر ہر ماہ سرکاری راشن حاصل کرتے ہیں۔ حکومت کو متواتر شکایات موصول ہوئی ہیں کہ کئی جگہوں پر فائدہ اٹھانے والوں کو بیٹھنے، پینے کا پانی، اور باعزت سلوک جیسی بنیادی سہولیات کا فقدان ہے۔ ان شکایات کی روشنی میں محکمہ خوراک اور لاجسٹکس نے نیا نظام نافذ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور رسد کے وزیر منوج پانڈے کے مطابق، راشن ڈیلر خود کرسیوں کا بندوبست کریں گے، لیکن انہیں حکومت کی طرف سے ایک مقررہ رقم فراہم کی جائے گی۔ راشن کی تقسیم کے دن مستحقین کو پینے کے پانی کے ساتھ گڑ یا پیٹھا بھی فراہم کیا جائے گا۔

رام مندر عطیات چوری کیلئے بینک ذمہ دار: ٹرسٹ

ایودھیا: (پی این ایس) رام مندر عطیہ چوری معاملہ۔ شری رام جنم بھومی تیرتھ چھیتر ٹرسٹ کی میٹنگ میں پورے معاملے کا جائزہ لیا گیا۔ میٹنگ کے بعد جاری کردہ ایک سرکاری بیان میں، ٹرسٹ نے واقعہ کی بنیادی وجہ اسٹیٹ بینک آف انڈیا (SBI) کے طرز عمل اور لاپرواہی کو بتایا۔ تاہم، میٹنگ میں ٹرسٹ کے اندر مبینہ کوتاہیوں، ذمہ دار عہدیداروں کے کردار یا ایس آئی ٹی رپورٹ میں اٹھائے گئے سوالات پر بات نہیں ہوئی۔ ٹرسٹ کے مطابق، ایس بی آئی کے ساتھ ایم او یو کے تحت بینک کی کئی ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے انجام نہیں دیا گیا۔ اجلاس میں کہا گیا کہ بینک نے قائم کردہ قواعد و ضوابط پر عمل نہیں کیا جس کی وجہ سے عطیات کے حساب کتاب میں بے ضابطگیاں ہوئیں۔ ٹرسٹ نے اس پر برہمی کا اظہار کیا اور مستقبل میں ایسے واقعات کی روک تھام کے لیے ضوابط کو مزید سخت کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، ایس آئی ٹی کی تحقیقاتی رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ایم او یو کی کچھ شرائط کو مبینہ طور پر اس وقت کے ٹرسٹی انل مشرا نے نرم کیا تھا، جس سے چوری ممکن ہوئی۔ اس کے باوجود اجلاس میں اس پہلو پر بات نہیں ہوئی۔ اسی طرح رام مندر میں چوری کی تحقیقات کی پیشکش کرنے والے بینک حکام اور ملازمین کے کردار پر بھی شبہ ظاہر کیا گیا ہے، لیکن اب تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ تفتیش ابھی جاری ہے۔ میٹنگ میں یہ سوال بھی نہیں اٹھایا گیا کہ ٹنو یادو کو چندہ خانوں کی چابیاں اور گنتی کے کمرے جیسے اہم اختیارات کیوں دیے گئے۔

تفتیشی ایجنسیوں کے مطابق اس انتظام کو چوری کی ایک بڑی وجہ سمجھا جاتا ہے۔ میٹنگ میں فیصلہ کیا گیا کہ ٹرسٹ کی فنانس کمیٹی جلد ہی بینک حکام سے ملاقات کرے گی۔ ایم او یو کی تمام شرائط و ضوابط کا جائزہ لیا جائے گا اور اسے مضبوط کیا جائے گا تاکہ مستقبل میں پیشکشوں کے انتظام میں کسی قسم کی بے ضابطگی کی گنجائش نہ رہے۔

سابق سپا رکن اسمبلی رام پال کے غیر قانونی کمپلیکس پر چلا بلڈوزر

لکھنؤ: (پی این ایس) جمعرات کو لکھنؤ ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایل ڈی اے) کی انفورسمنٹ زون 6 کی ٹیم نے اتر پردیش کی راجدھانی لکھنؤ کے جیامؤ علاقے میں ایک بڑا آپریشن کیا۔ ایل ڈی اے نے سابق ایس پی ایم ایل اے رام پال کے غیر قانونی کمپلیکس کو بلڈوز کر کے مکمل طور پر منہدم کر دیا۔ یہ تعمیر تقریباً 3,000 مربع میٹر قیمتی نزول اراضی پر غیر قانونی طور پر قبضہ کر کے تعمیر کی گئی تھی جس سے سڑک کے ایک طویل منصوبے کو روک دیا گیا تھا۔ اتھارٹی حکام نے بتایا کہ کلیئر کرائی گئی زمین پر کل 500 میٹر نئی سڑک تعمیر کی جائے گی۔ اس میں جیامؤ پٹرول پمپ کی طرف تقریباً 300 میٹر سڑک اور جیامؤ بستی کی طرف 200 میٹر شامل ہے۔ غیر قانونی تعمیرات کو ہٹانے کے بعد پبلک ٹرانسپورٹ کے منصوبے پر کام تیزی سے شروع ہو سکتا ہے جس سے علاقے میں ٹریفک میں آسانی ہوگی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اس غیر قانونی تجاوزات کو ہٹانے کی پہلی کوشش 2016 میں اس وقت کی سماج وادی پارٹی کی حکومت کے دور میں کی گئی تھی۔ اس وقت ایل ڈی اے نے جزوی مسماری کی لیکن بعض وجوہات کی بنا پر آپریشن کو درمیان میں ہی روک دیا گیا۔ اب اتھارٹی نے پوری تیاری اور وسیع کارروائی کے ساتھ پوری زمین کو تجاوزات سے پاک کر کے دوبارہ شروع کر دیا ہے۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کا نیا ریاستی ہیڈ کوارٹر اس جگہ کے قریب تجویز کیا گیا ہے جہاں یہ انہدام ہوا تھا۔

ایودھیا میں بی جے پی کے بوتھ سمیلن میں چلے لات-گھونسے

ایودھیا: (پی این ایس) اتر پردیش میں آئندہ اسمبلی انتخابات کی تیاریوں کے تحت ایودھیا کے ملکی پور علاقے میں منعقدہ بی جے پی کی بوتھ کانفرنس میں زبردست ہنگامہ ہوا۔ کمار گنج میں آچاریہ نریندر دیو یونیورسٹی آف ایگریکلچر اینڈ ٹیکنالوجی کے آڈیٹوریم میں ہرنگٹن گنج، امانی گنج اور ملکی پور ڈویژنوں کے کارکنوں کو تربیت دی جارہی تھی۔ دریں اثنا، دوپہر کے کھانے کے دوران، کھانے کی میز پر روٹی کو لے کر کارکنوں اور مینیجرز کے درمیان جھگڑا ہوا، جو تیزی سے تشدد میں بدل گیا۔ دوپہر کے کھانے کے دوران امانی گنج ڈویژن کے جنرل سکریٹری سرویش تیواری اور کمار گنج میونسپل کونسلر روی سنگھ کے درمیان جھگڑا ہاتھا پائی تک بڑھ گیا۔ اعلیٰ حکام کی مداخلت کے باوجود زبانی بدسلوکی اور جسمانی تشدد جاری رہا۔ واقعہ کے بعد دونوں فریقوں نے کمار گنج پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔ سرویش تیواری نے مبینہ

حملہ کیا، جب کہ روی سنگھ نے دعویٰ کیا کہ ان کے دوست کے ساتھ بدسلوکی اور بدسلوکی کی گئی۔ کمار گنج پولیس اسٹیشن کے افسر سریش کمار پٹیل نے بتایا کہ دونوں فریقوں کی طرف سے تحریری شکایات (تحریر) موصول ہوئی ہیں۔ پولیس نے معاملے کی ابتدائی تفتیش شروع کر دی ہے اور دونوں فریقین کو تفتیشی سلپس جاری کر دی ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یونیورسٹی کیمپس میں پیش آنے والے واقعے کی تحقیقات کے بعد ملزمان کے خلاف مناسب قانونی کارروائی کی جائے گی۔

سنبھل تشدد: محمد وارث کے خلاف این ایس اے کی کارروائی

سنبھل: (پی این ایس) سنبھل میں جامع مسجد سروے کے دوران بھڑکنے والے تشدد میں اتر پردیش حکومت نے ایک اور بڑا قدم اٹھایا ہے۔ اسمبلی کے مانسون اجلاس سے پہلے، حکومت نے تشدد کے مرکزی ملزم محمد وارث کے خلاف قومی سلامتی ایکٹ (NSA) کے تحت کارروائی کی ہے۔ پولیس کے مطابق وارث پر تشدد کے دوران اسلحہ فراہم کرنے اور فائرنگ میں دو افراد کی ہلاکت میں ملوث ہونے کا الزام ہے۔ 24 نومبر 2024 کو ہونے والے پرتشدد واقعات میں 4 افراد ہلاک ہوئے تھے، جب کہ 30 سے زائد پولیس اہلکار اور انتظامی اہلکار زخمی ہوئے تھے۔ تقریباً 3750 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمات درج کیے گئے جن میں 37 نامزد ملزمان بھی شامل ہیں۔ پولیس کے مطابق محمد وارث، مجرم شارق ساٹھا کا قریبی ساتھی ہے۔ اس سے قبل ان کے دو ساتھیوں ملا افروز اور محمد غلام پر این ایس اے لگایا جا چکا ہے۔ تینوں اس وقت جیل میں ہیں۔ تفتیشی ایجنسیوں کا دعویٰ ہے کہ ان تینوں نے شارق

ساٹھا کی ہدایت پر تشدد کی سازش کی۔ پولیس کی تفتیش کے دوران ملا افروز اور غلام نے مبینہ طور پر سازش میں اپنے کردار کا اعتراف کیا۔ ذرائع کے مطابق سنبھل تشدد پر ایس آئی ٹی کی رپورٹ قانون ساز اسمبلی کے مانسون اجلاس میں پیش کی جانے والی ہے۔ اس سے پہلے محمد وارث پر این ایس اے لگانے کا فیصلہ لکھنؤ میں ایڈوائزری بورڈ کے سامنے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ کی رپورٹ کی بنیاد پر کیا گیا تھا۔ پولیس کے مطابق ملا افروز سمیت 10 ملزمان کو 19 جنوری 2025 کو گرفتار کیا گیا، اس کے بعد محمد وارث کو 25 جنوری اور محمد غلام کو 20 فروری کو گرفتار کیا گیا۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ افروز مبینہ طور پر شارق ساٹھا کے لیے کام کرتا تھا اور وہ ایک ایسے نیٹ ورک میں بھی شامل تھا جو دہلی-این سی آر سے لگژری گاڑیاں چرا کر بنگال، آسام اور نیپال پہنچاتا تھا۔ پوچھ گچھ کے دوران اس نے دعویٰ کیا تھا کہ دبئی میں چھپا ہوا شارق ساٹھا تشدد کی پوری سازش کا ماسٹر مائنڈ تھا اور اس نے اپنے حواریوں کو ہتھیار فراہم کر کے تشدد بھڑکانے کا منصوبہ بنایا تھا۔

ہردوئی: دو بسوں کے درمیان پھنس کر خاتون کی موت

ہردوئی: (پی این ایس) اتر پردیش کے ہردوئی ضلع میں ایک المناک سڑک حادثہ پیش آیا ہے۔ کوتوالی دیہات علاقے کے کھیتوئی گاؤں کی رہنے والی نیہا سنگھ کی دو بسوں کے درمیان کچلنے سے موقع پر ہی موت ہو گئی۔ سب سے افسوسناک بات یہ ہے کہ ان کے شوہر سرویش سنگھ کی بھی تقریباً 10 سال قبل اسی طرح کے ایک سڑک حادثے میں موت ہو گئی تھی۔ واقعے کے بعد اہل خانہ سوگوار ہے۔ پولیس نے لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق نیہا سنگھ اپنے شوہر کی موت کے بعد اپنے خاندان کی کفالت کے لیے ایک پرائیویٹ فارماسیوٹیکل کمپنی میں کام کرتی تھیں۔ بدھ کی دوپہر کو اپنے گھریلو کام ختم کرنے کے بعد، وہ بانگر مؤ جانے کے لیے روڈ ویز بس اسٹیشن پہنچیں۔ وہ ایک بس کے پاس کھڑی تھی کہ دوسری بس وہاں سے گزرنے لگی۔ بتایا جا رہا ہے کہ ڈرائیور نے دوسری بس کے صرف فاصلے پر دھیان دیا اور نیہا کے نیچے کھڑے ہونے پر توجہ نہیں دی۔ وہ دونوں بسوں کے درمیان پھنس گئیں اور موقع پر ہی دم توڑ گئیں۔ حادثے کے بعد دونوں بس ڈرائیور اپنی گاڑیاں چھوڑ کر فرار ہو گئے۔ اطلاع پر پولیس پہنچی اور بسوں کی شناخت کی۔ کوتوالی انچارج سنجے تیاگی نے بتایا کہ ابتدائی تحقیقات میں دونوں بس ڈرائیوروں کی جانب سے لاپرواہی کا انکشاف ہوا ہے۔ اہل خانہ کی جانب سے شکایت موصول ہونے پر قانونی کارروائی کی جائے گی۔ نیہا کے دیور ویریش سنگھ نے بتایا کہ سرویش سنگھ کی

موت تقریباً 10 سال قبل ڈی سی ایم اور ٹرک کے درمیان پھنس جانے کے بعد ہوئی تھی۔ اپنے شوہر کی موت کے بعد، نیہا نے اپنی 15 سالہ بیٹی ریا اور 11 سالہ بیٹے دویک کی پرورش کے لیے جدوجہد کی۔ اب ماں کی موت سے دونوں بچوں پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہے۔

ذات پات پر مبنی تبصرہ کے خلاف احتجاج ایس بی ایس پی کا مظاہرہ

کلکٹریٹ پر احتجاج کر میمورنڈم وزیر اعلیٰ کو ارسال کیا گیا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سماج وادی پارٹی (ایس پی) کے کچھ رہنماؤں کی طرف سے پسماندہ، انتہائی پسماندہ، دلت اور زیادہ تر دلت برادریوں کے خلاف مبینہ طور پر کیے گئے ذات پات پر مبنی تبصروں کے خلاف جمعرات کو سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (ایس بی ایس پی) سڑکوں پر اتر آئی۔ پارٹی کارکنوں نے امبیڈکر پارک سے کلکٹریٹ تک مارچ کیا اور ضلع انتظامیہ کے ذریعہ چیف منسٹر کو میمورنڈم ارسال کیا۔

میمورنڈم میں پسماندہ، انتہائی پسماندہ، دلت اور زیادہ تر دلت برادریوں کے خلاف مبینہ طور پر ذات پات اور توہین آمیز تبصرہ کرنے والوں کے خلاف غیر جانبدارانہ تحقیقات اور قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ سوشل میڈیا پر ذات پات کی دشمنی کو ہوا دینے والی قابل اعتراض پوسٹس اور تبصروں کے خلاف سائبر قوانین کے تحت فوری کارروائی کی جائے۔ مظاہرین نے نواب پورہ کے علاقے میں تقریباً 2,000 مکانات کا مسئلہ بھی اٹھایا جن کی مسماری کے لیے نشاندہی کی جا رہی ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا کہ دوبارہ سروے کیا جائے اور کوئی بھی کارروائی کرنے سے پہلے مقامی شہریوں اور عوامی نمائندوں سے مشاورت کی جائے۔ پارٹی کے ضلع صدر روی چودھری نے کہا کہ نواب پورہ شہر کا ایک پرانا علاقہ ہے، جہاں معاشی طور پر پسماندہ خاندانوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔ اس لیے انتظامیہ کو کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت انسانی رویہ اپنانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی برادری کی ذات پات کی بنیاد پر تذلیل، امتیازی سلوک یا ہراساں کرنا ناقابل قبول ہے۔ انتظامیہ شفاف تحقیقات کر کے قصورواروں کے خلاف سخت کارروائی کرے اور کمزوروں کے آئینی حقوق کا تحفظ یقینی بنائے۔ اس موقع پر سوربھ چودھری، پردیپ کمار، موہت ٹھاکر، محبوب علی، ناصر، پرنس ٹھاکر، دیپک کمار سنگھ، سریش کمار، اشوک سینی، دنیش سینی، گورو کمار، گورو سینی، سلیم انصاری، روہت، سنجے کمار، محمد فہد، مرتضیٰ، احسان پردھان، محبوب چودھری، نیتر پال چوہان سمیت کثیر تعداد میں لوگ شامل ہوئے۔

جوہر یونیورسٹی کے خلاف انہدامی کارروائی نہ کی جائے

جمعیۃ علماء ہند ضلع سہارنپور نے گورنر یوپی کو بھیجا میمورنڈم

دیوبند (عارف عثمانی) جمعیۃ علماء ضلع سہارنپور کے ایک وفد نے ضلع نائب صدر مولانا شمشیر قاسمی و تحصیل صدر مفتی عارف مظاہری کی قیادت میں تحصیل پہنچ کر ایس ڈی ایم رامپور منیہاران یوگیش گوڑ کو گورنر یوپی کے نام ایک میمورنڈم سونپا۔ میمورنڈم میں کہا گیا رام پور کی مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی میں ہزاروں طلباء اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں، یونیورسٹی کی تعمیر شدہ عمارتیں اگر منہدم ہوئی تو ہزاروں طلبا وطالبات کی نہ صرف تعلیم متاثر ہوگی بلکہ ان کے مستقبل کے خواب چکنا چور ہوجائیں گے، اس کارروائی سے طلبا کے بنیادی حقوق اور ملک کے علمی سرمائے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، قانونی رو سے بھی ہر خلاف ورزی کا حل عمارت کو منہدم کرنا نہیں ہے، مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کا وجود پسماندہ طبقات بالخصوص اس علاقہ کے طلبا کے حسین خوابوں کی تکمیل کی واحد امید ہے۔ مولانا محمد علی جوہر یونیورسٹی کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں ہے بلکہ تعلیم سے وابستہ ہے۔ اگر یونیورسٹی میں عمارتوں کی تعمیر میں قوانین کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو حکومت جرمانے عائد کرے اور نقشہ جات وغیرہ کی منظوری کو یقینی بنائے، تاکہ طلبہ کی تعلیم اور مستقبل متاثر نہ ہو۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ کسی پارٹی یا فرد کا معاملہ نہیں ہے۔ یہ تعلیم اور بچوں کے مستقبل کا معاملہ ہے۔ یہ حکومت اور ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیمی اداروں کی حفاظت کریں۔ اس موقع پر ضلع نائب صدر مولانا شمشیر قاسمی، تحصیل صدر مفتی عارف، تحصیل جنرل سکریٹری قاری شوقین الحسنی، ماسٹر ارشد ماجری، حاجی ایوب، احسان ملک، قاری سالک، قاری تنویر فیروز کھیا حکیم اسلم، قاری سفیان سرور، انتظار، چودھری عمار، شاہ رخ، ڈاکٹر ثمریاب، عادل ملک، مولانا افتخار آیان مونس وغیرہ موجود تھے۔

کانوڑ کے دوران فحش بھجنوں پر پابندی عائد کی جائے

مذہبی تقدس برقرار رکھنے کے لیے ضلع انتظامیہ سے مطالبہ

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور آرٹسٹ ایسوسی ایشن نے آئندہ کانوڑ میلہ 2026 کو پرامن، منظم اور مذہبی تقدس کے مطابق منعقد کرانے کے مطالبے کے ساتھ ضلع مجسٹریٹ سہارنپور کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ میمورنڈم میں ایسوسی ایشن نے مطالبہ کیا کہ کانوڑ یاترا کے دوران ڈی جے پر بجائے جانے والے فحش اور غیر مناسب بھجنوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے تاکہ مذہبی ماحول اور عقیدت کا احترام برقرار رہے۔

اس کے علاوہ میلے میں نکالی جانے والی مذہبی جھانکیوں کو شائستہ اور باوقار رکھنے کے لیے مناسب انتظامات کیے جائیں اور بھگوان کے روپ میں صرف تربیت یافتہ فنکاروں کو ہی جھانکیوں میں شرکت کی اجازت دی جائے۔ ایسوسی ایشن نے اپنے میمورنڈم میں یہ بھی مطالبہ کیا کہ اگر کوئی شخص بھگوان کا روپ دھار کر غیر شائستہ رقص یا نامناسب حرکات کرتا ہوا پایا جائے تو اس کے خلاف فوری قانونی کارروائی کی جائے اور متعلقہ جھانکی کو فوری طور پر بند کرایا جائے۔ مزید مذہبی جذبات کو مجروح کرنے یا سناتن دھرم اور دیوی دیوتاؤں کی توہین کرنے والے افراد کے خلاف سخت قانونی

کارروائی عمل میں لانے کا بھی مطالبہ کیا گیا۔ سہارنپور آرٹسٹ ایسوسی ایشن نے ضلع انتظامیہ کو یقین دلایا کہ وہ کانوڑ میلہ کو کامیاب، منظم اور پرامن انداز میں منعقد کرانے کے لیے ہر ممکن تعاون فراہم کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہے گی۔ میمورنڈم دینے والوں میں ایسوسی ایشن کے اشوک کمار، جتیشور شرما، رمیش سکسینہ، راہل مدھو، بھارت ویر، سچن، سونو، امیش راج، روہت ساوریا، سنجے راجا، اروند مہادیو، سونو ساگر، اجے، آیوش، برجیش، راکیش کشیپ، دیپک اور دیگر اراکین شامل تھے۔

قبرستان پر چہار دیواری تعمیر کرنے پر تنازعہ، پولیس نے بند کرایا کام

یہ قبرستان ان کا خاندانی قبرستان ہے جو 100/سال سے زائد عرصہ سے موجود ہے: یوسف گوڑ

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند ریلوے روڑ سے منسلک راستہ پر واقع ایک قدیم قبرستان کی زمین کے مالکان کی جانب سے چہار دیواری تعمیر کرانے پر تنازعہ پیدا ہوگیا ہے۔ اسکے آس پاس واقع کئی کالونیوں کے باشندے موقع پر پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں تعمیر کرائے جانے والی چہار دیواری پر سخت اعتراض کیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور احتیاط کے طور پر تعمیراتی کام رکوادیا۔ اس اراضی کے آس پاس واقع ٹیچر کالونی، وویک وہار، ویدو ہار، بالاجی وہار اور گنیش پورم سمیت دیگر کالونیوں کے باشندوں کا کہنا ہے کہ مذکورہ زمین پر مردوں کو دفنانے کے کام سے متعلق انہیں حال ہی میں خبر ملی تھی۔ ان کا کہنا ہے کہ مستقبل میں بھی اگر اس مقام پر مردوں کو دفنانے کا کام کیا جاتا رہا تو آس پاس کے رہنے والے لوگوں کو مختلف طرح کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا، کالونی کے باشندوں کا الزام ہے کہ کچھ لوگ اس زمین کو قبرستان کی جگہ دکھانا چاہتے ہیں۔ ان تمام اندیشوں کے مدنظر لوگوں نے انتظامیہ سے اس سلسلہ میں مداخلت کرنے کی اپیل کی ہے۔ اس معاملہ کی اطلاع ملنے پر بی جے پی شہر صدر ارون گپتا اور وارڈ ممبر ورپن تیاگی بھی موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے بھی آبادی کے درمیان اونچی چہار دیواری تعمیر کرنے پر اعتراض کیا اور کہا کہ یہ نہایت فکرمندی کی بات ہے کہ کیونکہ اونچی چہار دیواری بن جانے سے اس گلی اور علاقہ کا حفاظتی نظام اور آمدورفت متاثر ہوسکتی ہے۔ انہوں نے اس معاملہ کی غیر جانبدارانہ طریقہ سے جانچ کراکر مناسب حل نکالنے کا مطالبہ کیا۔

یہ معاملہ دو الگ الگ فرقوں سے متعلق ہونے کی وجہ سے حساس ہوگیا ہے اس لیے پولیس نے فوراً حالات کو کنٹرول کرلیا۔ اس سلسلہ میں مزید کسی تنازعہ کے پیدا ہونے کے مدنظر فی الحال تعمیری کام کو بند کرادیا اور پولیس فورس کو تعینات کردیا۔ افسران کا کہنا ہے کہ پورے معاملہ کی جانچ کے بعد آگے کی کارروائی کی جائے گی اس موقع پر بجرنگ دل ضلع کنوینر روہت تیاگی، رودر مشرا، امریش تیاگی، منوج تیاگی، منیش تیاگی اور پرنس سمیت کافی تعداد میں لوگ موجود رہے۔ کوتوالی انچارج کپل دیو کا کہنا ہے کہ اس معاملہ کی بہت سنجیدگی کے ساتھ تحقیق کی جارہی ہے، زمین کا مالک کون ہے اور چہار دیواری کروانے والوں کی تفصیلات معلوم کی جارہی ہے۔ وہیں دوسری جانب قبرستان کے نگراں یوسف گوڑ نے بتایا کہ یہ قبرستان ان کا خاندانی قبرستان ہے جو ان کی ذاتی زمین میں ہے اور 100/سال سے زائد عرصہ سے یہ زمین بطور قبرستان استعمال ہوتی چلی آرہی ہے، انہوں نے کہا کہ جو لوگ اعتراض کررہے ہیں وہ بلاوجہ سے کا تنازعہ پیدا کررہے ہیں۔ یوسف گوڑ نے بتایا کہ اس زمین پر چہار دیواری پہلے ہی سی موجود تھی جس کی بوسیدہ ہونے کی وجہ سے مرمت شروع کرائی گئی تھی۔ یوسف گوڑ نے بتایا کہ زمین کے کاغذات، خسرہ نمبر اور ملکیت کے دستاویزات پولیس وافسران کے سامنے پیش کردیئے گئے ہیں، انہوں نے بتایا کہ ایس ڈی ایم دیوبند فی الحال موجود نہیں ہیں وہ سنیچر کے روز اپنے کورٹ میں بیٹھیں گے اسی روز اس سلسلہ میں فیصلہ ہوجائے گا۔

بی جے پی بوتھ صدر تنظیم کی سب سے مضبوط کڑی، رامپور روڈ پر کندرکی اسمبلی بوتھ صدر کانفرنس کا انعقاد

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) بھارتیہ جنتا پارٹی مرادآباد کے زیر اہتمام زیرو پوائنٹ، رام پور روڈ پر واقع ایک شادی ہال میں کندرکی اسمبلی بوتھ صدر کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں ایم ایل اے ٹھاکر رامویر سنگھ اور مہمان خصوصی سبھاش بھٹناگر نے تمام بوتھ صدور کو یادگاری نشانات سے نوازا اور روڈ سیفٹی کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے لیے ہیلمٹ تقسیم کیے۔ اس کے علاوہ کندرکی ودھان سبھا حلقہ کے ہونہار طلباء جنہوں نے NEET میں کامیابی حاصل کی اور ایم بی بی ایس میں منتخب ہوئے تھے، کو بھی اعزاز سے نوازا گیا اور ان کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات پیش کی گئیں۔ اس دوران ممبر سازی مہم، سرکاری اسکیموں کی تشہیر اور آئندہ انتخابات کے لیے حکمت عملی پر بھی تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا کانفرنس میں مہمان خصوصی کے طور پر سابق بی جے پی ضلع صدر سبھاش بھٹناگر نے کہا کہ بوتھ صدر نہ صرف تنظیمی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں بلکہ پارٹی کے فتح مارچ کے سب سے مضبوط ستون کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہر بوتھ پر سرگرم اور سرشار کارکن عوام کے اعتماد کو فتح میں بدل دیتے ہیں۔ کندرکی کے ایم ایل اے ٹھاکر رامویر سنگھ نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی رہنمائی میں تمام کارکنوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوامی خدمت، اچھی حکمرانی اور ترقی کے عہد کو بوتھ کی سطح تک لے جائیں۔ انہوں نے مرکزی اور ریاستی حکومت کی فلاحی اسکیموں کے بارے میں معلومات پھیلانے اور تنظیم کو مضبوط کرنے کے لیے گھر گھر مہم چلانے پر زور دیا۔ کانفرنس میں ضلع نائب صدر چندر پال سینی، ضلع نائب صدر اشوک پرجاپتی، ضلع وزیر جیوتی والمیکی، منڈل صدر مہیندر سینی، نیرج چندر، ببلو جاٹو، سنجے کشیپ سمیت تمام پارٹی عہدیدار اور بوتھ صدر کی شرکت رہی۔

جوہر یونیورسٹی کے خلاف انہدامی حکم نامہ منسوخ کرنے کا مطالبہ

سرکاری یونیورسٹی بناؤ مشن کے عہدیداران نے صدر جمہوریہ کو میمورنڈم بھیجا

ذاکر علی بیگ

مرادآباد (صحافت بیورو) سرکاری یونیورسٹی بناؤ مشن کی قیادت میں ضلع مجسٹریٹ کے ذریعے صدر جمہوریہ کو ایک میمورنڈم بھیجا گیا، جس میں محمد علی جوہر یونیورسٹی، رام پور کے خلاف جاری انہدام کے حکم کو منسوخ کرنے اور یونیورسٹی کو سرکاری اقلیتی یونیورسٹی قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

میمورنڈم میں کہا گیا کہ یونیورسٹی کی عمارتوں کی مجوزہ مسماری طلباء کے مفادات کے خلاف ہے۔ تنظیم کا کہنا ہے کہ یہ یونیورسٹی رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے قیام سے پہلے تعمیر کی گئی تھی، اس لیے اتھارٹی کی دفعات اس پر لاگو نہیں ہوتی ہیں، اور انہدام کا حکم قانونی نہیں ہے۔ میمورنڈم میں عظیم مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر کی قوم کی تعمیر میں خدمات پر روشنی ڈالی گئی اور ان کے نام سے منسوب تعلیمی ادارے کے تحفظ کا مطالبہ کیا گیا۔ تنظیم نے صدر جمہوریہ ہند سے مطالبہ کیا کہ رام پور ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور دیگر محکموں کی طرف سے جاری کردہ انہدامی احکامات کو فوری طور پر منسوخ کیا جائے، محمد علی جوہر یونیورسٹی کو سرکاری اقلیتی یونیورسٹی قرار دے کر طلباء کے مستقبل کو محفوظ بنایا جائے، یونیورسٹی کے بانی محمد اعظم خان کی حیثیت کو چانسلر/ بانی کے طور پر برقرار رکھا جائے اور یونیورسٹی کیمپس میں واقع مساجد کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ میمورنڈم دینے والوں میں تنظیم شاستری (بانی)، فیروز خان (صدر، سٹیزن ویلفیئر کمیٹی)، آوران اگروال (جوائنٹ سکریٹری)، شاہویز اقبال (ایڈووکیٹ)، نیئر عالم (ایڈووکیٹ)، شارق ملک (ایڈووکیٹ)، اور ساحل شمسی وغیرہ موجود رہے۔

بجلی ٹیم نے 35 کنکشن کاٹنے کے علاوہ 14/لاکھ روپے کی وصولی کی

تمام بجلی صارفین اپنے بجلی کے بل طے شدہ مدت میں ادا کرنے کا معمول بنائیں: سنتوش کمار

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند میں بجلی بل کے بقایاداراوں کے خلاف چلائی جارہی خصوصی چیکنگ مہم کے دوران 35 بجلی صارفین کے بجلی کنکشن کاٹے گئے۔ اس دوران چیکنگ کرنے والی ٹیم نے بجلی کے بقایا بلوں سے متعلق 14/ لاکھ روپے کی وصولی بھی کی۔ تفصیل کے مطابق بجلی محکمہ کے جونیئر انجینئر سنتوش کمار کی قیادت میں پاور کارپوریشن کی ٹیم نے دیوبند کے مختلف محلوں میں جاکر گھروں اور وہاں موجود بجلی کنکشن کی جانچ کی۔ اس چیکنگ کے دوران بجلی کے بقایا بل ادا نہ کرنے والے 35 صارفین کے بجلی کنکشن کاٹ دیئے گئے۔ اس کے علاوہ ٹیم نے بقایا داروں سے 14/ لاکھ روپے بھی وصول کئے۔ جونیئر انجینئر سنتوش کمار نے بتایا کہ بجلی کے بقایا بلوں کی وصولی اور لائن لاس کم کرنے کے مقصد سے بقایا داروں کے خلاف یہ مہم چلائی جارہی ہے جو آئندہ بھی مسلسل جاری رہے گی، انہوں نے بجلی صارفین سے اپیل کی کہ وہ وقت پر اپنے بلوں کی رقومات جمع کریں۔ اس دوران چیف انجینئر وجے شرما، وشنو کوٹھاری، ٹی جی 2 محمد ذیشان، پریم سنگھ اور آشوتوش وغیرہ موجود رہے۔

انجمن عروج ادب کی شعری و ادبی محفل بعنوان یادِ ناصر زیدی کا انعقاد

دیوبند (عارف عثمانی) سہارنپور گزشتہ شب کاظمی منزل انصاریان میں انجمن عروج ادب کی شعری و ادبی محفل بعنوان یادِ ناصر زیدی کا انعقاد عمل میں آیا جس کی صدارت کرتے ہوئے مشہور اسکالر ڈاکٹر جمیل مانوی نے کہا کہ ناصر زیدی نے اپنی پوری زندگی ادب کے نام وقف کی ہوئی تھی آپ غزل و نظم کے تعلق سے حمید قریشی مرحوم کے باوقار تلامذہ میں سے ایک تھے ساتھ ہی نعت و سلام و منقبت کے سلسلے سے آپ کو واصف عابدی مرحوم سے شرف تلمذ حاصل تھا آپ محفل کی آبرو تھے محفل میں آپ کی موجودگی محفل کو باوقار بناتی تھی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی سینئر صحافی ڈاکٹر شاہد زبیری نے کہا کہ ناصر زیدی مرحوم واصف عابدی کے تلامذہ میں سے تھے۔ انتہائی منکسر المزاج اور اخلاقی قدروں کی پاسداری کرتے تھے۔ نشتوں اور عزاداری کی مجالس میں انکے داد دینے کا طریقہ اوروں سے الگ تھا داد دیتے وقت اپنے پیچھے والوں کو مڑ کر دیکھتے تھے تاکہ وہ بھی داد دینے پر مجبور ہوجائے اور ایسا ہی ہوتا بھی تھا تحت میں پڑھتے تھے ادائیگی اور صحت الفاظی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ انجمن عروج ادب کے صدر دانش کمال نے ناصر زیدی سے اپنے 50 سالہ تعلق کی خوبصورت یادوں کو تازہ کیا اور انجمن عروج ادب کی 1984 میں تشکیل سے لیکر تاحیات انکے تعاون اور خدمات کا ذکر جذباتی انداز میں کیا۔ سینئر صحافی اور محب اردو احمد رضا اور دیگر مہمانانِ خصوصی اظہر کاظمی اور فیاض ندیم نے بھی اپنی گفتگو میں ناصر زیدی کی ادبی خدمات کا اعتراف کیا اور خراجِ عقیدت پیش کیا۔ پروگرام کی نظامت خرم سلطان نے کی۔ پروگرام کے آغاز میں پروگرام کنوینر سید فرحت مہدی نے مہمانانِ کرام کی خدمت میں استقبالیہ پیش کیا اور مرحوم ناصر زیدی کو ایصالِ ثواب کیا سیّد غازی عبّاس اور سیّد حسین مہدی نے تلاوتِ کلام کی اور طاہر امین نے نعت پاک پیش کی۔ پورگرام میں شہر سہارنپور معزز ادباء شعراء صحافی اور باذوق سامعین نے خاصی تعداد میں شرکت کی اور اپنے ادبی و شعری ذوق کی تسکین کی جن شعراء کے کلام کا زیادہ پسند کیا گیا انکا ایک ایک شعر اخبار کے قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

آدمیت پر تری حکمت سے یہ روشن ہوا
عظمتِ آدم خرد کی پاک دامانی میں ہے

ڈاکٹر جمیل مانوی

سجدے سے اپنا سر نہ اٹھانا مرے حبیب
جب تک تمھاری پشت پہ میرا حسین ہے

سید فیضی کاظمی

صورت گرِ ازل نے تری اعتبار پر
اک مشتِ خاک تھی جسے انساں بنا دیا

سید نجم مہدی

وابستہ اس لئے ہیں درِ مصطفیٰ سے ہم
در دوسرا نہیں ہے درِ مصطفےٰ کے بعد

اظہر کاظمی

ناصر خلوص پیار محبت کے تھے امیں
تہذیب انکساری شرافت کے تھے امیں

دانش کمال

سورج کو چھو کے دیکھ لیں وہ ہاتھ بھی نہیں
توفیق دے خدا تو بڑی بات بھی نہیں

فیاض ندیم

یہ مشورہ ہے کوئی اس سے گفتگو نہ کرے
جو بد مزاج ہے اس کا کوئی علاج نہیں

سہیل اقبال

جو دیکھنا ہے زمیں پر کہاں نہیں ہیں حسین
جہاں یزید کا ڈر ہے وہاں نہیں ہیں حسین

خرم سلطان

انکے علاوہ عدیل تابش، طاہر امین، سجّاد مولائی سہارنپوری، گل محمد گل، انصر سہارنپوری، اسلم محسن، مستقیم روشن، شرر اکملی، ہارون صابر فریدی، سکندر حیات، آصف شمسی، وغیرہ معززین کو دعوت دی گئی اس موقع پر سید نادر علی، سید کوثر عباس، منتظر مہدی، محمد کشور، محمد مہدی، مفتی سید محمد شبلی، خواجہ حسن مہدی، مرزا مہربان وغیرہ کی موجودگی نے پروگرام کو باوقار کیا پروگرام کے آخر میں سید فرحت مہدی نے مہمانان کا شکریہ ادا کیا۔

DAILY SAHAFAT Birmingham
۹/صفر المظفر ۱۴۴۸ھ
24-07-2026
U.K.
عالمِ صحافت
www.sahafat.in

غزہ میں قابض اسرائیل کی طرف سے ایک ہی خاندان کو زندہ جلانے کے بھیانک جرم کا انکشاف

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں شہری دفاع کے ادارے نے اس وحشیانہ جرم کی شدید مذمت کی ہے جو قابض اسرائیلی فوج نے ایک فلسطینی خاندان کے گھر پر گذشتہ روز فجر کے وقت بمباری کر کے انجام دیا، جس کے نتیجے میں گھر کے تمام افراد جھلس کر شہید ہو گئے، ساتھ ہی ادارے نے جاری جنگ اور وسائل اور آلات کی شدید قلت کے تناظر میں اپنی انسانی امدادی استطاعت میں کمی کے خطرے سے خبردار کیا ہے۔

شہری دفاع نے ایک پریس بیان میں واضح کیا کہ اس کے عملے کو غزہ کی پٹی میں روزانہ کی بنیاد پر دہرائے جانے والے ایک المناک انسانی منظرنامے کا سامنا ہے جو قابض دشمن کی طرف سے بے گناہ شہریوں کو مسلسل نشانہ بنانے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی وسیع پیمانے پر تباہی اور بڑھتے ہوئے جانی نقصان کی وجہ سے پیش آ رہا ہے۔

ادارے نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہدف بننے والے گھر میں ایک پورا خاندان موجود تھا، قابض اسرائیل کے فضائی حملے نے اس گھر میں آگ بھڑکا دی، جس کے نتیجے میں ماں، باپ اور ان کے بچے زندہ جل کر شہید ہو گئے، جبکہ بچاؤ کا عملہ ان تک پہنچنے اور انہیں بچانے سے قاصر رہا۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ شہری دفاع کا ادارہ ایک بڑی بے بسی کی حالت سے دوچار ہے جو اسے مطلوبہ شکل میں اپنے انسانی فرائض سرانجام دینے سے روکتی ہے، حالانکہ وہ بین الاقوامی قوانین اور پروٹوکولز کے مطابق ریسکیو، فائر فائٹنگ اور ہنگامی ردعمل کے کاموں کے لیے ذمہ دار واحد ادارہ ہے۔

شہری دفاع نے اس گھناؤنے جرم کی تمام تر ذمہ داری قابض اسرائیل پر عائد کرتے ہوئے اسے گھروں کے اندر پرامن شہریوں کے خلاف ایک سنگین انسانی جنگی جرم قرار دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ پٹی کے سب سے بڑے علاقے غزہ شہر میں انسانی امدادی ردعمل کی سطح 25 فیصد سے زیادہ نہیں ہے، کیونکہ فائر فائٹنگ اور ریسکیو گاڑیوں اور مشینوں کو چلانے کے لیے درکار تیل، اسپیئر پارٹس اور بیٹریوں کی قلت کی وجہ سے شہری دفاع کا ایک مرکز تقریباً ایک ماہ سے بند پڑا ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ قابض اسرائیل جان بوجھ کر بیک وقت گھروں اور شہریوں کو نشانہ بناتا ہے، جو ریسکیو ٹیموں کے کام میں خلل ڈالتا ہے اور دستیاب وسائل کی محدودیت اور تمام مدد کی پکار کا جواب دینے سے قاصر ہونے کے تناظر میں تباہی کے حجم کو مزید بڑھا دیتا ہے۔

شہری دفاع نے سول پروٹیکشن کی بین الاقوامی تنظیم سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں شہری دفاع کے ادارے کی حمایت میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، جو ان انسانی اصولوں کے عین مطابق ہے جن کے تحت اس کی بنیاد رکھی گئی تھی۔

ادارے نے عالمی برادری، انسانی حقوق کی تنظیموں اور جنگ بندی کے معاہدے کی ضامن ریاستوں سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شہری دفاع کو آلات، مشینری اور ریسکیو و فائر فائٹنگ کے ذرائع فراہم کرنے اور انہیں داخل کرنے کی اجازت دینے کے لیے قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کے لیے عملی اور فوری اقدامات کریں، تاکہ عملہ اپنا انسانی فرض انجام دے سکے اور شہریوں کی زندگیاں بچا سکے۔

قابض صہیونی عقوبت خانے میں قید ڈاکٹر کی صحت میں خطرناک حد تک بگڑ گئی، زندگی خطرے سے دوچار

غزہ (ایجنسیاں): مرکز برائے دفاع اسیران فلسطین نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی سے تعلق رکھنے والے اسیر ڈاکٹر مراد ولید مراد القوقا کی صحت میں انتہائی خطرناک بگاڑ پیدا ہو گیا ہے، جو غزہ کے الشفاء ہسپتال کے اندر سے ان کی گرفتاری کے بعد سے مسلسل جاری سفاکانہ تشدد، بدسلوکی اور طبی غفلت کا شکار ہیں۔ مرکز نے ایک بیان میں واضح کیا کہ 47 سالہ ڈاکٹر القوقا، جو الشفاء ہسپتال میں ہڈیوں اور ریڑھ کی ہڈی کی سرجری کے کنسلٹنٹ اور اسی شعبے کے سربراہ ہیں نے غزہ کی پٹی کے اس خطرناک ترین دور میں بھی اپنے طبی اور انسانی فریضے کو نبھاتے ہوئے برسوں تک بیماروں کا علاج کیا اور زخمیوں کی زندگیاں بچائیں اور اپنے مریضوں کو چھوڑنے یا ان کا ساتھ دینے سے صاف انکار کر دیا تھا۔ بیان میں بتایا گیا کہ قابض افواج نے ڈاکٹر القوقا کو 19 مارچ سنہ 2024ء کو الشفاء ہسپتال کے محاصرے اور دھاوے کے دوران اس وقت حراست میں لیا جب وہ ہسپتال کے اندر اپنے فرائض منصبی انجام دیتے ہوئے بیماروں اور زخمیوں کا علاج کر رہے تھے۔ قابض فوج ہسپتال کو گھیرے میں لینے اور اس پر یلغار کرنے کے بعد طبی عملے کے کئی افراد کے ساتھ انہیں بھی اٹھا کر لے گئی اور وہ اس وقت سے اب تک قید و بند کی صعوبتیں جھیل رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ جو ان کی گرفتاری کے وقت غزہ کی پٹی کے جنوب میں تھیں نے بتایا کہ فوجی کارروائیوں کی وجہ سے ان کا اپنے شوہر سے ملنا یا رابطہ کرنا ناممکن ہے اور خاندان کو ان کی گرفتاری کی خبر اچانک ملی، جس کے بعد انہیں بعد میں ایک وکیل اور دیگر ذرائع سے اطلاعات ملیں کہ انہیں بدترین مار پیٹ، تشدد اور بدسلوکی کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مرکز نے توجہ دلائی کہ دستیاب معلومات کے مطابق ڈاکٹر القوقا کی آنکھ میں ایک شدید چوٹ آئی ہے جس سے ان کی بینائی سخت متاثر ہوئی ہے، اس کے علاوہ وہ جسمانی اور ذہنی سفاکیت کا بھی شکار ہیں، ڈسک سلپ، ہائی بلڈ پریشر اور معدے کے السر میں مبتلا ہیں، جبکہ انہیں دو ماہ یا اس سے زائد عرصے تک بلڈ پریشر کی دوا دینے سے بھی محروم رکھا گیا، جس نے ان کی صحت اور زندگی کے لیے خطرات کو کئی گنا بڑھا دیا ہے۔ بیان میں اس بات کی نشاندہی کی گئی کہ گرفتاری کے بعد سے ان پر ڈھائے جانے والے شدید بھوک، طبی غفلت اور قید کے اندوہناک حالات کے نتیجے میں ان کا وزن تقریباً 45 کلوگرام کم ہو چکا ہے، جس سے ان کی جسمانی حالت کا زوال صاف ظاہر ہوتا ہے۔ مرکز نے تصدیق کی کہ تازہ ترین دستیاب معلومات کے مطابق ڈاکٹر القوقا کو کئی جیلوں اور حراستی کیمپوں میں گھمانے کے بعد النقب جیل میں بند رکھا گیا ہے، جہاں انہیں مسلسل تشدد اور جسمانی و ذہنی اذیت دی جاتی رہی، جبکہ طویل عرصہ گذرنے کے بعد ایک وکیل کو ان سے ملنے کی اجازت ملی، لیکن ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی قیدیوں کے دورے پر عائد پابندیوں کے باعث تاحال ان سے ملاقات کرنے سے قاصر ہے۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کی چھاپہ مار کارروائیوں اور گھر گھر تلاشی کے دوران 22 افراد گرفتار

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیلی فوج نے جمعرات کی فجر کے وقت مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں بڑے پیمانے پر چھاپہ مار مہم کے دوران 22 فلسطینی شہریوں کو حراست میں لے لیا، جن میں نابلس کے سابق میئر، رہا ہونے والے اسیران اور بچے شامل ہیں، جبکہ اس کے ساتھ ہی مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں ایک فلسطینی گھر پر یہودی آباد کاروں کی طرف سے حملہ کیا گیا۔

مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے بیت لحم کے جنوب مشرق میں واقع دہیشہ کیمپ پر دھاوا بولا اور آدم محمد البلبول، محمد أحمد سلامہ الأمیر، علی یوسف عرفہ اور محمد عمر داوود کو گرفتار کر لیا اور بیت لحم شہر سے دو گھروں پر چھاپوں کے بعد آدم عصام أحمد الأفندي اور عمار طالب نمر کو بھی حراست میں لے لیا۔

قابض فورسز نے نابلس شہر اور صوبے کے شمال مغرب میں واقع قصبے برقہ میں گرفتاریوں کی مہم چلائی، جس کے نتیجے میں ان کے گھروں پر چھاپوں کے بعد انٹیلی جنس محکمے کے افسر علي زیدان، رہا ہونے والے اسیر علاء حسونہ اور نابلس کے سابق میئر الحاج عدلي یعیش کو گرفتار کر لیا گیا، اس کے علاوہ برقہ قصبے پر دھاوا بولنے اور متعدد گھروں کی تلاشیاں لینے کے بعد سامر یاسر دغلس، اور دو بچوں أحمد رائد دغلس اور عمر عون أبو عمر کو بھی حراست میں لے لیا گیا۔ قابض فورسز نے جنین شہر کے کئی محلوں پر دھاوا بولا اور أحمد عدنان الأفندي، صایل تر※مان اور ان کے بیٹے ریان، زیدان حوا شین، اور ابرا※یم الطوباسي کو گرفتار کر لیا، اور عرب امریکن یونیورسٹی کے قریب واقع الشام رہائش گاہ پر بھی چھاپہ مار کر نوجوان علي مصاروہ کو حراست میں لے لیا۔

قابض فوج نے طولکرم کے شمال میں واقع قصبے صیدا کے گھروں پر چھاپے مارے اور فؤاد شفیق عبد الغني، رہا ہونے والے اسیر رماح باسم رداد، اور رامي أحمد عودہ کو گرفتار کر لیا، جبکہ شہر کے شمال میں واقع قصبے علار میں ان کے گھر پر دھاوا بولنے کے بعد ناظم منیف عسراوي کو حراست میں لے لیا گیا۔

اسی تناظر میں یہودی آباد کاروں نے مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں خان سرخ کے قریب واقع بدوی برادری کے التبنہ سوسائٹی میں ایک فلسطینی گھر پر حملہ کیا۔

مقامی ذرائع نے واضح کیا کہ یہودی آباد کاروں نے شہری موس※ محمد التبنہ کے گھر پر دھاوا بولا، اس کی کھڑکیاں توڑ دیں اور اس کے سامان کی توڑ پھوڑ کی، جس سے املاک کو مادی نقصان پہنچا۔

ذرائع نے تصدیق کی کہ یہ حملہ خان سرخ سے متصل ابو جورج چوراہے کے قریب واقع مجمع میں ہوا، جہاں یہودی آباد کاروں نے گھر کے فرنیچر کی توڑ پھوڑ کی اور ذاتی املاک کو نقصان پہنچایا۔

یہ حملہ التبنہ سوسائٹی پر یہودی آباد کاروں کے بڑھتے ہوئے حملوں کے سائے میں ہوا ہے، کیونکہ جاری ماہ جولائی میں اس کے مکینوں میں سے دو نوجوانوں کو گاڑی سے روندنے کا واقعہ پیش آیا تھا، جبکہ جون کے آخر میں یہودی آباد کاروں کے گروہوں نے ایک اجتماعی حملہ کیا تھا جس کے دوران انہوں نے شہریوں پر تشدد کیا تھا، اس کے علاوہ مئی کے آخر میں اس مجمع پر قابض فورسز کی سرپرستی میں یہودی آباد کاروں نے حملہ کیا تھا، جنہوں نے ایک فلسطینی نوجوان کو گرفتار کر لیا تھا۔

التبنہ اس علاقے میں واقع ہے جو کہ ای ون آباد کاری منصوبے کے ہدف میں ہے، جس کا مقصد معالیہ آدومیم بستی کو مقبوضہ بیت المقدس کی بستیوں کے ساتھ جوڑنا ہے، جو کہ مغربی کنارے کے شمال کو جنوب سے الگ کرنے کا باعث بنے گا، اور عرب جہالین برادری کے ان مجمع کو جبری طور پر بے گھر کرنا ہے جنہیں سنہ 1952ء میں نقب سے پہلے ہی بیدخل کیا جا چکا ہے۔

قابض فوج مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس کے شہروں اور قصبوں میں روزانہ کی بنیاد پر دھاوا بولنے اور گرفتاریوں کی مہمات جاری رکھے ہوئے ہیں، جن میں گھروں پر چھاپے مارنا، ان کی تلاشیاں لینا اور شہریوں کو حراست میں لینا شامل ہے۔

مرکز 'معطی' کی طرف سے شائع کردہ اعداد و شمار سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ قابض فورسز نے گذشتہ ماہ جون کے دوران مقبوضہ مغربی کنارے اور مقبوضہ بیت المقدس میں 140,1 دھاوے بولے، اس کے علاوہ 303,1 گھروں کی تلاشی کے آپریشن کیے، جن کے نتیجے میں 676 شہریوں کو گرفتار کیا گیا اور 86 دیگر کو حراست میں لیا گیا۔

الخلیل میں یہودی شرپسندوں کا حملہ، فلسطینیوں کی انگور کی چار ٹن فصل تباہ

غزہ (ایجنسیاں): مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہر الخلیل کے شمال میں واقع شہر حلحول میں جنازرہ خاندان کے کسانوں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ انگور کے باغبانوں کے طور پر ایک پورا سال محنت کرنے کا انجام فصل کی کٹائی کے مقررہ وقت سے چند دن قبل ایک ہولناک نقصان پر ختم ہوگا، جو کہ خاندان کے ایک باغ کو نشانہ بنانے والے یہودی آباد کاروں کے حملے کا نتیجہ تھا۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں زرعی اراضی پر یہودی آباد کاروں کے حملے مسلسل جاری ہیں، جو کسانوں اور ان کی اراضی پر حملوں میں شدت آنے کے فریم ورک کے تحت فلسطینی خاندانوں کی فصلوں اور روزگار کے ذرائع کو نشانہ بناتے ہیں۔

یہودی آباد کاروں نے حلحول کے علاقے وادقبون میں جنازرہ خاندان سے تعلق رکھنے والے ایک باغ میں تقریباً چار ہزار کلوگرام انگور کی فصل کو تباہ کر دیا، جسے زمین کے مالکان نے ایک المناک نقصان قرار دیا، کیونکہ یہ ایسی فصل تھی جس کی کٹائی کے لیے انہوں نے پورے ایک سال تک انتظار کیا تھا۔

کسان ریاض الجنازرہ نے 'سند' ایجنسی کے حوالے سے بتایا کہ خاندان کے افراد زمین کے قریب ایک صیہونی چوکی کے وجود اور اس کے ساتھ جڑے خطرات اور پے در پے حملوں کی وجہ سے اپنے زرعی باغ میں لگ بھگ مستقل طور پر موجود رہنے کی حرص رکھتے ہیں۔

انہوں نے واضح کیا کہ جس زمین کو نشانہ بنایا گیا اس کا رقبہ تقریباً 2.5 دونم ہے، جس کے کچھ حصوں کو پہلے ایک آبادکاری سڑک نے کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا، تاہم خاندان نے مشکلات کے باوجود اس کی دیکھ بھال اور حفاظت کا سلسلہ جاری رکھا۔

انہوں نے مزید کہا کہ حالیہ حملہ اس خاندان کے لیے ایک کاری ضرب کی حیثیت رکھتا ہے جو اپنی روزی روٹی کے بنیادی ذریعہ کے طور پر انگور کی فصل پر انحصار کرتا ہے۔

انہوں نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ تقریباً 50 افراد اس زمین کی آمدنی پر پل رہے ہیں، اور اس بات کی تصدیق کی کہ یہودی آباد کاروں نے فصل کٹائی کے وقت سے پہلے ہی اسے تباہ کر دیا، جس کی وجہ سے بھاری مادی نقصان اٹھانا پڑا اور خاندان طویل مہینوں کی محنت کے ثمر سے محروم ہو گیا۔

الجنازرہ نے فلسطینی سرکاری حکام سے اپیل کی کہ وہ متاثرہ کسانوں کی مدد کرنے اور ان کے نقصانات کا ازالہ کرنے کے لیے مداخلت کریں۔ انہوں نے عزم کیا کہ خاندان مسلسل حملوں کے باوجود اپنی زمین سے وابستگی برقرار رکھے گا۔

بچے یوسف ریاض الجنازرہ نے اس بات پر زور دیا کہ یہودی آباد کار علاقے کے کسانوں کے لیے روزانہ کی بنیاد پر مسائل پیدا کر رہے ہیں، اور واضح کیا کہ حالیہ حملہ زمین میں پورے ایک سال کے انتظار اور کام کے بعد کیا گیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ ان کا خاندان دباؤ کتنا ہی بڑھ جائے، اپنی زمین کو ہرگز نہیں چھوڑے گا۔

کسان رأفت الجنازرہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ وادقبون کی زمین انگور کی اعلیٰ ترین اقسام کی پیداوار کے لیے مشہور ہے اور واضح کیا کہ حملے صرف فصلوں کو تباہ کرنے تک محدود نہیں تھے، بلکہ پچھلے ادوار میں باغ کو پانی دینے والی واٹر لائنز کو کاٹنا اور پانی کے ٹینکوں کو خراب کرنا بھی شامل تھا۔

انہوں نے اس بات کو ایک ایسی پالیسی کے زمرے میں شمار کیا جس کا مقصد فلسطینی زرعی زمینوں پر کنٹرول حاصل کرنا اور انہیں ان کے مالکان سے خالی کروانا ہے، اور اس بات کی تصدیق کی کہ کسان بار بار ہونے والے حملوں اور ان کے لیے موثر تحفظ کے فقدان کے باوجود اپنی ثابت قدمی جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ واقعہ مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں فلسطینی کسانوں کے خلاف یہودی آباد کاروں کی جاری خلاف ورزیوں کے سلسلے کا ایک حصہ ہے، جن میں درختوں کو اکھاڑنا، فصلیں جلانا، پھل چرانا، اور آبپاشی کے نیٹ ورکس اور پانی کے ٹینکوں کو تباہ کرنا شامل ہے۔

ان حملوں میں کسانوں پر جسمانی تشدد اور انہیں اپنی زمینوں تک پہنچنے سے روکنا بھی شامل ہے، خاص طور پر بستیوں اور صیہونی چوکیوں کے قریب واقع علاقوں میں۔

الخلیل گورنری ان حملوں کا شکار ہونے والے سب سے نمایاں علاقوں میں سے ایک ہے، جہاں زرعی موسموں کے دوران حملے دہرائے جاتے ہیں، خاص طور پر انگور کا موسم جو دسیوں فلسطینی خاندانوں کے لیے آمدنی کے اہم ترین ذرائع میں سے ایک ہے۔

ان طریقوں میں شدت آنا کسانوں کی معاشی سلامتی کے لیے خطرہ ہے، اور زمین پر انسان، زمین اور فلسطینی بقا کے اجزاء کو نشانہ بنا کر نئے حقائق مسلط کرنے کی جاری کوششوں کے سائے میں ان کے مصائب کو مزید گہرا کرتی ہے۔

پھیلتی ہوئی خلاف ورزیاں

نسلی دیوار اور یہودی بستیوں کے خلاف مزاحمتی کمیشن نے اطلاع دی ہے کہ قابض فوج اور اس کے یہودی آباد کاروں نے سنہ 2026ء کی پہلی ششماہی کے دوران فلسطینیوں، ان کی زمینوں اور املاک کے خلاف 074,11 حملے کیے، جن میں شہریوں پر حملہ، اراضی پر قبضہ، بستیوں کی توسیع، جبری نقل مکانی، گھروں اور املاک کو جلانا، زمینوں کو بلڈوز کرنا، درخت اکھاڑنا، اور نئی صیہونی چوکیاں قائم کرنا شامل ہیں۔

مرکز اطلاعات فلسطین 'معطی' کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ قابض فورسز اور یہودی آباد کاروں نے جون سنہ 2026ء کے دوران مقبوضہ بیت المقدس اور مغربی کنارے میں 856,6 خلاف ورزیاں کیں۔

مقبوضہ مغربی کنارے میں 141 بستیوں اور 224 صیہونی چوکیوں میں تقریباً 7 لاکھ 50 ہزار یہودی آباد کار رہائش پذیر ہیں، جن میں مشرقی مقبوضہ بیت المقدس کے مشرق میں 15 بستیوں میں رہنے والے تقریباً 2 لاکھ 50 ہزار افراد بھی شامل ہیں، یہ سب کچھ روزانہ کے ان حملوں کے تسلسل کے ساتھ ہو رہا ہے جو فلسطینی ذرائع کے مطابق فلسطینیوں کو جبری طور پر بے گھر کرنے کا ہدف رکھتے ہیں۔

نابلس میں قابض فوج کی فائرنگ سے دو افراد زخمی یہودی آباد کاروں نے املاک کو آگ لگا دی

غزہ (ایجنسیاں): جمعرات کے روز مقبوضہ مغربی کنارے کے شمالی شہر نابلس کے مشرق میں واقع قصبے بیت فوریک پر قابض اسرائیلی فوج کے دھاوے کے دوران فائرنگ سے دو فلسطینی شہری زخمی ہو گئے، جبکہ اسی دوران شہر کے مشرق میں یہودی آباد کاروں نے زرعی اراضی کو نذر آتش کر دیا۔ فلسطینی ہلال احمر سوسائٹی نے بتایا کہ صیہونی فوج کی فائرنگ سے دو فلسطینیوں کے پیٹ میں گولیاں لگیں جس سے دونوں شہری زخمی ہو گئے، جنہیں علاج کے لیے ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ قابض فوج نے بیت فوریک پر دھاوا بولا اور شہریوں کی جانب براہ راست فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں ان میں سے دو افراد زخمی ہو گئے۔ اسی تناظر میں یہودی آباد کاروں نے نابلس کے مشرق میں واقع قصبوں سالم، بیت فوریک اور بیت دجن کی اراضی میں آگ لگا دی، جس کے باعث ان علاقوں میں شدید آگ بھڑک اٹھی۔

خلیل الحیہ کا ثالث ممالک سے قابض اسرائیل کو جنگ بندی کی خلاف ورزیاں بند کرنے پر مجبور کرنے کا مطالبہ

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے سربراہ خلیل الحیہ نے جنگ بندی مذاکرات میں ثالث ممالک یعنی مصر، قطر اور ترکیہ کے سربراہان کو باضابطہ پیغام ارسال کیے ہیں جن میں انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ قابض اسرائیل کی مسلسل غنڈہ گردی اور معاہدوں کی پامالیاں رکوانے کے لیے فوری طور پر عملی قدم اٹھایا جائے۔ خلیل الحیہ نے اپنے

پیغامات میں واضح کیا کہ قابض اسرائیل مذاکرات کو سبوتاژ کرنے اور فلسطینی عوام کے لیے پائیدار امن کی ضمانت دینے والے کسی بھی سمجھوتے سے فرار حاصل کرنے کے لیے دانستہ طور پر خونریز خلاف ورزیوں کو ہوا دے رہا ہے۔ انہوں نے ان مجرمانہ خلاف ورزیوں کی تمام تفصیلات پیش کیں جن میں بے گناہ شہریوں کو نشانہ بنانا، گھروں کو ملبے کا ڈھیر بنانا، نئی زمینوں پر دوبارہ غاصبانہ قبضہ جمانا، ہسپتالوں اور سروسز اداروں کے لیے انتہائی ضروری انسانی و طبی امداد اور تعمیراتی سامان کی آمد پر پابندیاں عائد کرنا شامل ہے۔ انہوں نے بتایا کہ قابض اسرائیل کی ان غنڈہ گردیوں کے نتیجے میں اب تک 1143 فلسطینی جام شہادت نوش کر چکے ہیں، جن میں 409 خواتین، بچے اور مسن افراد شامل ہیں، جبکہ 3616 مواطن زخمی ہوئے ہیں جن میں 1789 کا تعلق بھی انہی کمزور طبقوں سے ہے۔ اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے سیاسی بیورو کے سربراہ نے اس بات پر زور دیا کہ یہ سفاکانہ حربے ضمانت دینے والے ممالک اور اس معاہدے کی پشت پناہی کرنے والے عالمی معاشرے کے عزم کو کھلا چیلنج ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اب تک طے پانے والے سمجھوتے کی حفاظت اور اس منصوبے کے دوسرے مرحلے کی طرف منتقلی کی کوششوں کو ثمر آور بنانے کے لیے فوری اور پرعزم اقدام کیا جائے۔ قابض اسرائیلی فوجیں پیہم فائرنگ اور فضائی بمباری کے ذریعے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی دھجیاں اڑاتی چلی آ رہی ہیں، نام نہاد ییلو لائن کے اندر گھروں کو بموں سے اڑایا جا رہا ہے اور اشیاء، امداد اور سفر کی نقل و حرکت پر سخت ترین قدغنیں بدستور برقرار ہیں۔ فلسطینی وزارت صحت کے جاری کردہ اعداد و شمار سے یہ انکشاف ہوا ہے کہ گذشتہ سال 10 اکتوبر کو جنگ بندی کے آغاز سے لے کر اب تک شہید ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 1180 تک پہنچ چکی ہے، جبکہ 3810 افراد زخمی ہوئے ہیں اور 802 لاشیں ملبے سے نکالی جا چکی ہیں۔ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی پر جاری قابض اسرائیل کی جانب سے اس ہولناک اور وحشیانہ نسل کشی کے شہداء کی تعداد اب تک 73 ہزار 305 اور ایک لاکھ 73 ہزار 918 زخمیوں تک جا پہنچی ہے جو اس مسلسل سفاکانہ جنگ کی انتہائی بھیانک انسانی قیمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

بیت لحم: تقوع کے جنوب میں 6 ہزار دونم زمین ہتھیا لینے کا غاصبانہ اور خونی صہیونی منصوبہ طشت ازبام

غزہ (ایجنسیاں): مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں قائم 'اطلاقی تحقیقی ادارے' اریج نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی انتظامیہ نے بیت لحم کے مشرق میں واقع تقوع قصبے کی زمینوں

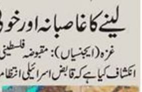

پر قابض تقوع بستی کے جنوب مشرق میں واقع علاقے کو نشانہ بنانے والے ایک وسیع تر غاصبانہ ڈھانچے کے تحت تقریباً 6 ہزار دونم زمین پر ناجائز قبضہ کرنے کی منظوری دے دی ہے۔

ادارے نے اپنے ایک بیان میں واضح کیا کہ نام نہاد 'گوش عتصیون بستیوں کی علاقائی کونسل' نے رواں ماہ کی 20 تاریخ کو اس منصوبے کی منظوری دی ہے جو لگ بھگ 6 ہزار دونم کے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس غاصبانہ منصوبے کو کونسل، بستی اور 'امانا' نامی غاصب تنظیم کے مابین باہمی تعاون سے آگے بڑھایا جا رہا ہے۔ بیان میں بتایا گیا کہ اس منصوبے میں رہائشی کالونیوں کی تعمیر، سیاحتی سہولیات، صنعتی زونز اور زرعی اراضی کے ساتھ ساتھ تقوع اور المنیہ کے دیہات کے درمیان واقع علاقے میں کھلی جگہیں اور سڑکیں بنانا شامل ہے، جو کہ بیت لحم کے مشرق میں قدرتی محفوظ اراضی کے زمرے میں آتی ہے۔ ادارے نے اشارہ کیا کہ قابض درندے فلسطینی زمینوں پر ناجائز قبضے اور غاصبانہ تعمیرات کے ذریعے تقوع بستی کا جنوبی سمت میں جغرافیائی پھیلاؤ چاہتے ہیں، جس کا مقصد اس خطے میں فلسطینیوں کی رہائشی ترقی کو سختی سے محدود کرنا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پھیلاؤ بستیوں اور غیر قانونی چوکیوں کے درمیان ایک مضبوط جغرافیائی رابطہ قائم کرے گا، جن میں معالیہ عاموس، ابی حناحال، تقوع، نیکودیم اور الدافید شامل ہیں، تاکہ نام نہاد 'گوش عتصیون بستیوں کی علاقائی کونسل' کے سائے میں ایک غاصبانہ گھیراؤ (حربہ) تیار کیا جا سکے۔ ادارے نے توجہ دلائی کہ علاقائی کونسل کے سربراہ آرون روزنتال نے اس بستی کے توسیعی منصوبے کو شائع کرتے ہوئے اس مہم جوئی کو ایک اسٹریٹجک قدم قرار دیا ہے جس کا مقصد گوش عتصیون کے مشرقی حصے کی ترقی کو مضبوط کرنا، یہودی بستیوں کے مستقبل کو محفوظ بنانا، اور تعمیرات کا سلسلہ جاری رکھ کر اور غاصبانہ رابطہ قائم کر کے آنے والی نسلوں کے مستقبل کی منصوبہ بندی کرنا ہے۔ ادارے کے تجزیے اور شائع شدہ تصاویر سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ہدف بنائے گئے رقبے کا 2.28 فیصد حصہ، جو کہ سنہ 1967ء کے اسرائیلی فوجی حکم نامہ نمبر 59 کے تحت 'سرکاری زمینوں' کے زمرے میں آنے والے 5822 دونم میں سے 1640 دونم بنتا ہے، اس غاصبانہ گھیرے کی زد میں ہے۔ ادارے نے اس امر کی تصدیق کی کہ یہ نیا منصوبہ اس بات کو بے نقاب کرتا ہے کہ زمینوں پر قبضہ اب صرف ان زمینوں تک محدود نہیں رہا جنہیں قابض حکام 'سرکاری زمینیں' یا 'بستیوں کے بااثر زونز' قرار دیتے ہیں، بلکہ اس کی حدود ان زمینوں تک بھی پھیل چکی ہیں جو ان تمام ضابطوں سے باہر ہیں، اور یہ سب کچھ ان کی توسیعی پالیسیوں کو جواز بخشنے والے حیلوں اور بہانوں سے بالاتر ہو کر ایک نیا غاصبانہ منظرنامہ مسلط کرنے کی گھناؤنی کوشش ہے۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر وگروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+
قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔